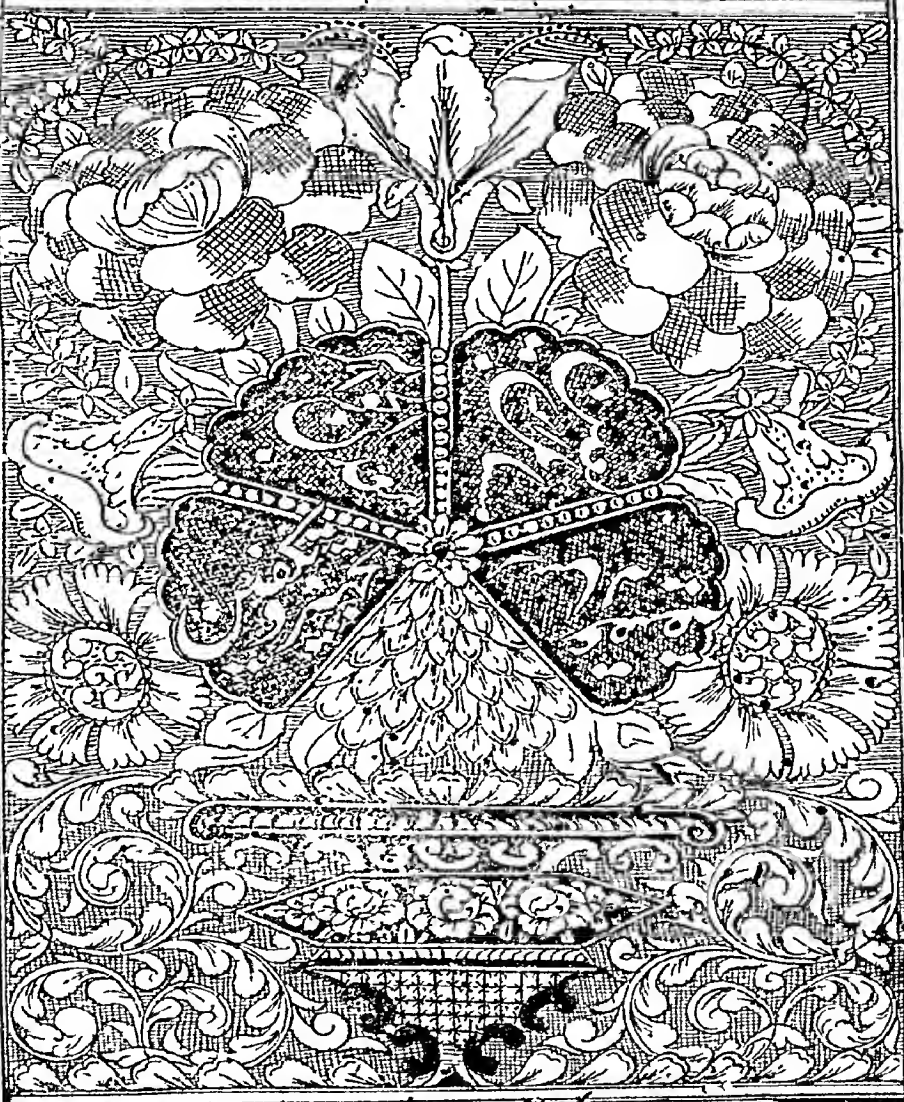


فضل العالمی چندی بیاد زبانی خنجر سحر و شادی



فرمانی که در آن سبزه طبعی شادمان کی پیش پیرین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حامدا و شاکرا لله جل و علا و مصلیا و مسلما علی رسولہ محمد المصطفیٰ علیہ السلام الذین انزلت
 واحصاہ الذین اجبتہ بہ خول و کنام محمد نظام اس ربانی کی مطالعہ فرمائی و اللہ کی خدمت میں بعد
 سلام ستہ الاسلام کی یہ عرض کرتا ہی کہ اس عرصہ میں ایک رسالہ عقیقہ کی بیان میں مولوی تراب علی صاحب
 مآئیت کہ انہوں نے بہت سی کتابوں سے تلاش کر کر لکھا تھا جسکی تفصیل یہی مشکوۃ المصابیح و مرقاة المفاتیح
 و تہجد جہین و طہر جلیل و حزرین و مواہب لدنیہ و فتاویٰ قاضی خان و شرح منہر السفا و ستہ و ترجمہ مشکوۃ
 شیخ عبد الحق و فتاویٰ جمیع البرکات و تحفہ المشتاق فی احکام النکاح و الصدقات و مولانا حسن علی لکھنوی کے
 تصنیف و شرح مقدمہ امام عبد اللہ بن عبد الرحمن شافعی کے تصنیف و رسالہ حقیقۃ العقیدہ و شریعۃ الاسلام
 و مفاتیح الجنان و عینی و تفسیر زاد المعاد و مفتاح النجاة و جامع الشی و جامع صغیر سیوطی و غیرہ اس کتاب
 انگریزی گذرا جو نہ کہ رسالہ مذکورہ زبان فارسی میں تھا بلکہ اکثر و آیات عربیہ کا ترجمہ بھی نہ تھا اور اکثر مسائل
 کو ان مسائل کی حاجت پڑا کرتی سی ہو علماسی پوچھا کرتے ہیں تو بعض مقام پر عالم معیرین ہوتا پھر اگر عالم
 تو کہی یوں ہوتا ہی کہ اسکی پاس کتاب نہیں ہوتی اور مسائل یاد نہیں ہوتی لہذا یوں بہتر معلوم ہوا کہ
 اسکو اردو میں لکھ دیا چاہی کہ تہوڑا پڑھا آدمی نہیں اسکو سمجھ لےوی اور آقا پیغمبروں کو سمجھا دیا کری ترجمہ
 ستہ بارہ شمس الثانی ہجری مقید علی ہاجرہ الصلوۃ و السلام میں لکھا گیا اور اس میں جو مطلب مولف نے
 حاشیہ پر لکھا تھا اسکو مع ترجمہ حاشیہ ہی پر لکھا تا کہ اصل کتاب کی مطابقت نہ فوت ہو اور بعض مطالب
 جو کہے اور کتاب میں نظر نہ پڑا وہ بھی اس میں داخل کیا اور اسکا نام الکتابۃ
 الانبیۃ ترجمہ عجمۃ الہ الدقیقۃ فی مسائل العقیدۃ

ہی اور بجای بابون کا اس میں چارہ واقعی میں پہلا و حقیقہ حقیقی کی لفظ کی منہی کی بیان میں جاننا
 کہ عتی کی لفظ جو عین کی زیر اور قات کی تشدید کی ساتھ ہی اس کی معنی لغت میں پہاڑ نا اور لڑکی کے
 طرف سے قربان کرنا اس کی پیدا ہوئی پہلی ہفتی میں اور ما کی سپٹ کی بالور جو لڑکی کی سر پر ہوتی ہیں وہ کرنا
 اور عقیق جو امیر کی وزن پر ہی اور عقیقہ عین کی زیر اور قات کی تشدید کی ساتھ اور عقیقہ سفینہ کے
 وزن پر انسان اور چوہان کی بچی کی بال اور عقیقہ کی معنی اوٹ کی بچی کی بال کو ہی ہیں اور بکری میٹھا
 جو پہلی ہفتی میں لڑکی کی لپی قربان کرین یہ مضمون قانوس اور صراح کا ہی اور سفر السعاده کی شرح میں ہے
 کہ ابو عبیدہ اور بھی وغیرہ علماء کی نزدیک مختار یہ ہی کہ عقیقہ اصل میں اون بالوں کا نام ہی کہ پہلی پہل لڑکی کی
 سر پر پڑتی ہیں اور پیدا ہونے کی وقت میں جو ہوتی ہیں اور اون بالوں کا نام عقیقہ اس واسطے رکھا کہ عتی کی بیٹے
 پہاڑ نا اور یہ بال کوشت اور چڑیا لڑکی کی نکلتی ہی ہیں پہاڑ مجازا اس جانور کا نام عقیقہ رکھ دیا جو لڑکی کی
 لپی بچ ہوا سو آٹھی کی لڑکی کی سر کی بال اس جانور کی بچ کا سبب ہیں تو اس سبب سے سبب کا جو نام تہادہ
 سبب کا ٹھرایا سواب یہ مجازی معنی ایسی مشہور ہو گئی کہ عقیقہ کی لفظ بولتی ہی جہٹ پٹ وہ جانور ہی بوجھا
 جاتا ہی اور ابن عبد البر فی نقل کی امام احمد فی اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عتی کی معنی قطع کی ہیں چنانچہ باب
 جب اولاد سی قطع کرتی ہیں تو ادب کو عقوق والدین بولتی ہیں اور بچ کی معنی کر دہ کی رگ کا ٹٹا تو عقیقہ کے
 معنی ذبیحہ ہری عام لفظ کا استعمال خاص میں کیا حقیقہ العقیقہ میں مفاتیح الجنان سے نقل کر کی لکھا ہی وہی
 ای العقیقۃ الشاة المذبوحة علی ولادة المولود من العقیۃ بالکسر وہی الشعر الذی تولد علیہ
 مولود من الناس والیہ اسم ثم سمیت الشاة بها الذی جماعا عند حلقہ فی الیوم السابع کذا فی
 مختار الصحاح و فی عقد اللالی العقیقۃ ہی ان تذبح شاة عند الخلق اذا اتی علی الولد
 ایام و فی المرقاة نقلا عن المغرب العقیقۃ المولود وہی شعرة لانہ یقطع عنہ
 یوم اسبوعہ و بہا سمیت الشاة الی تذبح عنہ و فی شرح المقدمة العقیقۃ لغة شعر داس
 المولود و شرعا ما یذبح عند خلق شعرة و فی شرح الاصول العقیقۃ اصلها الشعر الذی یكون
 علی رأس الصبی حین یولد و انما سمیت الشاة الی تذبح عنہ فی تلك الحال عقیقۃ لانہ
 یحلق عنہ ذلك الشعر عند الذبح و یسمی الشیء بانیم غیرہ اذا کان مجاور الی خلاصہ مطلب اس
 عبارت کا یہ ہی کہ عتی کی معنی پہاڑ نا اور عقیقہ اون بالوں کو کہتی ہیں کہ لڑکا اونکو لپی پیدا ہوتا ہی ہر اب
 جو کہ ہی اول بالوں کی ہوند فی کی وقت بچ ہوا اس کا نام عقیقہ رکھ دیا و سر او حقیقہ اس میں دو ٹکڑی
 پہلا ٹکڑہ اس میں وہ حدیثیں ہیں جن میں عقیقہ کی تفصیل ہی سوسنا چاہی کہ صحیح بخاری میں سلمان جنتی کے
 بیٹی سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ مع الغلام عقیقۃ فامہ یقوا عنہ ذمہ ما
 لم یطوا عنہ الا ذی یعنی لڑکی کی ساتھ عقیقہ ہی سو گرا و اس کی طرف سے خون اور در و کر و اول ہی ابتدا

ہم کہہ رہے ہیں
 کہ عتی کی معنی
 پہاڑ نا ہے
 اور لڑکی کے
 طرف سے
 قربان کرنا
 اس کی
 پہلی ہفتی میں
 اور ما کی سپٹ
 کی بالور جو
 لڑکی کی سر پر
 ہوتی ہیں وہ کرنا
 اور عقیقہ جو
 امیر کی وزن پر
 ہی اور عقیقہ
 عین کی زیر اور
 قات کی تشدید
 کی ساتھ اور
 عقیقہ سفینہ کے
 وزن پر انسان
 اور چوہان کی
 بچی کی بال اور
 عقیقہ کی معنی
 اوٹ کی بچی کی
 بال کو ہی ہیں
 اور بکری میٹھا
 جو پہلی ہفتی
 میں لڑکی کی
 لپی قربان کرین
 یہ مضمون قانوس
 اور صراح کا ہی
 اور سفر السعاده
 کی شرح میں ہے
 کہ ابو عبیدہ
 اور بھی وغیرہ
 علماء کی نزدیک
 مختار یہ ہی کہ
 عقیقہ اصل میں
 اون بالوں کا نام
 ہی کہ پہلی پہل
 لڑکی کی سر پر
 پڑتی ہیں اور
 پیدا ہونے کی
 وقت میں جو ہوتی
 ہیں اور اون
 بالوں کا نام
 عقیقہ اس واسطے
 رکھا کہ عتی کی
 بیٹے

ابن الصمد في ابي حنيفة

بجوہر بیج بتلایا اور کتبہ جہد کی
 قدر نہیں اور اسکی تفصیل تحفۃ الابرار میں ہے جو فوق بی سو بڑی لوگ درکنار ادنی آدمی جان بچانے
 بخائش نہیں فاترہ مصنف نے ابن عیینہ سے سنی ہوئی یہ تو ایک ترغیب کی بات بیان کرتا ہے جسکے
 لئے ویرا و سپرہ جیہ شیخا و ماکلہ و نکو چاہی مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیوں مانی فی شرح المقادیر
 و حیای و کرامۃ اللہ سراب الحایلہ یعقوب عنہ لم یشفع فی والدیہ یوم القیمۃ و فی مرقاة
 فی التعلین بالتعلین و اعتبار الناس علی اقوال و احوالہا ما قالہ احمد بن حنبل معنا
 ہی لانا کہ یہ کہ یہ یشفع فی والدیہ و روى عن قاتلہ أنه لجره شفاہما
 و من لا سریب فی ان لا ما امر احمد بن حنبل بم ما ذهب الی هذا القول الا بعد ما اخذ من
 الصحابة و التابعین علی انه امام مرآۃ الیمۃ الکبار فحیج ان یملک کلامہ بالقتول و عین الظر
 اشی و فیہ ان الحكم یلتقی هذا المعنی من الصحابة و التابعین من علم الغیب وان وجوب
 قبول کلامہ انما یكون بالنسبة الی مقلدیه لا بالنسبة الی العلماء المجتہدین الذین خرجوا
 عن رقیۃ التقليد و دخلوا فی مقام تحقیق الادلة و التامید اس عبارت کا مطلب یہی ہے ہذا پر
 لکھا گیا آورد و سرچاپ یہی کہ اس حدیث کی معنی یہ ہیں کہ جب تک لڑکی کا عقیقہ نہ ہو جاوے تب تک اسکا
 انیکیان حاصل کرنا اور اقون سی بچنا اور اچھا چھی صفین او سین جمع ہونا بند اور موقوف رہنا ہی تیسرا جواب
 یہی کہ لڑکی کا ایسا حال ہی جیسی کوئی چیز کہ وہ ہوتی ہی کہ جب تک اسکی عوض کا مال نہ دئیے تو تب تک اسکی
 نفع لینا درست نہیں سو ایسی ہی لڑکی کا جب تک عقیقہ نہ کر لو تب تک اسکی پورا فائدہ نہیں اسواسطی کہ اولاد
 اللہ تعالیٰ کی جناب سی ایک نعمت عنایت ہوتی ہی سوا اسکا شکر واجب ہی یہ معنی حدیث کی شیخ نوربشتی نے
 اختیار کی اور یہی شرح سطر السعاده میں شیخ عبدالحق نے لکھا ہی افاد مولانا علی القاری رح
 فی شرحہ للمشکوۃ و یحتمل انه اراد بذلك ان سلامة المولود ونشوة علی النعمت
 المحبوب بالحققة وقال الشیم توریشی معنی الحديث ان الطفل کاشی المرهون
 لا یتیم الا تنفعا و الاستمتاع به دون فکله و النعمۃ انما تتم علی المنعم علیہ لقیامہ بالشکر
 و طریقۃ الشکر فی هذه النعمۃ ماسنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو ان یعقوب المولود
 شکرا للہ تعالیٰ و طلبا لسلامتہ المولود یہ عبارت مرقات شرح مشکوۃ کی ہی اس کا حاصل مطلب
 یہی کہ انکا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہی اسکا شکر و اگر ناچاہی اور اس نعمت کا شکر نہ ہی صلی اللہ علیہ
 و سلم سی عقیقہ ثابت ہو اسی کہ اس میں الحمد کا شکر اور لڑکی کی سلامتی کی طلب ہی و جو ہر انکسیر
 نہیں اختلاف کی بیان میں کہ لڑکی لڑکا دو دون کا عقیقہ برابر ہی یا مختلف مطلب یہ کہ لڑکی لڑکا دو دون
 کی ایک ایک بکری چاہی یا یہ کہ لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری درکار ہی سو اکثر علما کی
 نزدیک مختار یہی کہ لڑکا ہونی میں دو اور لڑکی کی تولد میں ایک بکری فوج کرین اور اسی پر اہل علم

میں اس
 عقیقہ کا
 شکر کرنا
 واجب ہے

و الحمد

بہارِ نبوی، زیل جلد اول، صفحہ ۱۰۱، باب ۱۰، حدیث ۱۰۱

عمل کرتی رہی یہی مذہب بہت قوی اور ٹھیک ہی اس واسطی کہ یہ مذہب جو قبل شطہدین
یعنی ترکہ بدینین و بکریان فرج ہون بہت قوی اور صحیح ہی ہے۔ و ہو حاصل کلامہ البتیم
ترمذی سی نقل ہی کہ اس مقتدی کی حدیث کی روایت کہ مروا ینا کی جیند و ورکر فی دسی لڑکی
وسمہ و ابوہریرہ و عبد اللہ بن عمر و انس و سلمان بن سامر تولد کی وقت کی آلاشیں بوجہ
کی ہی اور ام کرز کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعضی عالم کہتا تولد کی وقت کی آلاشیں بوجہ
ایک بکری فرج کرین فیما بینہ یضمون حقیقۃ العقیقۃ من موجود ہی کہ سناہ سناہ علیہ وسلم
الغلام شاتان و عن الجابر بنہ شاة و بہ قال جمع و منهم الشافعی و سونی قوم یاء الغلام و المالک
عن کل شاة و هو قول مالک و بعضی علما ایک بکری فرج کر نین دو حدیثوں کی سند لا تی ہیں
پہلی حدیث یہی عن محمد بن علی و حسین عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن شاة و قال با فاطمہ اخلق فی شاة و قصد فی
بزنة شعرہ فضة قوس تاء فانک دسرها و بعضی دسرها و اہ الترمذی و قال ہذا حدیث
حسن غریب و اسنادہ لیس بمختص لان محمد بن محمد بن حسین لہ یدر لہ علی بن ابی طالب کتبنا
فی مشکوٰۃ المصابیح یعنی امام محمد باقر امام زین العابدین کی بیٹی یا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پوتی فی علی ابن ابی طالب
سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی امام حسن کا عقیقہ ایک بکری سی کیا اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
فرمایا کہ اسکا سرمونڈ و اورو مالون بہتر چاندی خیرات کرو سو تو لی یعنی وہ مال تو ایک درہم بہر بکلی اور میان
راوی کو شک ہی کہ حضرت علی فی ایک درہم بہر فرمایا یکہ کم یا اسکو حضرت علی فی تحفہ فرمایا جو اصل کا
خدا جانی اس حدیث کی زاوی ترمذی میں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور اسکی ہذا
مختص نہیں اس واسطی کہ امام محمد باقر فی حضرت علی کو نہیں پایا یہ مضمون مشکوٰۃ کا ہی پس حدیث سی صحت
معلوم نہو کہ عقیقہ لڑکی کا ایک بکری ہی فی المرقاۃ نقلاً عن شرح السنۃ اختلفوا فی التتویۃ
نیر العلما و الجابر بنہ مذہب قوم الی التسویۃ بینہما بأن یعق عن کل واحد منہما شاة و
ہذا الحدیث و عن ابن عمر رضی اللہ عنہما یعق عن الذکور و الا ناث شاة و مثله عن عمرو بن
ذکیر و هو قول مالک یعنی مرقاۃ من شرح السنۃ سی نقل کیا ہی کہ لڑکا لڑکی کی برابری میں لڑکا
اختلاف سی سوا یک کہ وہ تو برابری کی طرف کئی ہیں اور لڑکی دلیل تو حدیث ہی کہ ابن عمر سی و یا
کہ مذکور و موت کی عقیقہ میں ایک بکری فرج کی جاوی اور ایسی ہی عروہ بن زبیر سی روایت بھی
اور یہی امام مالک کا قول ہی اور ذہبی حدیث یہ ہی عن ابرہہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عقیقۃ الحسن و الحسین کبشا کبشا رواہ ابو داؤد
و عن النسائی کبشیر کبشین کذا فی مشکوٰۃ یعنی ابن عباس فی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بہارِ نبوی، زیل جلد اول، صفحہ ۱۰۱، باب ۱۰، حدیث ۱۰۱

بہارِ نبوی

بہارِ نبوی، زیل جلد اول، صفحہ ۱۰۱، باب ۱۰، حدیث ۱۰۱

ففي الحديث الصحيح
عليه الصلاة والسلام
الولد في الدنيا بغير
وفي الآخرة سائر
يعني سائر الخلق
الولد في الدنيا بغير
عليه الصلاة والسلام
الولد في الدنيا بغير
وفي الآخرة سائر
يعني سائر الخلق

[illegible]

۱۲

[illegible]

مجلس

سو البتہ مال میں عقیقہ
درست نہیں ہاں ہر قسم

میرا حقیقہ اس بیان میں کہ عقیقہ سنت ہی یا واجب ہو جانا چاہی کہ
 خلیل ام کی نزدیک عقیقہ سنت ہی شرح مہدی میں ہی العقیقہ کے لئے ہے اور قیل بتطہیر و
 عقیقہ سنت ہو کہ وہی اگلی حدیث کی دلیل سی اور سوا اس کے و هو حاصل کلام الشیخ
 ہی کہ امام احمد کی نزدیک واجب ہی لیکن امام اعظم کی نزدیک راویا کی جیسے دور کرنی سی لڑکی
 بحقیقہ العقیقہ ناقلاً عن مجموع الروایات العقیقہ یہ کہ کہ کی وقت کی آلائش پوچھنا
 بعض الناس و عندنا نیست بواجبہ ولا سنہ لقولہ علیہ السلام تو رشتہ کا نسب ہی اور
 کل دہر قبلہا یعنی اس رسالہ میں جبکہ امام حقیقہ العقیقہ ہی مجموع الروایات سی نقل کر کے لڑکی ہی
 امام شافعی کی نزدیک سنت اور بعض لوگوں کی نزدیک واجب ہی اور پوری عالموں کی نزدیک واجب
 سنت اس واسطے کہ حضرت صوفی فرمایا کہ قربانی فی اپنے پہلی کی سب جوں منسوخ کر دی اور بیضون سینے
 یہ زعم کیا ہی کہ عقیقہ امام ابو حنیفہ رحم کی نزدیک بدعت ہی لیکن محققین حنیفہ اس طرف گئی ہیں کہ بدعت کی نسبت
 امام صاحب کی طرف صحیح اقرا ہی بلکہ حقیقوں کی نزدیک عقیقہ مستحب ہی اور امام محمد کی موطن میں یہ کہ
 عقیقہ جاہلیہ کی رسم تھی سو پہلی اسلام میں جاری رہی پھر اسکی بعد قربانی فی سب اکابر فوج منسوخ کر دیے
 جیسی کہ رمضان کی روزوں فی سب روزی منسوخ کر دی اور جیسی جنابت کی غسل فی ساری پہلی منسوخ
 کر دی اور زکوٰۃ فی بالکل شیر کی صدق منسوخ کر دی ایسا ہی مضمون شرح سفر السعاده کا ہی جو تھا حقیقہ
 اس میں دو تہی میں پہلا تتمہ اسمیں کہی فائدہ میں مذکور ہیں جو عقیقی ہی تعلق رکھتی ہیں سو معلوم کیا چاہی
 ایک لڑکوں کا حق باپ کی ذمہ داری ہی کہ پیدا ہونی سی ساتویں دن لڑکی کا عقیقہ کرین لیکن اس
 لڑکی کی مال ہی نکرن پھر اگر اسکی مال نہی کیا تو تاوان یعنی بدلہ دینا لازم ہو گا مگر باپ کو عقیقہ کا مقصد
 نہ ہو اور ماسی ہو سکتا ہو تو ماسی کر دی چنانچہ شرح مہدی میں لکھا و الخاطب بها مکر جلیہ فقہ
 الولد فلیس للولی فعلہا من مال والدہ لانہا تخرج فان فعل ضمیر و لا مخاطب بها الام
 لا عندا عسار الالب یعنی عقیقی کا حکم اس پر ہی چسپ لڑکی کا کیا کہ اگر واجب ہی سو لڑکی کی ولی کو
 اسکی مال سے عقیقہ کرنا درست نہیں اس واسطے کہ عقیقہ نقل سے اپنی طرف سی احسان سو اگر اسکی مال ہی کیا
 تو ضمانت دینا ہو گا اور اگر عقیقی کا حکم نہیں کر جب باپ ہمیت و رہو تو البتہ مکر دی اور عقیقہ کیا ہی لڑکا
 پیدا ہونی میں دو بکریاں اور لڑکی کی تولد میں ایک بکری فوج کرنا اور اگر ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکی تو امام
 شافعی سی روایت ہی کہ چودہویں دن کر سی اور اگر اوسدن ہی نہ ہو سکی تو اکیسویں دن کر سی اور اگر اوسدن
 ہی اتفاق نہ ہو تو اٹھائیسیویں دن کر دی اور اوسدن ہی نہ ہو سکی تو پچیسویں دن کر سی اور اگر اوسدن
 ہی موقوف ہی تو عجب بیالیس دن گذرین تب یہ سنت اور اگر سی سطح سات سات دن بڑھا تا جاوے
 پھر اگر مہینی گذر جاوے تو پتی سات کا حساب لگاتا جاوے مثلاً سات مہینی بعد یا جو دہ مہینی بعد یا اسیس مہینی

غیر احمق یہی کہ انہیں لڑکی کی تالو میں کوئی بیٹی خریدیں جی خرمایاں
ایمان کی مشائی نصیب کرے حقیقۃً القیقہ میں ہی و تَجَنُّبُ بِالْمَرْکَہِ
ماہرین ای بَصِغَ لَہُ التَّمْرُ ثُمَّ یَطْعَمُ وَفِی الْعِیْنِ شَرَحُ الْبَخَارِی وَبِیْطَرُ حَاصِلُ کَلَامِ الشَّیْخِ
یَحْکُمُہُ فَأَقْلَمْتُ مَا لِحَکْمَہُ فِی حَقِّکَہُ قُلْتُ قَالَ بَعْضُهُمْ یَصْنَعُ ذَٰلِكَ بِالْبَصِیغِ کَہُ زَہْرَہُ
علیہ فیما سَجَّارُ اللہ مَا اِیرَادُ هَذَا الْکَلَامَ وَاِیرَادُ قَوْلِہُ مِنْ وَقْتِ الْقَنَیْنِ وَهُوَ حَیْرٌ یُؤَلِّقُ
وَالْاَکْلِ غَالِبًا بَعْدَ مَسْتَفِیْنِ اَوْ اَقْلَ اَوَ الْاَلْفَ وَالْحَکْمَہُ فِیہُ اِنْ مِثْقَالَ لَہُ بِالْاِیْمَانِ کَانَ التَّمْرُ
الشَّجَرُہُ الَّتِیْ شَبَّہَا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُؤْمِنِ وَجَلَّ وَتَبَّہُ اِیضًا وَتَلَّ وَتَلَّ فِی
التَّحْنِیْکِ التَّمْرَانِ لَمْ یَتَسَنَّزْ فَاَلْوِطْبُ وَالْاَفْشَیْ حَلَوٌ وَغَسْلُ النَّجْلِ اَوَّلِی مِنْ غَیْرِہِ اَلَا تَمَّ مَا لَوْنُہُ
یعنی تَحْنِیْکِ کِیَا جَاوِی لَرُکَا چو ہمارے ہی سی تاج المصارف لغت کی کتاب میں لکھا ہے کہ تَحْنِیْکِ کی معنی لڑکی کا ناو
مطلب یہی کہ چو ہمارا چاکر اوسکو کھانا اوجھنی بخاری کی شرح میں ہے کہ مستحب ہی لڑکی کی تَحْنِیْکِ اور لیانا
کیے اچھی آدمی پاس کہ وہ تَحْنِیْکِ کر دے پھر اگر تو کہی کہ تَحْنِیْکِ میں کیا حکمت ہی تو میں کہوں گا کہ بعضوں کا قول
تو یہی کہ اس واسطے تَحْنِیْکِ کرتی ہیں کہ اوسکو کھانے کی عادت ہو رہی یعنی وہ کھانیکا خو کر ہو جائے اور قوت حاصل
اوسکو کھانے پر سو یہ بات بڑی تعجب کی ہے ایسی سجان اللہ کمان کھانیکا وقت کمان تَحْنِیْکِ کا وقت تَحْنِیْکِ
پیدا ہونے کی وقت ہوتی ہی کھانا کم و بیش دو برس بعد ہوتا ہی حکمت اسین لڑکی کی ایمان کی تفاؤل ہے
اس واسطے کہ چو ہمارا ایسی درخت کا پہل ہے کہ اوسکو اور اوسکی شیرینی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سومن سے اور اوسکی شیرینی ایمان سے تشبیہ دی ہے اور بہتر یہ ہی کہ خشک چو ہمارے تَحْنِیْکِ کرین پھر اگر
نہیں نہ تو تر ہے چو ہمارا سہی اور یہ ہی نہ تو جویشی چیز ہم سے ہے اور لکھی گا بہشد بہتری اور شیرین چیز سے
پھر اسکی بعد جو ایسی چیز ہو کہ آگ میں پڑے گی ہو نہ وایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرد چو کر عبد
بن زبیر کی موند میں ڈالا تو پہلی چیز کہ اوسکی کی شکم کی اندر گئی حضرت کی دہن مبارک کا لعاب ہی تھا بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمایاں کوئی تالو میں ملا پہلا لڑکا کہ اسلام کی زمانہ میں پیدا ہوا ابن زبیر ہی تھے انکے
پیدائش کی سلاٹو کو بڑی خوشی ہوئی تھی سبب یہ کہ لوگ کہتے تھے کہ یہودیوں نے سحر کیا ہے کہ سلاٹون کے
اولاد نہ پیدا ہو یہ مضمون جامع شتی کا ہی جو تھا حق یہ ہی کہ اوسکو کسی صالحہ شریف القوم عورت کا
دود پلاو نہی فاسقہ اور اجلاف عورت کی دود سی بجاوے اور سنت تو یہی ہی کہ خود ماہی پلاوے
حدیث میں ہے کہ لیس للصبی خیائوس لہن ائمہ یعنی بہن بہتر ہی لڑکی کی حق میں اوسکی ماکی دود سی
یہ مضمون شرعہ الاسلام کا ہے نہی ناچو ان حق یہ ہی کہ لڑکی کی رونی سے متکدل اور ملول نہو اچھا ہے
کہ رونی وقت لڑکا حق تعالیٰ کی حمد اور والدین کی لیے دعا اور استغفار کرتا ہی اور بعض اخبار میں
وازدہی کہ قرآن مجید میں چار مہینے تک لا الہ الا اللہ کہا کرتا ہی بعد اوسکی چار مہینے تک محمد رسول اللہ کہتا

بہ ہوا

بہ ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

عما تل من بی وینغی بان مجتبی التنبیه باسم من الله صلوات الله
قال الله تعالی بعزتی وجاهی لا اعدی بحدی بائنهت فی احوال کل شیء
که پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کی دیکے تو م پر نام مقرر کیا جاوی اس واسطی کہ حدیثہ کر فرمایم
روایت سی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجھ کو اپنی عزت اور مثال کیے قسم کہ ہرگز نہ عذاب کرو گا کسی کو
جس کا نام تیری نام پر ہو گا اگ میں اور یہی حدیث قدسی میں وارد ہو گی کہ انی اللہ علی نفسی الی اذل
النساء من اسمہ الحمد او محمد یعنی بیشک میں قسم کہانی اور شہر الیا اپنی افس پر کہ نہ جو مثل
کردن اگ میں اس کو جس کا نام احمد یا محمد ہو اور ایسی نام جنہیں خصوصیت اور بدعتی یکے ہرگز نہ دیکے کہ
رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی فرمایا کہ پر نام حرب اور قرہ ہی کہ پہلی یہ لڑائی اور خصوصیت اور
دوسری سی تلخی اور بدعتی ظاہر ہونی ہے اور ان ناموں سی احقر اور کرین جسی بڑی شان اور بڑا مرتبہ
معلوم ہو جسی شاہنشاہ اور دیک الالاک حدیث میں آیا ہی ابوہریرہ رضی کی روایت سی کہ پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم کی فرمایا کہ خوار ترین ناموں میں اللہ تعالی کی نزدیک شاہنشاہ ہی اور اکہم ہیں
اتنا زیادہ ہی کہ لا ملک الا اللہ یعنی کوئی بادشاہ نہیں سوا اللہ کی اور صحیح مسلم میں ہی کہ سخت
غضب میں اور بڑا غیث وہ آدمی قیامت کی دن خدا تعالی کے نزدیک ہو گا کہ اوستی اپنا نام ملک لای
یعنی شاہنشاہ رکھتا ہو کوئی بادشاہ نہیں اللہ تعالی کے سوا سوا ب جانا چاہتی کہ ان ناموں کی طرح
جس نام میں ایسا وصف پایا جاوی اس کا ہی حکم ہی مثال کی واسطی ایک دو نام لکھی گئے یہ مضمون ہر اللہ
فتح کا ہی سا تو ان حق لڑکی کا ختم کرنا ہی جمیع البرکات میں شایع ہی فعل کر کی کہا ہی بلاشبہ
ان ختم و لک یعنی باب کو چاہی کہ اپنی بیشی کا ختم کر ہی اس مقام پر ختمی کی مٹی لکھنا مناسب
سو جانا چاہی کہ ختم فتح خانی نقطہ دار اور سکون نامی مثبتات کی ساتھ ختم کرنا اور اگر خا اور نادو
نہر اپنی فتح پر ہو تو دابا اور ختم جسی جوڑ کی باب اور جوڑ کی طرف کی ریشہ وار کو کسی میں اور ختم
خی کی زیر یعنی کبری کی ساتھ ختم اور مرد اور جوڑ کی پیشاب کی جگہ کا بنا اور ختم ہی اور فی دلو
دوسری ساس یعنی جوڑ کی مایہ سب قاموس میں ہی اور جانا چاہی کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور
اکثر علما اور بعضی شافعیوں کی نزدیک ختم کرنا سنت ہی اور شعار اسلام سی ہی یہاں تک اگر کسی
شہر کی سب لوگ ملکر اتفاق کرین کہ ختم لکھا چاہی تو حاکم کو چاہی کہ احادیثی لڑی یہ مضمون محیط ہی مقول
اور قیادی قاضی خان میں ہی ہی کہ اذا اجتمع اهل مبصر علی ترک الختان قاتلکم الا ما مرکما
یقاتلکم فی ترک سائر السنن اور ختمی کی مسنونیت کی موجود امام احمد کی مسند میں حدیث ہی کہ رسول
صلی الله علیه وسلم کی فرمایا الختان یمنہ للرجال ومکرمہ للنساء اور اکثر شافعیوں اور بعضی
کی نزدیک واجب ہی اور دونوں کر وہ کی تسکین بڑی بڑی کتابوں میں موجود ہیں جس کو دیکھنا

کے لئے کہ وہ ہر ایک
اس حدیث کی تفسیر
ان کے لئے لکھا گیا ہے
یہ حدیث کی ترجمہ
دیکھ اور ترجمہ کی
پیدا ہو ہی
کے لئے کہ وہ ہر ایک
اس حدیث کی تفسیر
ان کے لئے لکھا گیا ہے
یہ حدیث کی ترجمہ
دیکھ اور ترجمہ کی
پیدا ہو ہی
کے لئے کہ وہ ہر ایک
اس حدیث کی تفسیر
ان کے لئے لکھا گیا ہے
یہ حدیث کی ترجمہ
دیکھ اور ترجمہ کی
پیدا ہو ہی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

اور شریعت کی حکمت میں درمیان کی راہ اور اعتدال ہی ہے اور افرات و افراط اور
 چوڑائی میں کہ بہت افرات و افراط سے لذت ہوئے ایسی تدبیر کرتی ہیں کہ بالکل لکھنا حاصل نہ ہو
 کہ اولیٰ میں کہ اس میں اعتدال نہ ہو تو ہوس میں یہاں خفتی کی لگاؤ کی کمی مسئلہ ہے کہ یہ ہوس
 رکھا جائے پہلا مسئلہ جس لڑکی کا ختنہ ہوا اور اس کا چڑا جتنا چاہی اور تناسب نکلا اگر وہی بہت
 زیادہ کٹا تو اس پر ختنہ کا حکم جاری ہو گیا اور سنت اور اگر آدھا یا آدھی سی کم کٹا تو اس کا ختنہ
 اور سنت باقی رہی اور اس کوئی خد و کسر مسئلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کچی ہوس اور اس کا
 جتنا ختنہ سی ظاہر ہوتا ہے اور اس کو جو کوئی دیکھی تو یہ جانی کہ اس کا ختنہ ہو گیا ہے اور اس کا ختنہ بغیر اڑاؤ
 تکلیف کی ممکن نہیں تو اس کو کسی سیانی حجام کو کہ کھلاتین پر اگر وہ کسی کہ اس کا ختنہ کر دیتی ہے تو
 ختنہ مگرین اس قدر سی اوپری ختنہ کا حکم اور تیرگیا تیسرے مسئلہ ایک بڑا بکا فرسلمان ہوا اور حجام فی کہا
 کہ اس کو ختنہ کی طاقت نہیں تو اس کا ختنہ مگرین اور یہی حکم اس مسلمان کا ہی جو بڑا ہو گیا اور اس کا ختنہ
 یہ قیون مسئلہ قباوی قاضی خان میں ہیں چوتھا مسئلہ جو لڑکا بالغ ہو گیا اور اس کو ختنہ کی طاقت
 ہی تو اچھی جتنے علماء اس کا ختنہ کر کے ہی تاکہ اس سنت کی اور اگر نہیں ستر چیتا کہ فرض ہی ترک نہ ہو
 پچھلے عالموں فی اذراہ مصلحت جان مرتد ہو گیا خوف ہو ایسی شخص کا ختنہ جائز نہ کہا ہے اور شافعی لوگ تو
 ختنہ کو فرض کہتے ہیں تو اولیٰ نزدیک مرتد ہو گیا خوف ہو یا نہ ہو دونوں مہارت میں ختنہ ضروری کرنا چاہیے
 یہ مضمون خاتم المحدثین فی اپنی کسی رسالی میں لکھا ہے اور بعضوں فی اس صورت میں یہ اختیار کیا ہے کہ اگر
 ہو کسی تو وہ شخص خواہی یا نہ ہو اس کا ختنہ کر لیتی یا کسی عورت سی کہ ختنہ کرنا چاہتی ہو نکاح کر کے وہ ختنہ
 کر دی یا ایسی لونڈی بنو لی جس سے ختنہ ہو سکی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں یہ مضمون مذکور ہے اور اس کا
 عبارت یہ ہے **وقيل في خيار الكبد اذا لم يكن ان يخن نفسه فعله ولا له الفعل الا ان**
ان يزوج او يشترى حائنه فختنه یا چھوان مسئلہ سنت یہ ہے کہ ختنہ پیر کی دن آفتاب ڈھل کر
 اتوار کیدن کر وہ ہے جو اہر الفتاویٰ میں ہی مسئلہ **في الختان ان يكون في يوم الاثنين بعد**
الزوال ويكره يوم الاحد لانه للبناء والزيادة وهذا نقصان یعنی ختنہ میں سنت یہ ہے کہ
 پیر کیدن کر گیا جاوی نہ وال کی بعد اور اتوار کیدن کر وہ ہے سو ہیکہ اتوار کا دن بنانی اور نہ اولیٰ کی
 واسطی ہی اور ختنہ نقصان اور کم کر گیا نام ہی آٹھ چھوان حق یہ کہ اولاد کو دین کا علم سکھلا دینی یہ وہ
 شہاد ہوئی تو ان حق یہ کہ جب اولاد بالغ ہو جاوی تو وہ اگر لڑکا کسی تو کسی شریف القوم عورت سے
 او نکاح کر دی اور اگر لڑکی ہی تو اس کو بھی کسی پر ہیز کار آدمی سی بیاد دی اور فاحشہ عورت اور بیچ
 مرد سی لڑکی لڑکا وہ تو نکو بیچاوی کہ اس میں دین و دنیا دونوں کا نقصان ہی اور بہت سامرہ مقرر کرے
 کہ جو کن خوبی توڑی ہی میں ہی چنانچہ عقیدہ بن عامر رضی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا

اور شریعت کی حکمت میں درمیان کی راہ اور اعتدال ہی ہے اور افرات و افراط اور
 چوڑائی میں کہ بہت افرات و افراط سے لذت ہوئے ایسی تدبیر کرتی ہیں کہ بالکل لکھنا حاصل نہ ہو
 کہ اولیٰ میں کہ اس میں اعتدال نہ ہو تو ہوس میں یہاں خفتی کی لگاؤ کی کمی مسئلہ ہے کہ یہ ہوس
 رکھا جائے پہلا مسئلہ جس لڑکی کا ختنہ ہوا اور اس کا چڑا جتنا چاہی اور تناسب نکلا اگر وہی بہت
 زیادہ کٹا تو اس پر ختنہ کا حکم جاری ہو گیا اور سنت اور اگر آدھا یا آدھی سی کم کٹا تو اس کا ختنہ
 اور سنت باقی رہی اور اس کوئی خد و کسر مسئلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کچی ہوس اور اس کا
 جتنا ختنہ سی ظاہر ہوتا ہے اور اس کو جو کوئی دیکھی تو یہ جانی کہ اس کا ختنہ ہو گیا ہے اور اس کا ختنہ بغیر اڑاؤ
 تکلیف کی ممکن نہیں تو اس کو کسی سیانی حجام کو کہ کھلاتین پر اگر وہ کسی کہ اس کا ختنہ کر دیتی ہے تو
 ختنہ مگرین اس قدر سی اوپری ختنہ کا حکم اور تیرگیا تیسرے مسئلہ ایک بڑا بکا فرسلمان ہوا اور حجام فی کہا
 کہ اس کو ختنہ کی طاقت نہیں تو اس کا ختنہ مگرین اور یہی حکم اس مسلمان کا ہی جو بڑا ہو گیا اور اس کا ختنہ
 یہ قیون مسئلہ قباوی قاضی خان میں ہیں چوتھا مسئلہ جو لڑکا بالغ ہو گیا اور اس کو ختنہ کی طاقت
 ہی تو اچھی جتنے علماء اس کا ختنہ کر کے ہی تاکہ اس سنت کی اور اگر نہیں ستر چیتا کہ فرض ہی ترک نہ ہو
 پچھلے عالموں فی اذراہ مصلحت جان مرتد ہو گیا خوف ہو ایسی شخص کا ختنہ جائز نہ کہا ہے اور شافعی لوگ تو
 ختنہ کو فرض کہتے ہیں تو اولیٰ نزدیک مرتد ہو گیا خوف ہو یا نہ ہو دونوں مہارت میں ختنہ ضروری کرنا چاہیے
 یہ مضمون خاتم المحدثین فی اپنی کسی رسالی میں لکھا ہے اور بعضوں فی اس صورت میں یہ اختیار کیا ہے کہ اگر
 ہو کسی تو وہ شخص خواہی یا نہ ہو اس کا ختنہ کر لیتی یا کسی عورت سی کہ ختنہ کرنا چاہتی ہو نکاح کر کے وہ ختنہ
 کر دی یا ایسی لونڈی بنو لی جس سے ختنہ ہو سکی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں یہ مضمون مذکور ہے اور اس کا
 عبارت یہ ہے **وقيل في خيار الكبد اذا لم يكن ان يخن نفسه فعله ولا له الفعل الا ان**
ان يزوج او يشترى حائنه فختنه یا چھوان مسئلہ سنت یہ ہے کہ ختنہ پیر کی دن آفتاب ڈھل کر
 اتوار کیدن کر وہ ہے جو اہر الفتاویٰ میں ہی مسئلہ **في الختان ان يكون في يوم الاثنين بعد**
الزوال ويكره يوم الاحد لانه للبناء والزيادة وهذا نقصان یعنی ختنہ میں سنت یہ ہے کہ
 پیر کیدن کر گیا جاوی نہ وال کی بعد اور اتوار کیدن کر وہ ہے سو ہیکہ اتوار کا دن بنانی اور نہ اولیٰ کی
 واسطی ہی اور ختنہ نقصان اور کم کر گیا نام ہی آٹھ چھوان حق یہ کہ اولاد کو دین کا علم سکھلا دینی یہ وہ
 شہاد ہوئی تو ان حق یہ کہ جب اولاد بالغ ہو جاوی تو وہ اگر لڑکا کسی تو کسی شریف القوم عورت سے
 او نکاح کر دی اور اگر لڑکی ہی تو اس کو بھی کسی پر ہیز کار آدمی سی بیاد دی اور فاحشہ عورت اور بیچ
 مرد سی لڑکی لڑکا وہ تو نکو بیچاوی کہ اس میں دین و دنیا دونوں کا نقصان ہی اور بہت سامرہ مقرر کرے
 کہ جو کن خوبی توڑی ہی میں ہی چنانچہ عقیدہ بن عامر رضی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا

اور شریعت کی حکمت میں درمیان کی راہ اور اعتدال ہی ہے اور افرات و افراط اور
 چوڑائی میں کہ بہت افرات و افراط سے لذت ہوئے ایسی تدبیر کرتی ہیں کہ بالکل لکھنا حاصل نہ ہو
 کہ اولیٰ میں کہ اس میں اعتدال نہ ہو تو ہوس میں یہاں خفتی کی لگاؤ کی کمی مسئلہ ہے کہ یہ ہوس
 رکھا جائے پہلا مسئلہ جس لڑکی کا ختنہ ہوا اور اس کا چڑا جتنا چاہی اور تناسب نکلا اگر وہی بہت
 زیادہ کٹا تو اس پر ختنہ کا حکم جاری ہو گیا اور سنت اور اگر آدھا یا آدھی سی کم کٹا تو اس کا ختنہ
 اور سنت باقی رہی اور اس کوئی خد و کسر مسئلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کچی ہوس اور اس کا
 جتنا ختنہ سی ظاہر ہوتا ہے اور اس کو جو کوئی دیکھی تو یہ جانی کہ اس کا ختنہ ہو گیا ہے اور اس کا ختنہ بغیر اڑاؤ
 تکلیف کی ممکن نہیں تو اس کو کسی سیانی حجام کو کہ کھلاتین پر اگر وہ کسی کہ اس کا ختنہ کر دیتی ہے تو
 ختنہ مگرین اس قدر سی اوپری ختنہ کا حکم اور تیرگیا تیسرے مسئلہ ایک بڑا بکا فرسلمان ہوا اور حجام فی کہا
 کہ اس کو ختنہ کی طاقت نہیں تو اس کا ختنہ مگرین اور یہی حکم اس مسلمان کا ہی جو بڑا ہو گیا اور اس کا ختنہ
 یہ قیون مسئلہ قباوی قاضی خان میں ہیں چوتھا مسئلہ جو لڑکا بالغ ہو گیا اور اس کو ختنہ کی طاقت
 ہی تو اچھی جتنے علماء اس کا ختنہ کر کے ہی تاکہ اس سنت کی اور اگر نہیں ستر چیتا کہ فرض ہی ترک نہ ہو
 پچھلے عالموں فی اذراہ مصلحت جان مرتد ہو گیا خوف ہو ایسی شخص کا ختنہ جائز نہ کہا ہے اور شافعی لوگ تو
 ختنہ کو فرض کہتے ہیں تو اولیٰ نزدیک مرتد ہو گیا خوف ہو یا نہ ہو دونوں مہارت میں ختنہ ضروری کرنا چاہیے
 یہ مضمون خاتم المحدثین فی اپنی کسی رسالی میں لکھا ہے اور بعضوں فی اس صورت میں یہ اختیار کیا ہے کہ اگر
 ہو کسی تو وہ شخص خواہی یا نہ ہو اس کا ختنہ کر لیتی یا کسی عورت سی کہ ختنہ کرنا چاہتی ہو نکاح کر کے وہ ختنہ
 کر دی یا ایسی لونڈی بنو لی جس سے ختنہ ہو سکی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں یہ مضمون مذکور ہے اور اس کا
 عبارت یہ ہے **وقيل في خيار الكبد اذا لم يكن ان يخن نفسه فعله ولا له الفعل الا ان**
ان يزوج او يشترى حائنه فختنه یا چھوان مسئلہ سنت یہ ہے کہ ختنہ پیر کی دن آفتاب ڈھل کر
 اتوار کیدن کر وہ ہے جو اہر الفتاویٰ میں ہی مسئلہ **في الختان ان يكون في يوم الاثنين بعد**
الزوال ويكره يوم الاحد لانه للبناء والزيادة وهذا نقصان یعنی ختنہ میں سنت یہ ہے کہ
 پیر کیدن کر گیا جاوی نہ وال کی بعد اور اتوار کیدن کر وہ ہے سو ہیکہ اتوار کا دن بنانی اور نہ اولیٰ کی
 واسطی ہی اور ختنہ نقصان اور کم کر گیا نام ہی آٹھ چھوان حق یہ کہ اولاد کو دین کا علم سکھلا دینی یہ وہ
 شہاد ہوئی تو ان حق یہ کہ جب اولاد بالغ ہو جاوی تو وہ اگر لڑکا کسی تو کسی شریف القوم عورت سے
 او نکاح کر دی اور اگر لڑکی ہی تو اس کو بھی کسی پر ہیز کار آدمی سی بیاد دی اور فاحشہ عورت اور بیچ
 مرد سی لڑکی لڑکا وہ تو نکو بیچاوی کہ اس میں دین و دنیا دونوں کا نقصان ہی اور بہت سامرہ مقرر کرے
 کہ جو کن خوبی توڑی ہی میں ہی چنانچہ عقیدہ بن عامر رضی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا

اَبُو الصَّدَاقِ اَکْبَرُ عِیسیٰ اچھا مہر دہ ہی جو تہذیب و اس حدیث کی راوی ابوہریرہ و دین و تقویٰ
 بکو صیح بتلایا اور کتبہ حدیث کی دس درم شرعی نیکی ساڑھی کتیسک مابھی ہوتی ہیں اور اگر شکر کے حد
 قدر نہیں اور اسکی تفصیل تجھے اشتاق فی بیان اسطام النکاح و الصدقات میں ہی اس مختصر میں دیکھ
 نجاشہ میں فاتدہ مصنف فی اسب رسالی کی آخر میں لکھا ہی کہ جو ناباب کا حق اولاد پر اور ستاکا
 حق شاکر و چراور سپرہ حق برید پر ہی اسکایان ہما دیہ رسالی میں خوب تشریح سی مبنی لکھا ہی اس
 رسالین تطویل کی سبب نہ بیان کیا جسکو دیکھنا ہو تلاش کر کی اونہیں دیکھ لی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ المطبع

لاکھ لاکھ شکایوس خالق مہیال کو کہ جسکی خاک سی انسان کو پیدا کیا اور اشرف المخلوقات بنایا *
 حسن علم و جمال فضل ایسا دیا کہ مظهر صفات کر دیا یا اسکی ہم احسان سی قلم ایک قطرہ ہی * و فزون
 انوار جو سی آفتاب ایک قرہ ہی ہزار ہا درود و اس ہادی پر کہ جسکی سعیدی راہ اسلام کی بتاتی * مختلف
 اپنی اور لیں ہمسی تکلیف اٹھاتی * احسانوں کا اونکی کیا بیان * بیان انسانین اویں کہاں * شکر یہ تولد
 فرزند کا حقیقی کو مقرر فرمایا * فرض و واجب نہیں کہا بلکہ مستحب ٹھہرایا * صد ہا رحمت علما کو کہ مسابیل کو صاف
 بیان کیا * بڑی برکتیں اون لوگوں کو کہ جنہوں نے چاہا کہ رواج دیا * خصوصاً صاحب الرحیم جہان بختی
 حاجی محمد روشن خان مقور کی کہ والا حامد اور صاحب اوصاف جمیل ہیں * فہم و حلم میں بی نظیر شجاعت اور
 سخاوت میں بی بدیل ہیں * رواج شریعت مصطفویہ اونکو ہر آن منظور رہتا ہی * انھی الدین و الشریعہ اونکو
 کیا زیبا ہی * بنظر فرائد مومنین کی بہت کتابیں چھپو اتین * اس دیار پر نہیں موقوف ساری عالم میں پہلا تین *
 مسائل نماز روزی کی اتنی عالم ہو گئی * مگر حقیقی غنتی میں محتاج علما کی رہی * اونکی حسن مساعی سی یہ رسالہ
 ہی چھپا بہاب کوئی مسئلہ عتیقی کا بی پڑھوں سی نہیں چھا * خدا کی اونکی سی کو حسن ظہور بخشا * یعنی یہ رسالہ
 فی الحجۃ ۱۲۵۵ ہجری میں چھپ کر مطبوع خواص و عوام ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صحیحاً رسالہ مندرجہ حقیقہ				صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	شافعی	شافعی					۱۵	۱۰	نکلا ہی	نکلا ہی
۱۵	۱۰	کے	کسی					۱۲	۱۰	لو	تو
۲۴	۲۴	موندنی	موندنی	۱۰	۶	شاہ	شاہ	۲۴	۲۴	لاہنی	لاہنی
۲۵	۲۵	چاہی	چاہی	۲۱	۱۱	عودہ بن	عودہ بن	۱۲	۱۲	رسول	رسول
۲۷	۲۷	وامیطوا	وامیطوا	۴	۷	پنمبر کی	پنمبر کی	۱۲	۱۲	شافعیوں	شافعیوں
۲	۵	کرتا ہی	کرتا ہی	مستام				۲۳	۲۳	محیط ہی	محیط ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوارتِ حمد وہ خالقِ بیّنال ہی کہ ہماری تعلیم کی واسطی ایسی نیے آخر الزمان کو پیدا کیا کہ جسکی تعریف میں
 عجزی چپ رہنا عین کمال ہے اور لائقِ شکر کی وہ قادر ذوالجلال ہے کہ ہماری تربیت کی ایسی
 ایسی رسول اللہؐ کو پہنچا کہ اوکی روح میں زبانِ ناطقہ لال ہے سبحان اللہ کیا شان ہی اوکی
 کہ واسطے پرورشِ اولاد کی تاباپ کو محبت دلی عطا فرماتی اور بزبانِ رسولِ مقبول انہی کی تربیت
 اور تادیب کی راہ بتانی ایسے رسولِ مقبول کہ مخاطب برحمتہ للعالمین اور طعنے بروقت رحم میں مبت
 یاب سی نہ یادہ شفیق ماسی زیادہ کزیم میں جو اونکا منام ہوا اگ سی بچا ستقرہ افام ہوا شاد و پیغمبر
 ہکو جو چاہی سب صاف صاف بتایا اور بدیہیں کفر اور شرک کی کہ ہماری حق میں مضہرین اونسی منع فرمایا
 اوکی اعوان اور انصار آل اطہار و اصحاب کبار میں جینک جی محبت کا دم میرتی رہے اور بیوج وین
 سید المرسلین میں جان و مال نیسے کوشش کرتی رہے خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ طلب
 بنائی انہیں از ہجرتی و طعنے بعدین رسولؐ ممتاز عالی و رہتی حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ
 شرک و دعوت کی منبیا و جرہ سی کو وہی آب تنغ سی بچا ست کفر کی کفار کی دلونسی و ہودسی حضرت عثمانؓ رضی
 اللہ عنہ کمالِ عشق میں کئی بار کھربا لٹایا اہل بیت رسولؐ میں گئی گئی خطاب ذی الثورین کا پایا اگر
 مدینہ علم کی پیہر اس دھان میں تو اوکی دروازہ حضرت علیؓ علیہم السلام و انصار میں او نہر شجاعت
 فخر کیا اور سخاوت فی او نہیں ہے رواج لیا صفت قاری خدا کی اسد اللہ الغالب منظر میں اور خاک پر
 اور اب مصدر میں قربان جاتی مجتہدین کے کہ مقرر قرآن و حدیث کو بیچکر مسائل شرعیہ کی ایسی ترتیب اور

تہذیب کی کہ اسکی بعد جگہ دہو کی اور شک کی نہ ہی اسپر ہی اگر کوئی کہیں سیدی راہ کو چوڑ کر ٹہریے راہ
 پہلی حافظ حقیقی ہو اور اسکو فریشتہ طاعتی بپاوی توفیق نیک عنایت کری بعد اسکی معلوم کیا چاہی کہ اس نہ نہیں
 بسبب معلیٰ اور عبادت اور عبادت اور مخالفت کفار کی اکثر لوگ اپنی دین کی جاوہ قدیم اور صراحتہ شریعت
 بچل گئی اور اپنی عبادت اور عبادت میں مسنت سینہ اور قواعد شرعیہ پر قائم نہ ہی اور نفس شیطان کے
 نیکانی سے اپنی شادی غمی میں رسوم بدعیہ اور بدعات شنیعہ نکالیں اور اسکا پ حرمت اور مذہب
 کفار کی عادتیں ڈالیں اس حال میں اگرچہ اکثر علماء دیندار اور عظیم ابراہینے ان خلافات و بدعات کے
 بہت وعید سنائی اور بہت ارادوں کی رسائی اسکی رد میں بنائی لیکن اب تک ایسا کوئی رسالہ حسین ابتدا
 تولد سی لغات موت اور بچیز اور تکفین کے مسائل اکٹھا ہوں نہ بنا اور اب کوئی نسخہ حسین ان مسائل کے
 سند قرآن و حدیث و فقہ حنفی جو نظری نکذرا لہذا محمد خان زمان خان محمد باز خان
 کی بیٹی عیسک پور کی رئیس فی سنن بارہ سی چین جسری مقدمین سے باجربا الصلوۃ والسلام اس
 مقدمی کی پیشینگی مسائل مذہب بکارم الاخلاق مولانا ابو سلیمان محمد اسحاق سرمد علما
 باتمیز حضرت شاہ عبدالغزیز کی نواسی سے استفادہ کی مولانا مدوح بیٹے باوجود عروص و عواض جہان
 اور طوق عواقب روحانی کی اونکی جواب کا اقبال کیا اور سید محمد جالیری کو کہ مولوی امین الدین
 صاحب کر کی مشہور اور آدمی دین دار اور با شہور ہیں اسکی تحریر پر مامور فرمایا سید صاحب
 موصوف فی پنج مسائل اور اسکی جس کی اوچن پیشین مسئلوں میں ملکر اور انکا بھی جواب مولانا سے
 دریافت کر کے مسائل اربعین فی شتہ سید المرسلین نام ایک کتاب بنائی اور بعد
 لکھنے کی حضرت کو شکر اسکی آخر آپ کی اور مولوی محبوب علی دہلوی صاحب کی مدد لکائی سو اس
 کتاب میں اگرچہ سوال اکثر حاصل جواب کی عبارت زبان فارسی میں ہی لیکن اور عربی کی کتابوں کے
 عبارت یا قرآن کی آیت اور حدیث جو سند کی واسطی مرقوم ہیں سو بی ترجمہ ہی تو اسکا سمجھنا
 فقط فارسی پر ہی آدمی پر تو دشوار تھا ہی جسکو عربی میں استعداد کم ہو اسکو بھی فائدہ نام نہین
 حاصل ہوتا تھا اس واسطی اس خیر خواہ اہل اسلام محمد قطام شاہ چمپانوری فی سنن بارہ سے
 سائید میں اسکا ترجمہ زبان اردو میں کر دیا تاکہ ہر مسلمان اس سے پورا فائدہ پاوے اور حرفت اشد
 آدمی ہی پڑے کہ با محض تعلیم سنکر اسکو اپنی شادی وغنی میں دستور العمل بناوی اور تحقیق اہل
 ترجمہ مسائل اربعین کے اسکا نام رکھا اب قبل ترجمہ کے کئی باتیں سن لیا چاہیے
 اول یہ کہ جیسی دلی والوں کے عادت ہی کہ ترجمہ کریں ترکیبی معنی کا لحاظ نہین کرتے ہیں لوگوں کی
 محاورے بول چال بموجب لکھی ہیں وہی راہ اس ترجمہ میں بھی اختیار کی اور معنی ترکیبی ہی مرا
 نیکے کہ ہر کوئی بی تکلف فائدہ اڈھاوی اور کسی پر کہن نہو حاوی و وسری یہ کہ اس میں بعض

اسی کتاب کا مضمون لکھا کہ ایسی بات سی نہیں ملایا اور جس مقام پر تہجی کا بھی طلب نہ تھا اور نہ تھا
اور اسکا حاصل اور جو کسی کتاب کا مضمون اسکا مؤید نظر آیا اور اسکو حاجتیں یہ بطور فائدہ سے ملے
کند یا کتاب میں۔ داخل کیا تاکہ بسبب اس اختلاط کی کتاب اعتبار سے ساقط نہ ہو جاویں اور کہوئے
کہ فہم مجتہدین اور متکدرین نہ اور ہشادوی قیصری یہ کہ جان پر ایک کتاب کی عبارت تمام ہوئی ہے پانچ
فقط کی لفظ سرخی سے پہلے کی واسطے لکھ دی اور جو حاشیہ کی عبارت تھی اور اسکو حاشیہ بہ
لکھ کر اسکی آخر کو بارہ کا ہند سے کہ نشان حد کا یہ ہے یا دیا اور غلطی کی ترک جو حاشیہ پر لکھی اسکی آخر
حرف ح کی صورت کہ علامت صحت کی ہی ہشادوی لکھنی والی کو چاہی کہ ان علامتوں کا خوب ہی لحاظ
کری جو حاشیہ ہو اسکو دسی بارہ کا ہند سے بنا کہ حاشیہ پر لکھی اور جو ترک ہو اسکو کتاب کی اندر
داخل کری اور آپ بھی مقابلہ کی وقت جو ترک لکھی اسکی آخر صا و بنا دسی تاکہ ایک دوسری کتاب کے
عبادت اور حاشیہ اور ترک ملکر بیٹھ نہ جاویں چوتھی یہ کہ جو عبارت اسپین جی کی تھی خودہ حاشیہ
یا آیت یا فقہ کی روایت اس عبادت کو تو اسکی ترجمہ کی ساتھ مندرج کیا اور جو فائدہ کی عبارت تھی
اور اسکو قبول لاطاع سبجہ کر نہ لکھا مگر ترجمہ کی لکھا اور وہی فقط کی علامت آخر کو سرخی سے بنا دوی
پانچویں یہ کہ اس ترجمہ کی لکھنی کا اتفاق ایسی وقت میں ہوا کہ امراض مستوعہ اکثر اوقات
لاحق حال رہے اور کوئی کتاب نہیں لغت وغیرہ کی پاس نہ تھی فقط اصل کتاب خوب در ہلکے ترجمہ لکھا
سو اس فن کی دہرین کی خدمت شریف میں بعد سلام کی یہ عرض ہی کہ اسپین جو کہیں خط واقع ہوا
ہو اسکو اصلاح کر دین اور مہربانے فرما کہ فقیر کو دعا فی خیر سی یاد فرما دین سُبْحَانَ الْقَبْلِ مِنَّا اِنَّا لَشَدِيدُو
اَنْتَ التَّيْمِيعُ الْعَلِيمُ مقدمہ اسکی بیان میں کہ ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہے کہ اپنی شادی
اور غم اور رسوم و عبادات میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لے لے اور انکی احکا و بھجائیے
اور مجتہدوں کا فرمودہ جو اہل سنت کی معتبر کتابوں میں موجود ہے عمل میں لاویے اور
کے علامت کرنی والی کے علامت سی بہ ڈری چنانچہ عبادہ جن صامت کہ آنحضرت کی صحابی میں
فرماتے ہیں کہ يَا بَعْثَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعَصْرِ وَالْبَسْرِ
وَالْمَنْتَطِ وَالْمَكْرَةِ وَعَلَى آثَرِهِ عَلَيْنَا وَبَعْلَانَا تَنَازَعُ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ
بِالْحَقِّ آمَنَّا كُنَّا لَا نَقَاتُ فِي اللَّهِ لَوْ مِثْلُ كَلَامِ يَعْنِي قَوْلَ كَيْفَ بَعْنِي بِمِثْرِهِ خُذْ أَصْلِي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سی اور حکم سننی اور اسکی تابعداری کرنے پر حواری میں اور نوکر میں اور خوشی میں اور
غم میں اور ہیر کہ اگر کسی ہم پر شرابی دسی جاویں تو ہم پر انانین اور ہیر کہ کسی حاکم سی ہم سر را بی نکرین اور اسکا جو
حکم دیا اور سلطنت کی امور میں ذوقی تکرار مان لین اور ہیر کہ بیشک بات کی قائل ہوں و حق کہین جہان ہو
اور نہ نگرین اللہ تعالیٰ کے حکم اور کرنے میں کیے علامت کرنی والی کی علامت سی سو مسلمان کو چاہیے

کہ خلافت شریعت جا بابت کسی زمین پر خواہ وہ شرک کی طرز پر ہوں یا بدعت یا کناہ حب کو یکے کے
 تہم کی گری اور ہر حال میں سنت ہی کا اتباع کرنا ہی اس واسطی کہ نبی صاحب صہ فی فرما یا بسمک
 بسنتہ خیر من احداث بدعت یعنی سنت پر چلنا بہتری بدعت کا لینی سی خصوصاً ایسی وقت
 کہ لوگ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت بلکہ واجب و فرض جانتی ہیں اور یہ عت کی منع کرنا والوں
 اور تارکوں کی بڑی نام شہرانی ہیں ہر شاد دینی اور غم میں سنت ہی کو مقدم رکھا جائیسی پیغمبر خدا صلی
 علیہ وسلم فی ایسی ہی وقت میں سنت پر عمل کرنا والوں کی حقین فرمایا ہی من خشک بسنتی عند فساد
 امتی فلا اجر مائتہ شہید یعنی جس کی چکل مارا اور عمل کیا میری سنت پر میری امت کی فساد کی وقت
 تو اسکو سو شہید و نکا ثواب ہی اسکا سبب یہ ہی کہ شہید حقیقی جو کافروں کی مقابل پر جہاد میں اپنے
 جان دیتا ہی تو ایک شہید کا ثواب پانچ ہی اور پیغمبر روحی دین کی عزت اور معبودوں کی شرارت
 وقت میں جناب رسالت صہ کی سنت کو خوب مضبوط پکڑتا ہی اور کسی بڑا کنی سی نہیں ڈرتا تو اس
 چاروں طرفی طغین پڑتی ہیں اور تیر ملا مت کا نشانہ ہو جاتا ہے اس واسطی اسکو سو شہید کا ثواب
 ملتا ہی قطعہ زخم تو اور خیر ہی ایک زخم تیر زبان قیامت ہو اڑا و س زخم کا تو ہی تن پیر اسکا تو جان پر
 جراحت ہی شہر اور لوگوں کا بار ملا مت اور شانہ اور صدقات طعن و تشنیع خلافت کا تحمل ہونا اصل سنت
 انبیاء کی ہی علیہم السلام چنانچہ حدیث شریف میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اشدد الناس
 بلائاً الا بنیائہم الا مثل فالا مثل یعنی بڑی سخت آدمیوں میں ہلا کی سہی میں ہی میں بعد اسکی لوگ
 جو بیوں ہی آباد مشابہ ہیں پیر و لوگ جو ان مشابہوں کی مشابہ ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا
 لحاظ سہی بہتر ہو گیا چند روزہ ہی آخر کو خدا ہی سہی کام بڑیگا پیر و مان جیسا کیا ولیم بیکستا ہوگا
 مثل مشور ہی جیسی کرنی ویسے بہر نی سو ہر قول و فعل میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع
 اللہ جل شانہ کی خوشنودی کا سبب ہے اور شہیدین اخل ہو نیکا باعث سو یہ خدا کا فضل ہی جسکو چاہی ہے
 اللہ تعالیٰ ہماری نقیب کری اور اسکا انکار خدا کا قہر ہی خدا ہو کہ بجا وی امین یا رب العالمین قال البیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یک خلق الجنة الا من ابی قال من ابی عن دخول الجنة ومن جہنم
 فقد ابی رواہ البخاری یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ میری ساری امت بہشت میں داخل
 ہوگی مگر جس نے موہہ پیر انکار کیا تو لوگوں فی پوچھا کہ یہ حضرت انکار کون کریگا فرمایا جس نے پیر ہی بعد ازیں
 وہ بہشت میں داخل ہوا اور جس نے میرا حکم تنا یا پس اسے انکار کیا اس صریح کو بخاری فی روایت کیا او
 یہ حضرت صہ کی اطاعت میں اطاعت خدا کی ہی قال اللہ فقط لی من قطع الرسول فقد اطاع اللہ
 و من کون فک اتر میلنا لک لک ہم یہ ایک سہ بنا امتیاما اقرت و ابینا الرسول فاکبنا مع البشایہ
 یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ فی جہنم ہم ہا رسول کا قہر شاک اور شہی حکم مانا اللہ کا امیر جہنمی ہو نہ پیر تو ای پیغمبر

چنانچہ ہذا اور شیخ وقایہ میں موجود ہے اور اس اجرت کی جہرام ہونے کی دلیل قرآن سے آیت ہی
 کہ ان اجری اے علی اللہ یہ ہے کہ مقولہ ہی یعنی ہماری اس نہایت اور دینی مسائل سکھانے کی
 مزدوری اللہ ہی پر ہی تم کو کون سی کچھ مزدوری نہیں دیا ہے اور مستحب طریقہ لڑکوں کی کائنات اور
 واقفیت کہنی کا یہ ہے کہ پہلی اسکو سنلا دین ہر کسی پاک کپڑی بن لپیٹ کر اسکی دونوں کانوں میں اذان
 واقفیت کہیں اور حرجی علی الصلوۃ اور حرجی علی الفلاح کہتی وقت دونوں طرف موندہ چہترین جیسا نماز کی اذان کہتے
 وقت پیرا کرتے ہیں اور یہی تحنیک کرنا چہاری سی سبب ہی چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث صحیح میں حضرت
 عائشہ رضی کی روایت سی وارد ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان
 فیأمرک علیہم ویحکمہم یعنی پیغمبر خدا کی پاس لای جاتی تھی لڑکی سو آپ اوپر برکت کی دعا کرتی تھے
 اور یاد کی تحنیک کرتی تھی اور تحنیک سی مراد یہ ہے کہ خیرا چہا کر لڑکی کی تالو میں مل دینا اور خرمی کی سوا
 اور مٹھی خیر سی ہی تحنیک درست ہی لیکن خیرا افضل ہے اس مسئلہ لڑکا پیدا ہونے کی بعد دستور ہے
 حجام اسکی لڑکی کی ابرا کو مبارکباد دیتا ہی اور وہ اسکو کچھ کپڑا یا نقد اسکی عوض میں دیتی ہیں یہ دستور
 جائز ہی یا نہیں جواب ظاہر میں یہ دنیا جائز معلوم ہوتا ہی اس واسطی صحابہ سی خوشی سنائی والی کو انعام
 دینا ثابت ہی چنانچہ کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو اوہ منون فی اسکو جسی توبہ قبول ہوئی
 بشمارت دی تھی اپنی خاص کپڑی دی تھی صحیح بخاری وغیرہ میں یہ قصہ موجود ہے لیکن اس خوشی
 سنائیوا لیکھا اسپر جسکو خوشی سنائیوا کی دعویٰ نہیں پہنچتا ہی کہ زمانی کا دستور اپنی دست اوپر کر
 لڑھکر کر لوی یہ بات شرع میں ثابت نہیں بلکہ ایسی وقت کچھ دینا تبرع اور احسان ہی اور احسان میں کچھ جبر
 اور زبردستی نہیں ہوتی چنانچہ ولا جبر علی المتطوع فقہ میں موجود ہے اور جو اسوقت کوئی کہیں وغیرہ
 سبب خیر سامع الا کر مبارکباد ہی جیسا کفار ہند کی رسم سی تو اس صورت میں اسکو تنبیہ و زجر چاہیے
 نہ انعام و اجر و اعلا علم چوتھا مسئلہ یہ جو چہو چک کارسم ہند وستان میں رائج ہی کہ لڑکا پیدا ہوئی
 بعد اسکی نانا مال سی کچھ غلہ کپڑا نقد آتا ہی درست ہی یا نہیں جواب یہ غلہ وغیرہ اس لڑکی کے
 والیوں کو بھیجنا اگر قرابت کا حق ادا کرنی کی نیت پر ہو تو درست ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کسی نہی حاجت کی وقت حضرت فاطمہ کی خبر گیری کیا کریتے تھے اس آیت کی حکم بموجب ذات خدا
 القصہ حقیقہ یعنی دی تو رشتہ داروں کو اذکار حق سواپنی اقربا کو فسخ نہیں آتا بلا قید رعایت اون سب کو
 جو ہندوستان میں رائج ہیں بہتر ہی بشرطیکہ مقدور ہو اور نوبت قرض لینی کی نہ شیعہ نہ نہیں کہ
 اپنی نام و نشان پر مری اور غرض کے بلا میں پڑی اور شریعت کی حکم بموجب خیر و نیکی کی دلیل
 قرآن کی آیت ہی و افعلوا الخیر لعلکم تفلحوا یعنی نیکی کرو شاید تمنا را پہلا ہو اور اگر یہ جہالت کے
 رسم ادا کر نیکی نیت پر ہو تو ہرگز درست نہیں اس واسطی کہ اس میں ہندو کی تشبیہ لازم آتی ہی اور تشبیہ کا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

اللهم انشأ هذه عقیقة ابنی فلان دمیاً بدیمة ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم مقبلها منی واجعلها فداءً لابی من النار معنی یہ کہ اے اللہ عقیقہ میری بیٹی فلاں کا خون اور اسکی خون کی بری اور اسکا گوشت اور اسکی گوشت کی بری اور اسکی ہڈی کی بری اور اسکا چمڑا اسکی چمڑکی بری اور اسکی بال اور اسکی بال اور اسکی بالونکی بری اے اللہ بیسیہ عقیقہ قبول کر اور کردی اسکو میری بیٹی کا اول لگائی چھٹکا صہلہ سب جو لوگ پارس پارس چارہ چارون چار کتری کی عمر میں لڑکی کا مکتب مقرر کرتے ہیں اور اسکو بسم اللہ پڑھانی ہیں اسکی اصل کیا ہے طائر یا ناجاز جو اب لڑکی کی مکتب کا یہ طریقہ جو چند وستان میں رائج ہی سوا سطح پر شرع کی اصول جو کتاب یعنی قرآن اور سنت اور اجماع اور مجتہدوں کا قیاس ہی ثابت نہیں تو اسکا ایسا اہتمام کرنا کہ اسکو کفاح کی دینی کی طرح ٹھہرا کر کرنا چاہیے اتنا البتہ ثابت ہی کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ہی جو لڑکا گویا ہوتا ہوئے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کلمہ توحید اور آیت قل الحمد لله الذی لم یخذلنا ولداً آخر سورۃ سکلا دینی تھی چنانچہ حصین حصین وغیرہ کہتا ہوں میں موجود ہی اور لڑکی کے بولنی کی کوئی حد مقرر نہیں بعضی دوسرے برس میں بعضی کچھ زیادہ کم میں بولا کرتے ہیں قال العلماء اذا اذطق لسانہ لقول لا اله الا الله محمد رسول الله وقل الحمد لله الذی اعز و اذل بلغ سبع سنین خیر ولا ینبغی ان یؤخر عنہ و امر بالصلوۃ تلذیماً لکما جاء فی الحدیث ثم و اصبیا نکر بالصلوۃ اذا بلغوا سبعاً یعنی عالم ہوتے ہیں کہ جب لڑکی کی زبان چلی بیٹے بائیں کرنا شروع ہو تو اسکو کلمہ طیب لا اله الا الله محمد رسول الله آیت قل الحمد لله الذی اعز و اذل اور جب سات برس کو پہنچے تو اسکا خستہ کرین اور اس دیر کر کرنا بہتر نہیں اور اسکو نماز کا حکم کرین تاکہ اسکی عادت سیر ہی آگے کو نماز فضا نکرے چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ حکم کدہ اپنی لڑکو نماز کا جب وہ سات برس کی ہوں اور شرعہ الاسلام کی شرح میں لکھا ہی کہ لڑکوں کا مکتب جو اس وقت میں ہوتا ہی بعضی توجیہ کرتے ہیں کہ حضرت کا سہ ماہ مبارک جو اول مرتبہ شوق ہوا تھا تو آپ کا سن شریف چار برس کا تھا اسکی بعد لکھا ہی والمشمور ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام کان له چند ثلاث سنین یعنی اور مشہور یہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تین برس کی ہوتی تو اس قول سی پہلی توجیہ ضعیف ہو گئی اور یہی ٹھیک رہا کہ اس تعیین کے شرع میں کچھ غل نہیں سنا تو ان مسئلہ بعد اس مکتب کی شیرینی یا کہا یا برادری میں بابتنا جائز یا نہیں جواب شرع میں خوش اور سرور کا وقت کوئی نعمت حاصل ہونے کی بعد مقرر ہوا ہی ہے ولیہ نکاح کی بعد اور عقیقہ نوکد کی بعد اور پہلی ہی نعمت ملنی کی بعد پرخوشی کرنا نہیں آیا سو پیشینہ تقسیم کرنا مستحسن تو نہیں ہے بہت ہوگا تو مباح ہوگا اس واسطی کہ جس سبب سے شیرینی تقسیم ہوتی ہی یعنی مکتب کی خوشنوا ہی مسنون نہیں نابا یرن چہرہ سو مباح ہو نیکی ہی یہ شرط ہی کہ ہمیں یا اور رسمہ یعنی کو نکو یا

اس کا یہ صورت
اشارہ ہے
آپ کی انجیل کا

اور سنانا منظور ہوا اور خواہ فواء اسکی لازم کر لیتی کی نیت ہوا اور منہن تو کدوہ ہی و رہد
 عمر ۳۰ جب سورہ لقرہ سیکھ چکی تھی تو اونٹ فوج کر کے اپنی دوستوں کو گھلا یا بنا چنانچہ فقیر
 مع الغزیزین مذکور ہی تو اس روایت سے معلوم ہوا کہ لغت حاصل کر نیکی بعد علی الخصوص جب وہ
 لغت دینی ہو اپنی دوستوں کو گھلا یا بنا کر اپنی تقسیم کرنا جائز ہی ایسی ہے ان شہدین و من
 کی ختم کیے بعد خوشی کرتی ہیں اور کمانا یا مناساتی دوستوں آشناؤں کو بھلاتی ہیں اور ہر کو شہرہ
 بولتی ہیں سو یہ طریقہ جائز ہے اور قیصل علم سے فراغ کی بعد بھی خوشی کرنا اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہے
 و اعدا علم انہو ان مسلہ لڑکوں کی ختنی اور لڑکیوں کی کان چیدنی میں شیرینی یا کمانا یا بنا کمانا
 جائز یا نہیں جو اب ختنی کی عورتیں دعوت کرنا اور کمانا یا بنا جائز بلکہ مستحب ہے چنانچہ نسخ علی
 فی مشکوٰۃ کی عربی شرح میں لکھا ہے ایسی ہی اگر کوئی شیرینی تقسیم کرے تو یہی جائز اور مباح ہوگا اور لڑکوں
 کے کان چیدنی وقت طعام و شیرینی تقسیم کرنا کسی کتاب میں نظر نہیں پڑا ظاہر ہے و ستان کی رسم
 معلوم ہوتی ہی اور فقہ کی کتابوں و مختار و غیرہ میں ہر جگہ آیا ہے کہ لا بأس بشفاف اذن اللبت
 یعنی علی کا کان چیدنا کہ مضایقہ نہیں اور حادیہ میں واقعات حادیہ سے یوں نقل کیا ہے و لا بأس
 بشفاف اذن الطفل من النساء لانہم كانوا یفعلون ذلك فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من غیر انکار یعنی او کچھ ڈھیرین کہ لڑکیوں کا کان چیدنا جاوی پس واسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی وقت میں ہی لوگ یہ کام کیا کرتی تھیں بغیر انکار کی یعنی صحابہ ایک دوسرے کو منع نہیں کرتی تھیں
 اور نصاب الاحساب میں حسن عبارت سے آیا ہے کہ لا بأس بشفاف اذن الطفل من النساء وخیه
 دلیل علی ان شفاف اذن الطفل من الذکور مکر و لا یجوز شفاف علی مفعله یعنی لڑکیوں کا کان
 چیدنا بڑا نہیں اور ہمیں اس بات کی دلیل ہی کہ کان چیدنا لڑکوں کا مکروہ تھی تو جو کوئی لڑکی کا کان
 چیدنی تو اس سے احتساب یا جاوید یعنی قاضی او سکوتیبو کر دیکھا اور اس کام پر رجح کر گیا تو اس
 مسئلہ ختنی کی وقت لڑکوں کو خوشی کی چیز بھلانا اور ادا کنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہی نہیں
 جواب نشی کی چیز نابالغ کو کھانا لڑکا ہو یا لڑکی حرام ہی جیسا بالغ مرد و عورت دو کو مکرہ ہے
 اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا لڑکوں کی حرام ہی کہ او کو مرد بالغ کا حکم ہے اور مرد کو تو مہندی مکرہ
 اور لڑکی کو جائز ہی جیسی عورت جوان کو جائز ہی چنانچہ نصاب الاحساب میں ہی و لا ینبغی ان
 یغصب ید الصبی ورجلہ بالجناء وکثیر مر علی الصبی یشرب الخمر واکل المیتہ و الا فہو علی
 الذی سقاہ واکلہ یعنی اور لایق نہیں جو لڑکی کے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگنا اور حرام ہے
 لڑکی کو خمر یعنی نشی کی چیز دینا اور مردہ کھانا اور گناہ او سپر ہو کا جسنی او سکوپایا اور کھلایا اور
 حدیث میں آیا ہے کہ الجسد ما خامر العقل یعنی خمر وہ چیز ہی جو چپا دیوی عقل کو اور یہ بھی آیا ہے کہ کل

پارہواں مسلمانوں کا کہنا ہے برادری کی دہلی پھر ان قبل نکاح کی چٹک با بعد نکاح کی یہ اگر بعد نکاح کی ہو اور اگر پہلے
 درمیت ہی جو اب دینی کا کہنا ہو ان سنت کو بعد نکاح کی سنت اور پہلی سنت میں ہی یہاں
 مشکوٰۃ کی جاشی میں لکھا ہے اِنَّ الْوَلِيْمَةَ تَكُوْنُ بَعْدَ الدَّخُوْلِ وَفِيْلِ عِنْدَ الْعَقْدِ وَفِيْلِ عِنْدَ
 یٰقینے ولیمہ عورت سے صحت کی بعد چاہی اور بعضوں نے کہا نکاح کی وقت اور بعضوں نے کہا صحت
 اور نکاح دونوں کی وقت چاہی اس عبادت سے معلوم ہوا کہ ولیمہ اوس کہا نیگو کہتی ہیں جو نکاح
 وقت یا نکاح کی بعد یا اور کسی خوشی جیسے ختنہ وغیرہ کی بعد یا یا جادی اور یہ جو رواج ہی کہ لڑکی کے
 طرف والی بڑات کی لوگوں کو کہنا کہ لڑکی پر سچ میرا اگر بطور ضیانت ہو اور وہ شخص مقدور والا ہو
 اور نام اور مود کا لحاظ نہ ہو اور نوبت قرض اور سودی روپی بستی کی نہ پہنچے اور اسکو خواہ مخواہ
 لازم کر لے تو درست ہی اور اس کہنا نیکی قبول کر لیکی ایک بڑی شرط یہی کہ راگ باچی اور اور بڑے
 کہل ناشی کی چیز دینی خالی ہو چنانچہ امام محمد غزالی رح فی اپنی کتاب احیاء علوم الدین مسکرات
 صیافت کی یاں میں لکھا ہے وَفِيْلِ عِنْدَ الْعَقْدِ وَفِيْلِ عِنْدَ الْعَقْدِ وَفِيْلِ عِنْدَ الْعَقْدِ
 عَلَى السُّلْحِ تَطَوُّرُ إِلَى الرِّجَالِ مِمَّا كَانَ فِي الرِّجَالِ شَأْنُ الْفِتْنَةِ بَيْنَهُمْ فَكُلُّ ذَلِكَ مُشْكُوٰ
 مُشْكُوٰ بِتَغْيِيْرِهَا وَمَنْ عَجَزَ عَنْ تَغْيِيْرِهَا كَرِهَتْهُ الْمَسْرُوحُ وَلَمْ يَحْزَنْ لَهُ الْجُلُوسُ فَلَا تُرْخَصُ فِي
 الْحَدُوسِ فِي مَسْأَلَةِ الْمُتَكَرَّرَةِ لَعَنِي سَجْدَةَ ضِيَانِ كِي بِأَيُّ مَنِيْن سِي تَارَ كِي بِأَيُّ مَنِيْن سِي تَارَ
 عَمْرٍ تَوَكَّلَا رَاكٍ سَحَابِيْ اَوْ رَعُوْر تَوَكَّلَا چت پر جمع ہونا کہ جوان مرد و نگو کہیں اور ضیانت کا خوف ہو سو یہ
 شب سے ممنوع چیزیں ہیں کہ انکا منع کرنا واجب ہی ہر جس سے دفع نہ ہو سکی تو اسکو دانی چلا نا
 لازم ہی اور شیشنا درست نہیں اسواسطی کہ چہاں برسی تیزین دیکھنا پڑی دہان شیشی کی شرع میں
 رحمت نہیں باقی رہا حال ولیمہ کے دعوت کا سوا اسکو قبول کرنا اور کہنا ناجائز بلکہ حشمت ہی
 بشریکہ وہ ہی ان شرعی عبادتوں سے خالی ہوا اور کوئی بدعت اور شرک کی رسم اوسین واقع ہونین
 اوسکا کہنا ہی جائز نہ ہوگا بلکہ اگر سابق سے معلوم ہو کہ اوس مجلس میں بدعات ہوگی تو وہاں جانی ہی
 برسرِ کرسی اور ایک جراتی ولیمہ کی کہا نہیں یہی کہ امیر و نگو بلا تین اور مسکون کو چوڑ دین چنانچہ
 مشکوٰۃ میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے حدیث نقل کیے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی زمانہ کہ
 سَرَّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يَدْعُوْا لِغَايَةِ الْغِنَاءِ وَيَدْعُوْا الْفَقْرَاءُ وَبَرَكَ الدَّعْوَى عَقْلِيْ
 ورسولہ یعنی بڑا کہا نون میں ولیمہ کا کہنا ہی حیرت غنی بگائی باوہیں اور فقیر چوڑ ہی جادیں
 جو کوئی دعوت کی اجابت نہ کری وہ اللہ و رسول کا کہنا نہ ہی ہر اگر انجاستی اوس مجلس میں نہ
 اتفاق ہوا وہاں بدعات پائیں تو وہ جانی والا اگر منع کی طاقت رکھتا ہو تو منع کری اور
 اس خرابی سے روکی اور اگر منع پر قادر نہ ہو تو ہر اگر وہ شخص مقتدر ہی اور لوگ اوسکی سند پڑی ہیں

[illegible]

کہ لڑھی تو جو کیا پی دہکی ریت سی دیکھیں ساج ہی اور جو بیٹہ ورنہ یا اور کسی سبب تو بر تہا پشیری
 ملامت میں پندہ پروان مسئلہ رسم ہی کہ لڑکا یا بچہ جاسی یا لڑکی کا کچھ ہو تو اس حال کی عورت
 کچھ نقد زینہ کثیرا وغیرہ اپنی ساتھ لائی ہیں اور کہی آپ ہی بتا دی کہ ذمہ نہ لیتی ہیں یہ طور شرع شریع
 میں درست ہی یا نہیں جواب ایسی کام شریعت کی اصول کی قاعدہ و اصول درست ہیں بشرط
 نہیں ملامت کی حقوق اگر کسی نیت ہو چاہیہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رحمہ اللہ
 بشور رسم کی ایسا معاملہ کیا ہی کہ تی نہی تو اسطرح کا دینا بلا کر است مباح بلکہ مستحب ہے ہر اگر کوئی بہن
 اسی تیس میں بڑائی اور نام آدمی کی میت کہتی اور شہرت مقصود پشراوی تو البتہ درست نہیں بلکہ
 مکروہ ہی کہ مال خرچہ میں قہار اور نام آدمی کا لحاظ نہ کیا شریع میں مذموم اور نہ ہی پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرِ كَرُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكُمْ سَبِيلٌ إِلَى طُغُومٍ وَأَعْمَالِكُمْ**
 یعنی تحقیق اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں اور تمہاری مالوں کو لیکن دیکھتا ہی تمہاری دلوں
 اور کاموں کو یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہی مسلم کی روایت سی **سَوَّلَهُوَانِ** مسئلہ بغیر حاجت دولت کو ہٹانا
 اور نہ سوئے گئی لباس کی سفید کپڑی پہنانا اور اگرچہ دولہن کا اگر قریب ہو تب بھی دولت کو سہا کر کرنا
 اور برائے کی لوگوں کی مانتہ کشت دیا درست ہی یا نہیں جواب یہ منہلا بے شرع میں مستحب نہیں
 اگر بدن کو پاک نہ کرے لیکو کوئی نہالی تو درجہ مباح تک پہنچ جاسی کا اور جس مباح کو جاہل فکر و ہوا
 یا سنت شرالین تو وہ مکروہ ہو جاتا ہی چنانچہ کاسیان کفر چکا اور سفید لباس پہنانا درست ہی
 شرع سی حدادیہ میں نقل کیا ہی کہ **أَحَبُّ أَلْوَانِ الْبَاضِ وَالْمُتَوَالِي الْخَضِرِ يَزِيدَانِي الْبَصِيرَ**
وَالْبَيْضُ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبُورَةَ الْأَحْمَرُ یعنی پیارے رنگ سفیدی اور سبز رنگ
 دیکھنی سی نظر تہیتی ہی اور بیشک پیغمبر خدا ص فی سیر چادرین اوٹھی ہیں اور ایسی ہی وہ لباس جو
 سیر و سیاہ و زرد و زعفران سی رنگا ہو اور زعفران کی رنگی کپڑی مشابہ ہی ہو جائز نہیں
 اور جو کٹر اکسم کے پہنی رنگ من رنگا ہو اور سکا پہنا ہی مکروہ ہی اور سو اکسم کی اور چرکا
 رنگا کٹر اسرخ پہنا ہی مختلف فہم ہی بعضوں فی جائزہ بعضوں فی ناجائز کہا ہی اسکا رنگ بہتری خاتم
 حمادیہ میں مذکور ہی کہ امام حسن فی پیغمبر خدا ص سی روایت کی کہ آپ فی فرمایا **وَالْحُمْرَةُ طَائِفَةٌ**
مِنْ رِبَاةِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ كَيْفَ الْمَرْءُ يَعْنِي بَجَوْسَرُخِي سی اسوا بطیکہ سرخ چیز پیٹنے
 زینت ہی تو بیشک شیطان کو اچھی معلوم ہوتی ہی سرخی اور دو لکچا سوار ہونا اور برائیوں کو سہا
 اپنی شوکت ظاہر کر لیکو کشت کہ ناخائز نہیں چنانچہ مولانا شاہ و عبدالغفریہ رح کی بعضی رسالوں میں
 حوناخ کی بری رسم کی ملامت میں کہی میں مذکور ہی و کالچوز تصبیغ المال یا حراق المال و
 واکا عبد و ہر کو ب الخیل والطوف بالبلد من غیر حاجۃ قال اللہ تعالیٰ **وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ**

کہ لڑھی تو جو کیا پی دہکی ریت سی دیکھیں ساج ہی اور جو بیٹہ ورنہ یا اور کسی سبب تو بر تہا پشیری
 ملامت میں پندہ پروان مسئلہ رسم ہی کہ لڑکا یا بچہ جاسی یا لڑکی کا کچھ ہو تو اس حال کی عورت
 کچھ نقد زینہ کثیرا وغیرہ اپنی ساتھ لائی ہیں اور کہی آپ ہی بتا دی کہ ذمہ نہ لیتی ہیں یہ طور شرع شریع
 میں درست ہی یا نہیں جواب ایسی کام شریعت کی اصول کی قاعدہ و اصول درست ہیں بشرط
 نہیں ملامت کی حقوق اگر کسی نیت ہو چاہیہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رحمہ اللہ
 بشور رسم کی ایسا معاملہ کیا ہی کہ تی نہی تو اسطرح کا دینا بلا کر است مباح بلکہ مستحب ہے ہر اگر کوئی بہن
 اسی تیس میں بڑائی اور نام آدمی کی میت کہتی اور شہرت مقصود پشراوی تو البتہ درست نہیں بلکہ
 مکروہ ہی کہ مال خرچہ میں قہار اور نام آدمی کا لحاظ نہ کیا شریع میں مذموم اور نہ ہی پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرِ كَرُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكُمْ سَبِيلٌ إِلَى طُغُومٍ وَأَعْمَالِكُمْ**
 یعنی تحقیق اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں اور تمہاری مالوں کو لیکن دیکھتا ہی تمہاری دلوں
 اور کاموں کو یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہی مسلم کی روایت سی **سَوَّلَهُوَانِ** مسئلہ بغیر حاجت دولت کو ہٹانا
 اور نہ سوئے گئی لباس کی سفید کپڑی پہنانا اور اگرچہ دولہن کا اگر قریب ہو تب بھی دولت کو سہا کر کرنا
 اور برائے کی لوگوں کی مانتہ کشت دیا درست ہی یا نہیں جواب یہ منہلا بے شرع میں مستحب نہیں
 اگر بدن کو پاک نہ کرے لیکو کوئی نہالی تو درجہ مباح تک پہنچ جاسی کا اور جس مباح کو جاہل فکر و ہوا
 یا سنت شرالین تو وہ مکروہ ہو جاتا ہی چنانچہ کاسیان کفر چکا اور سفید لباس پہنانا درست ہی
 شرع سی حدادیہ میں نقل کیا ہی کہ **أَحَبُّ أَلْوَانِ الْبَاضِ وَالْمُتَوَالِي الْخَضِرِ يَزِيدَانِي الْبَصِيرَ**
وَالْبَيْضُ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبُورَةَ الْأَحْمَرُ یعنی پیارے رنگ سفیدی اور سبز رنگ
 دیکھنی سی نظر تہیتی ہی اور بیشک پیغمبر خدا ص فی سیر چادرین اوٹھی ہیں اور ایسی ہی وہ لباس جو
 سیر و سیاہ و زرد و زعفران سی رنگا ہو اور زعفران کی رنگی کپڑی مشابہ ہی ہو جائز نہیں
 اور جو کٹر اکسم کے پہنی رنگ من رنگا ہو اور سکا پہنا ہی مکروہ ہی اور سو اکسم کی اور چرکا
 رنگا کٹر اسرخ پہنا ہی مختلف فہم ہی بعضوں فی جائزہ بعضوں فی ناجائز کہا ہی اسکا رنگ بہتری خاتم
 حمادیہ میں مذکور ہی کہ امام حسن فی پیغمبر خدا ص سی روایت کی کہ آپ فی فرمایا **وَالْحُمْرَةُ طَائِفَةٌ**
مِنْ رِبَاةِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ كَيْفَ الْمَرْءُ يَعْنِي بَجَوْسَرُخِي سی اسوا بطیکہ سرخ چیز پیٹنے
 زینت ہی تو بیشک شیطان کو اچھی معلوم ہوتی ہی سرخی اور دو لکچا سوار ہونا اور برائیوں کو سہا
 اپنی شوکت ظاہر کر لیکو کشت کہ ناخائز نہیں چنانچہ مولانا شاہ و عبدالغفریہ رح کی بعضی رسالوں میں
 حوناخ کی بری رسم کی ملامت میں کہی میں مذکور ہی و کالچوز تصبیغ المال یا حراق المال و
 واکا عبد و ہر کو ب الخیل والطوف بالبلد من غیر حاجۃ قال اللہ تعالیٰ **وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ**

مَحْجُوۃً مِنْ دِيَارِهِمْ لَبِئْسَ مَا لَنَا مِنَ النِّسَاءِ وَظَاهَرَ الْمَعَافِةَ وَالْمَزَامِيرَ وَالْمِلَّةَ هِيَ وَالْطَّهَرُ
لَكُنَّ اللَّعَايِيۃُ وَتَرْتَجِعُ طَائِفَةُ الْبَيْتِ بِالنِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ تَقْرِيبًا وَحَوْلَ النِّسَاءِ الْكَاسِبِيَّةُ
عَلَى الزَّوْجِ بَعْدَ الْفُرَاقِ مِنَ الْخُقُودِ وَكَلَامُهُمْ جَمْعُهُ وَمُسْتَفْضَاهُ وَإِذْنُهُ وَوَضْعُ النِّسَاءِ عَلَى
يَسَدِ الزَّوْجَةِ وَأَمَّا الزَّوْجُ بَانَ يَرْغَبُ بِلِسَانِهِ وَحُفُوۃِ النِّسَاءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةُ
عِنْدَ الْخُلُوۃِ كُلُّهُ مِنَ الْبَدَايَةِ الْخُرْمَةِ لَعَنِي أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَا لِي خَافِعَ كَرَامَتُهُ وَأَوْ زَيْنِ
أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
طَرَحَ جَوَافِي أَيْ كَرَسِي أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
طَرَحَ جَوَافِي أَيْ كَرَسِي أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
دَوْلَةٍ كِي بَسْ جَانَا أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
مُصْرِي مَكْبَرٍ دَوْلَةٍ كِي زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
يَهْ سَبْ يَدْعِيۃً مَنِ حَرَامٍ فَحَقُّ مَكْرَهَانِ أَكْرَدَ لَهْنِ كَا كَرَدُورِ هُوَ كَدَوْلَةٍ أَوْ لَوُكُ سَيَاوَهُ نَحْلُ سَكِينِ
ضَرُورَتِ كِي سَبَبِ سَوَارِ هُوَ مُضَافَةٌ نَهْنِ شَرِّهِ هُوَ الْفَسَادُ دَوْلَةٍ كُو كِي تُرِي بِهِنَا نِي وَفَتِ
بِرَاوِرِ كِي لَوُكُ جَامِ كُو أَيْ نِي مَعْدُورِ مَكْرَهَانِ كِي هِي يَهْ كِي سَيَاوَهُ وَرَسْتِ نَانَا وَرَسْتِ جَوَابِ
أَيْ نِي سَكْنِ كَا جَوَابِ كِي بَارِ كَذَرِ كَا كِي يَهْ دِي نَا سَبَاحِ كِي دَوَّجِي نَا كَا مَشْخِي كَا جَامِ كُو جَمْعُ الْبَيْنِ بَيْنِ جَانَا
كِرِي نِي جَرِ وَا كَرَاهِ نِي جَوَابِ سَوِي دِي اَشْهَارِ هُوَ الْفَسَادُ سَبَاحِ يَهْ سَوَابِ كَا
وَنِ مَقْرَرِ كَرَنَا أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
كِي كَرِي بِهِنَا جَارَتِي يَهْنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
وَنِ مَنِ سَوَابِ كِي بَعْدَ دَوْلَةٍ كِي كَرِ مَعْدُورِ سَبَاحِ يَهْ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ أَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ
يَهْنِ جَوَابِ مِيوَهْ شَرِّهِ كَرِي وَغِيْرَهْ دَوْلَةٍ كِي كَرِي دَوْلَةٍ كِي كَرِي بِهِنَا وَرَسْتِ يَهْ اَسْكَ
كُو نِي وَنِ مَقْرَرِ يَهْنِ بَلَكَا اَيْ سِي حِيْرِي لَبُو رَحْمَةُ بَلَا لِيْنِ وَنِ كِي بِهِنَا جَارَتِي مَنِ اَسْكَ
ثَابِتِ هُوَ اَيْ چَا نِي لَقِيْرَ مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ مَنِ هِي قَا لَكُمُ هَا سَوَالُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنِ اَلْحَقِ
بِهَا وَسَاۗءُ سَوَالِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَا عَشْرَةُ دَنَابَرِ وَسَتِيْنِ دَرِ هَا وَخَارَا وَدَرِ غَا وَارَا وَخَلْفَهْ
وَحَسْبِيْنِ هَمْدًا مَرِ طَعَامِ وَتَلِيْنِ صَاعًا مَنِ مَتِيْ لَعَنِي بِهِنَا كَرِ وَا حَضَرَتِ نِي نَهْنِ بَتِ حَشْرِ كَا
زَيْنِ اَيْ لِي يَا كَرِ مَتِيْ هُوَ وَنَوْنِ نِي حَجَّتِ كِي اَوْ سِي اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ
زَيْنِ كُو دَسْ دِي نَا هُوَ وَرَسْتِ وَرَسْتِ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ
لَحَافِ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ
اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ اَوْ زَيْنِ جَارَتِي مَنِ اَسْكَ

گندہ چکا اور چاندیکا استمال البتہ انگوشی کی قدر مرد و نکو بھی درست ہی برندی کی حد پنچین وار ہے
 کہ ایک شخص فی انگوشی ہشتا فی کی مقدمی میں پیسیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی پوچھا کہ یا حضرت میں انگوشی بنایا
 چاہتا ہوں سو کس چیز کی بناؤں آپ فی فرمایا کہ میں قورق و کاتیمہ شتقا کا یعنی چاندی کی بناؤں اور ایک
 مثقال پوری وزن میں ہونا اور انگوشی کی سوا ابدر کی طرح چاندیکا استعمال کرنا بھی مرد کو نہیں درست اور
 کافروں کی مشابہت حرام ہی تو اس سبب سے سہرا باندھنا عورتوں کو بھی نہیں روا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی فرمایا من تشبہ بقوم منهم فغنی عنی اپنی تین کسی قوم سے مشابہ بنایا نو وہ اور نہیں میں
 فقط اور پہنوں کا سہرا بھی مشابہت کفار کی سبب جائز نہیں بلکہ پہنوں کا ہار دولہا دہن کی ہر
 ڈالنا نکاح کی وقت بنایا بعد اوسکی بدعت اور گبروں کی مشابہت ہی اور کافروں اور گبروں کی
 مشابہت سے بچنا ضرور ہے چنانچہ کتاب رآة الصفا میں کہ فتاویٰ کی طور پر ہے لکھا ہی کہ دولہ
 سر پہنوں اور رومال رکھنا بدعت ہی اور بعضوں کے نزدیک رسم گبروں کی ہے فقط
 اور کنگنا دولہ اور دہن کی ہاتھ میں باندھنا بھی کافروں کی رسم ہی چنانچہ اسی کتاب کے فضل نکاح میں
 فتاویٰ مومنین سے لکھا ہی کہ بعض لوگوں کی ہاں یہ رسم ہی کہ کچھ سرمون اور سبند نیلی کپڑے باندھ کر
 اور کا نام کنگنا رکھتی ہیں یہ حرکت بہت سی بدعات و معصیات پر شامل ہی اور اس میں بہت خرابیاں ہیں
 ایک یہ کہ یہ ہندو کا دستور ہی اور ہندو کی مشابہت کہی کفر کی کناہ کبیروہ ہوتی ہی اور اسی کتاب کی ایسے
 فصل میں ہی کہ لال ڈور دولہ کی ہاتھ میں باندھنا گبروں کی رسم ہی اس میں کفر کا خوف ہی اور منافع المومنین
 میں ہی کہ ایک لوگوں کی یہ رسم ہی کہ کوری گٹری پر پہن ڈالکر جندل بنتی ہیں یہ بھی گبروں کی مشابہت ہی اور
 اسی کتاب میں ہی کہ ایک لوگوں میں یہ رسم جاری ہی کہ تیڑی سرمون اور سبند ایک میں باندھتی ہیں اور
 اسکو کنگنا کہتی ہیں اور دولہ کی ہاتھ میں باندھ دیتی ہیں اور یہ ظاہر ہی کہ اسکا بنانی والا اور راضی ہونی والا
 کافر ہوگا اور سعید آدم بخوری فی اپنی کتب میں کتاب علم الہدیٰ سے نقل کر کے لکھا ہی کہ نکاح میں کئی چیزیں کفر
 اور کئی چیزیں میں خوف کفر ہی اور کچھ بدعت ہیں سو جو کوئی یہ رسوم عمل میں لاوی تو اوسکی درمیان سے
 مرد اور عورت ہونی کا علاقہ اوٹھ جاتا ہی اور وہ نکاح مسلمانوں کا نہیں ٹھہرتا کہ جو اولاد ایسی نکاح سے پیدا ہو
 تو اوسکا نسب نہیں ثابت ہوتا مگر حرامی ٹھہرتا ہی پہلی کنگنا کہ یہ توضیح کفر ہی اسکا بنانی والا اور ہر رضا
 و نوا کافر ہیں و دوسری جلوہ دنیا کہ اوس میں بہت سی خبیثاتی اور موائی ہی تھیں یہ کہ جو کہن کے ۱۱۱
 ہیں اور اور عورتیں دولہ کی سر پر اوڑھنی ڈالتی ہیں اور دہن کی سر پر پکڑی رکھتی ہیں سو اس حرکت سے
 عورتوں و نولعون ہوتی ہیں پیسیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ حد اکہی شہکار اور لعنت اوس مرد پر جو اپنے
 یمن عورتوں کی مشابہ کرے اور اوس عورت پر جو مرد و نکی طرح بنی چوتھی یہ کہ دہن کا انگوشا پانی نیٹلے
 و فوہ سے دھوتی ہیں سو یہ کفر کی رسم اور اس میں کفر کا ڈر ہی پانچویں یہ کہ ایک مصر کیا ٹکڑا عورت کی ہر ہر

یہ کہتی ہیں کہ خبر داو سکواہیں بخندہ نمی او شہ پندی اسین فاسق ہوتی ہیں او دچار پادان کی سناہیت بھی
 جیسے یہ کہ ہوئی وقت ایک سترج ڈور ایکہ دولہ کی کلبین ڈالتی ہیں اور وقت پونہ کر ڈومنی دولہ کے
 ایک ایک سنو بک شرمکاء و ایس ڈور بیسی پائی بھی راو سکوا مسخرہ اور عورتوں کے سر کٹائی ہیں اس قلم میں
 ہی سبکی سب ملعون ہوتی ہیں پناہ توین یہ کہ قافینہ دار سبع تک علی ہوئی کالیان ڈومنیان و غیرہ
 ہیکے جن بیان تک کہ سجدہ اور محراب اور سٹلہ اور دستبار کی امانت کی نوبت پہنچتے ہی اور ان چہرہ
 امانت کبری آشوشن یہ کہ نوسندہ لہن کی آپس پاس سات بار گہو مار کر تاہی ہو پوزی ڈالتاہی یہ
 کافر دیکھ رہتے ہیں او خوف کفر ہی توین یہ کہ و لہن کی شہرہ بکاء شربت سی دہو کر اور اسین
 و لہن سی پیشاب کر اکی دولہ کو پواتی ہیں یہ بڑی ناپاک رسم ہی اور کثیر کا ڈرنہی و نشون یہ کہ مرد کو
 سہناہ سرمد لگا کر زینت دیتی ہیں یہ بھی بالاتفاق سب عطا کی نزدیک کر دیا وراگر کہیں کہ یہ
 مذہب اور راہ ہی تو کافر جو جاوین گیا رہتوں یہ کہ دولہ کو چاندی کی ہینیلے اور کچھ غور تون کا
 لباس پہنائی ہیں یہ بھی بدعت سیٹھ ہی یہاں تک کہ سید اکرم کی عمارت ہی
 اور آرسی او پیہ صحن کی رسم جو اس دیار میں ہی سوشریت محمدی کی کیلے کتاب میں نظر نہیں
 تو یہ بھی بدعت ہی کہ پکارت کا نسب اور بہتری پیسوان مسئلہ برات کی غلطی وقت نقاری
 بجوانا اصلاہ یعنی مشہور کر نیکی واسطی جائز ہی یا نہیں جواب اعلان نکاح کی واسطی تعارف
 پنجوانہ ورام ہی چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی بوجا جاتا ہی و ذلت المسئلہ علی ان البلاد ہی کلہا
 حرام الی آخر ماقال یعنی اس مسئلہ میں معلوم ہو کہ کیہل کے چیزیں یعنی حاجی سب حرام ہیں فقط اور
 فتاویٰ کبریٰ میں ہی کہ طہل بجانا اور سننا و نو حرام ہیں کہ یہ سب لہو لصب کیہل کود کی چیزیں ہیں
 کہ ان مسلمانوں کی رفاہی میں جو کافر و بدعتی واقع ہو درست ہی کہ نقاری کی آواز سنکر منفرد غارتے
 اکٹھا ہو جائیں تو ایسی مقام من نقادہ بجانا عبادت میں واضح ہے لکنہ ولای کل فقط اور ڈہول
 اور تہتی وغیرہ کا حال بھی ٹہل کے طرح ہی اس لیے کہ یہ بھی لہو کی حساب ہیں حاویہ میں یہ
 و ذکرہ استعمال الکلاب التي قطرت من غیر غنائہ کا الحوج والطبوس والمہرۃ والطلہ
 والمہرۃ یعنی حرام ہی استعمال اون باجون کا جو بغیر اک بیجی جاوین جیسے عود اور طہنورہ اور
 ہر یا جا اور نقارہ خصوصاً اگر کی حاجی و عوج یا ہدیہ رضی اللہ عنہ آئندہ قال منیع عند اللہ
 عمر رضی اللہ عنہما صوت کلیل فادخل امبیعہ فی اذنیہ وقال لکفار ایبت اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یمنع یعنی مجاہد زہد سی روایت ہی کہ اونٹوں فی کہا کہ عبداللہ ابن عمر رضہ عندیہ
 نقاری کی آواز سننی تو ڈال دین اپنی و ونون بخلان اپنی و ونون کا نون میں اور کہانیسی پیغیر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ ایسی ہی کرتی تو کیا و عن مکحول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال

استماع الملاہی معصیۃ و الجور علیہا فسق و التلبذ بہا من الکفر یعنی کھول کر بیہوش نہ کرنا
صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی کہ آپؐ فرمایا کہ سنا جا جو کہ گناہ اور وہاں بیعت نہ منقہ ہی اور اس سے
ازیت اور مرد و لیتا کفر ہی ہے اور اس کی کتاب میں ترصیح شرح منظومہ کی لکھی ہے کہ الا نکلیتہ الملی
تشفق فی مجالس المادی و المرام و تکرر مختلفاً فیہا بوجہی احب ہما یفشی اللہ اللہ ہوالذی احضر
الملاہی و المعاصرت و امر کھم بذلک و اعطى المخبین علی ذلک الا جرحہ و الثانی انک الما ضربت
صاروا فسمکۃ لا ستاعہم ذلک فلم یبق الولی و لیتا ولا الحاضر و نہ شہود اعناد یعنی یہ جو
کنج راکب باجی کی مجلسوں میں باندھنی جاتی ہیں ان میں من و زوجہ سی خلافت نہ ہی ایک یہ کہ کنج کا ولی جنسی کہیں
کوہ کی اسباب باجی حاضر کی ہیں اور اسپر کا نیوالو کو مرد و دوی دی وہ تو فاسق ہو جائے ہی دوسرے
یہ کہ جو لوگ اس مجلس میں حاضر ہوتے ہیں وہ بھی اسکی مستی سے فاسق ہو جاتی ہیں توتہ ولی ولی باقی ہا کہ کو
ہی و فی خزائنہ الروایۃ من الظہریۃ و اعلم ان جنس ہذا و المسائل ثلثۃ انواع مہما ما کہ
خطا و لکن لا یوجب الکفر فیہ مرقا لہ بالانابۃ و الاستغفار و مہما ما فیہ اختلاف فیہ
باستجداد النکاح احتیاطاً و بالتوبۃ و الانابۃ و مہما ما ہو کفر بالافتاق و انہ یوجب
احبابہ کل جمیع اعمالہ و یلزم اعادة الحج ان حج و یكون وطیۃ مع امرأتہ زناً و الولد المتولد
فی ہذہ الحالۃ و لد الزنا فائدہ و ان اتی بکلمۃ الشہادۃ بعد ذلک بحکم العادۃ و لم یصح
عما قال او فصل لہ یرفع الکفر و هو المختار یعنی اور جان لو کہ یہ نکاح کی مسئلہ میں طرح پر ہیں
تو وہ ہیں جو خطا تو ہیں لیکن کفر نہیں لازم کرتے تو اس شخص کو توبہ اور استغفار کا حکم کریں گی اور بعض
وہ ہیں جنہیں اختلاف ہی کفر و ایمان کی مقدمی میں ہو بعضی ایسی جگہ احتیاطاً دوبارہ نکاح اور توبہ اور کفار
باز انیکا حکم کریں گی اور بعضی وہ ہیں جو بالافتاق کفر ہیں اور انسی سب عمل مست جائی ہیں اور حج کے
قضا چاہی اگر او یعنی پہلی حج کر لیا تھا اور اسکو اپنی جور و کی بابتہ و طی زنا حرام ہی اور اسکی
حالت میں جو انکا پیدا ہو وہ حرامیہ ولد الزنا ہی سوال شخص اگر عادت کی طور پر اسکی عید کے ساتھ
ہی شہی اور یہ حال کہ اس خاص قول یا فعل سے توبہ نہ کی ہو تو اسکا کفر بخاتیکہ اور یہی مذہب محمدیہ
علما کا بھی قحط باقی رہا بیان نکاح کی اطلاع کا سو جیسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں معمول
وہ یہ طرح چھبوسن مسئلہ کی جواب میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگا اکیسوالین مسئلہ سیاہ وغیرہ شاہ
میں تشبازی چڑانا اور عموثر انال یا بہت اسین اور اناکیسہ ہی جو اس تشبازی چڑانا شادی
اور غیر شادی دونوں میں اسرافت ہی اور اسرافت شرع میں منع ہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی انک الما ضربت
کا تو اخوان الشیطانین تو کان الشیطان لہ لہ کہ کفر واقع ہی جیہ اپنے کر نیوالی بہاتی ہیں شیطان
اور شیطان اپنی رب کا ناشکر ہی قحط چہا پنچہ ہی مضمون مولانا شاہ عبدالعزیز رح کی عبارت ہی

سوال پہلے سوال میں معلوم ہوا اور تہوڑی بہت کا اسمین ایک حکم سی تو بے ملان دینا کو لا رہم و وہ جب
 کہ جو کام اپنی رب کی مرضی کی خلاف ہو اسکو ترک کرے اگرچہ براوری کی لوگ اس سی مخالفت
 ہو جاوین اور ان کو بڑا گئے قیامت کی دن اپنے ہی اعمال سے فائدہ اوٹا لگا اور جسے
 کہ تو تونی حسرت اور افسوس نہ لگا اور کوئی دوست آشنا بہانی برادر کام نہ آ لگا ہر کوئی نہ
 نیسے نفسی کی آواز نہ لگا نہ توفیق دی باتیں سوال میں مسئلہ دلہن کے گھر پہنچی وقت سہرا
 کی طرف سے دو لہو جوڑا پہناتی ہیں اور وہ جب تک اپنی گد کو لوٹ آوی نہ تک وہی جوڑا
 پہنی رہتا ہی ہسکا کیا حال ہے جائز یا ناجائز جواب یہ جوڑا مباح ہے بشرطہ کہ ریشمین
 اور سرخ کسم کا رخا سوا اور زر و کینر یا اور زرین تاش باوہ وغینہ کا جسکا پہنا
 مردون کو حرام ہی نہوا اور اپنی حیثیت سی زیادہ سے منجھنی سرافندہ بکری پیغمبر خدا صلی
 علیہ وسلم فی فرما لکوا و انتم یوا و قد قوا و البسوا ما لکم فی الخرافات و لا یجوز لکم ان
 صدقہ و کیرکے بنوہاں تک کہ اسراف نہوا و نہ ولین خیالی بڑے کا اوی فقط اور ریشمین کیرکے منع ہوا
 اس حدیث سی ثابت ہی کہ حضرت فی فرما اجل الذہب و المہر و الذنائب من ائمتہ و حریم علی
 دگر ہر خا یعنی حلال ہوا سونا اور حریر میری امت کی عورتوں پر اور حرام ہوا مردون پر فقط
 اور کسی رنگ کی حرمت اس حدیث سی معلوم ہوتی ہی کہ عبد اللہ بن جبرین العاص فی رواہ ایک
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انی مجکوہ و کیری سرخ کسم کی رنگی ہو ہی ہنی دیکھا تو فرمایا کہ ان ہن من
 ثياب الکفار فلا تلبسہما و فی رواية قلت افسلہما قال بل اخرقہما یعنی یہ کافروں کے
 کیری میں تو اسکو مت میں اور ایک روایت میں یون ہی کہ سنی کہا کہ میں ایکو و ہوا الذن و فرمایا بکھڑا
 ایکو فقط اور کیرکے رنگی زر و کیرکے ہنی ہی حدیث میں مانعت ہی حضرت انیس رضی سی روایت ہی کہ
 نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزغوا الذہب یعنی منع کیا جناب رسالت مآب فی
 ہس سی کہ کیرکے یا کیری ہنی مرد و عیب حدیث مشکوٰۃ میں من اور قتادی عادیہ میں ثانیہ سی نقل کیا ہے
 و یکوہ الرجال ان یلبسوا الثمن المصنوع بالمعصر و الزعفران و اللوز یعنی مکروہ ہی مردونکو
 کہ کسم کا رنگا اور کیرکے کا رنگا اور ورس کا رنگا کیرا بہنیں فقط اور چاندی کی تار و کھاکر ہشتا ہی
 سونکی تارون کے کیری کی طرح حرام ہے چنا چہ ہادیہ کی عبارت سی جو پہلی گذری معلوم ہوا کہ
 الفضة فی حکم الذہب یعنی سونا ان مسئلہ نکاح کی بدقتاضی اور وکیل اور گواہونکو کہ دلہن کے
 طرف سے اپنے میں اپنے خستہ می سے اونکی ٹکے کہ دینا جائز ہے یا نہیں جواب ان لوگوں کو
 دنیا ہی اسکی کہ یہ انھیں اوہ زبردستی کرین مباح ہے اور اگر مانگیں اور زور آورے کرین اور
 خواہ مخواہ کہ اوہ سدا رہی بسا چاہیں تو نہیں درست چنا چہ خزانہ الروایہ میں ہے

ایک اور سوال میں معلوم ہوا اور تہوڑی بہت کا اسمین ایک حکم سی تو بے ملان دینا کو لا رہم و وہ جب
 کہ جو کام اپنی رب کی مرضی کی خلاف ہو اسکو ترک کرے اگرچہ براوری کی لوگ اس سی مخالفت
 ہو جاوین اور ان کو بڑا گئے قیامت کی دن اپنے ہی اعمال سے فائدہ اوٹا لگا اور جسے
 کہ تو تونی حسرت اور افسوس نہ لگا اور کوئی دوست آشنا بہانی برادر کام نہ آ لگا ہر کوئی نہ
 نیسے نفسی کی آواز نہ لگا نہ توفیق دی باتیں سوال میں مسئلہ دلہن کے گھر پہنچی وقت سہرا
 کی طرف سے دو لہو جوڑا پہناتی ہیں اور وہ جب تک اپنی گد کو لوٹ آوی نہ تک وہی جوڑا
 پہنی رہتا ہی ہسکا کیا حال ہے جائز یا ناجائز جواب یہ جوڑا مباح ہے بشرطہ کہ ریشمین
 اور سرخ کسم کا رخا سوا اور زر و کینر یا اور زرین تاش باوہ وغینہ کا جسکا پہنا
 مردون کو حرام ہی نہوا اور اپنی حیثیت سی زیادہ سے منجھنی سرافندہ بکری پیغمبر خدا صلی
 علیہ وسلم فی فرما لکوا و انتم یوا و قد قوا و البسوا ما لکم فی الخرافات و لا یجوز لکم ان
 صدقہ و کیرکے بنوہاں تک کہ اسراف نہوا و نہ ولین خیالی بڑے کا اوی فقط اور ریشمین کیرکے منع ہوا
 اس حدیث سی ثابت ہی کہ حضرت فی فرما اجل الذہب و المہر و الذنائب من ائمتہ و حریم علی
 دگر ہر خا یعنی حلال ہوا سونا اور حریر میری امت کی عورتوں پر اور حرام ہوا مردون پر فقط
 اور کسی رنگ کی حرمت اس حدیث سی معلوم ہوتی ہی کہ عبد اللہ بن جبرین العاص فی رواہ ایک
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انی مجکوہ و کیری سرخ کسم کی رنگی ہو ہی ہنی دیکھا تو فرمایا کہ ان ہن من
 ثياب الکفار فلا تلبسہما و فی رواية قلت افسلہما قال بل اخرقہما یعنی یہ کافروں کے
 کیری میں تو اسکو مت میں اور ایک روایت میں یون ہی کہ سنی کہا کہ میں ایکو و ہوا الذن و فرمایا بکھڑا
 ایکو فقط اور کیرکے رنگی زر و کیرکے ہنی ہی حدیث میں مانعت ہی حضرت انیس رضی سی روایت ہی کہ
 نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزغوا الذہب یعنی منع کیا جناب رسالت مآب فی
 ہس سی کہ کیرکے یا کیری ہنی مرد و عیب حدیث مشکوٰۃ میں من اور قتادی عادیہ میں ثانیہ سی نقل کیا ہے
 و یکوہ الرجال ان یلبسوا الثمن المصنوع بالمعصر و الزعفران و اللوز یعنی مکروہ ہی مردونکو
 کہ کسم کا رنگا اور کیرکے کا رنگا اور ورس کا رنگا کیرا بہنیں فقط اور چاندی کی تار و کھاکر ہشتا ہی
 سونکی تارون کے کیری کی طرح حرام ہے چنا چہ ہادیہ کی عبارت سی جو پہلی گذری معلوم ہوا کہ
 الفضة فی حکم الذہب یعنی سونا ان مسئلہ نکاح کی بدقتاضی اور وکیل اور گواہونکو کہ دلہن کے
 طرف سے اپنے میں اپنے خستہ می سے اونکی ٹکے کہ دینا جائز ہے یا نہیں جواب ان لوگوں کو
 دنیا ہی اسکی کہ یہ انھیں اوہ زبردستی کرین مباح ہے اور اگر مانگیں اور زور آورے کرین اور
 خواہ مخواہ کہ اوہ سدا رہی بسا چاہیں تو نہیں درست چنا چہ خزانہ الروایہ میں ہے

وَمَا سَأَلَهُ الْقَضَاءُ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ كَيْفَ كَانَ حَالُهَا وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ خُفِيَ عَنْ
 أَوْلِيَاءِ الرِّجَالِ وَالزَّوْجَةِ بِالنَّكَاحِ فَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَا كُنْ بِرَضَا بَشِيٍّ مِنْ أَوْلِيَاءِ نَحْبَا لِيُجِدُوا بِذَلِكَ قَاتِلَهُ
 جَرَاهُ لِلْقَاضِي وَالْمَنَاجِمِ لِعَيْنِي أَوْ زِيَهْ خَوَافِيُونَ فِي تَرْيَا فِي إِسْلَامِ كِي شَرُونَ مِنْ سَوِيحِ طَلَمِ نِي كُ
 يَهْلِي نَحَاجِ وَالْوَسْطِي كِي لِيَا كَرِيَتِي هِيَن تَبْ أَوْنُو نَحَاجِ كِي إِجَازَتِ دِيَتِي هِيَن عِيَرِ اَكْرُو هِ كِي دِيَنِي بِرِ رَاضِي هُونِ
 تَوِيَهْ نَحَاجِ كَا حَكَمِ هِيَن هِيَن دِيَتِي سَوِيَهْ قَاضِي أَوْ رِيَحَاجِ كَرُوِيَنِي دَالِي كِي دُونِ كِي حَنِّ مِيَن حَرَامِ هِي قَطْعُ أَوْ
 بَسْتَرِيَهِي كِي نَحَاجِ كَا يَابِ شَخْصِ وَكِيَلِ هُوَ جُو نَحَاجِ پُ رَا هِي سَكِي أَوْ رَا حِيَابِ أَوْ قَبُولِ كِي لَفْظِيَن اَدَا كَرِيَسِ قِيَتِ
 رَكِي تَا كِي چَارُونِ مَذْهَبِ بِمَوْجِبِ نَحَاجِ صَحِيحِ أَوْ شَيْكَابِ هُوَ بِرِ اَكْرُو هِ وَكِيَلِ كِي أَوْ رَكُو وَكِيَلِ كَرِيَنِي أَوْ رِيَحَاجِ
 پُ رَا مَانِي كِي إِجَارَتِ دِيَتِي اَوْرِيَهْ دُفُورِ اَوْكِيَلِ اَوْسِ سَهْلِي وَكِيَلِ كِي سَامِنِي نَحَاجِ پُ رَا دِيَتِي تَوِيَهِي خُفِيُونَ كِي
 تَزْدِيَكِ دَرَسَتِ هِي چُنَا نَحَاجِ قَادِي حَادِيَهْ مِيَن خَانِيَهْ سِي لَكَا هِي كِي اَبُو كِيَلِ بِالزَّوْجِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يُوَكِّلَ
 غَيْرَهُ فَإِنْ فَعَلَ فَرُوجُ النَّاسِ فِي حَضْرَتِهِ اَلَا وَلَّيَ جَازَ قَطْعُ أَوْ رَسَنَتِ يَهِي كِي خُودِ دِلَسِ كَا وَنِي
 نَحَاجِ كَا خُطْبِهْ كِي مَسْنُونِ هِي پُ رَا كَرُوِيَنِي دُولِ مِيَن إِجَابِ وَقَبُولِ كَرَادِي أَوْ مَهْرِ مَهْرِ اَكْرُو نَحَاجِ پُ رَا دِيَتِي كِي بِغَيْرِ قَدْرِ
 صَلَهِ اَسَدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَتِ عَلِي رَضِيَ عَنْهُ حَضْرَتِ فَاطِمَهْ كَا نَحَاجِ كَرْتِي وَفَتِ اِيَا هِي كِيَا تَهَا چَا نَحَاجِ مَوْجِبِ
 لَدُنِيَهْ مِيَن مَوْجُودِ هِي عَنْ اِسْنَدِ قَالَ جَاءَهُ اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ خُطْبَانِ فَاطِمَهْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَكَتَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهَا شَيْئًا فَانْطَلَقَا إِلَى عَلِيٍّ يَأْمُرَانِهِ بِطَلَبِ ذَلِكَ قَالَ عَلِيٌّ قِيَتِي هَا فِي كِيَا كَرِيَتِي
 اَجْرِي دَا اِي حَتَّى اَنْتَبِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَوَجَّيْنِي فَاطِمَهْ قَالَ وَعِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتِي
 فَرَسَنِي وَبَدَّنِي قَالَ اَمَّا فَرَسُكَ فَلَا بَدَّ لَكَ مِنْهَا وَاَمَّا بَدَّنُكَ فَيَعْنِي مَا فَعَلْتِ بِاَرْبَعَائِهِ وَثَمَانِيَنِ
 فَيَجْتَنِبُ رِيَهَا فَوَضِعَهَا فِي حَجْرَةٍ فَفَضَّضَ مِنْهَا قَبْضَةً فَقَالَ اَيُّ بِلَالٍ اَتَبَعُ لَنَا بِهَا طَبِيًا وَاهَرَهُمْ
 اَنْ يَجْتَنِبُ رِيَهَا فَجَعَلَ لَهَا سِرٌّ مَشْرِطٌ وَوَسَادَةٌ مَرْدَمٌ حَشَوَهَا لَيْفٌ وَقَالَ لَعَلِّي اِذَا اُنْتُكَ
 فَلَا تَحْدِثِ شَيْئًا حَتَّى اُنْتُكَ فَجَاءَتْ بِمَعَ اَمْرٍ اَمِنْ حَتَّى بَعْدَتْ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ وَاَنَا فِي جَانِبِ
 وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَخِي قَالَتْ اَمْرٌ اَمِنْ اَخُوكَ وَقَدْ رَضِيَ وَجْهَهُ
 بِاَيْتِكَ قَالَ نَعَمْ وَدَخَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفَاطِمَهْ اَيْتِي بِبَاءٍ فَجَاءَتْ اِلَى قَعْرِ الْبَيْتِ
 فَاتَتْ بِبَاءٍ فَاخْرَجَهَا وَجَّهَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقْدِمِي فَقَدِمَتْ فَفَضَّضَ بَيْنَ ثَدْيِيهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَنَظَرَ
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَعِيذُهَا بِكَ وَذَرَيْتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَذْبُرِي فَاَذْبُرْتَ فَصَبَّ
 بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ لَعَلِّي ثُمَّ قَالَ لَهُ اَدْخُلِي بِاهْلِكَ بِسْمِ اللَّهِ وَابْرَكَةِ اَخْرَجَهَا اَبُو حَافِيَهْ
 وَخُذِي فِي الْمَنَاقِبِ بِحُجْوَةٍ وَفِي حَدِيثِ اِسْنَدِ اِبْنِ الْحَيْثَمِ الْقَوَزِيِّ الْحَاكِمِي خُطْبَاهَا عَلِيٌّ بَعْدَ اَنْ
 خُطِبَهَا اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَمَرْتَنِي بِرَيْيِ بِذَلِكَ قَالَ اَمْسِي ثُمَّ دَعَانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بَعْدَ اَنَا مَرَّ فَقَالَ لِي يَا اَسْبَدُ عُنِي اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعِدَّةٌ مِّنْ اَلْأَنْصَارِ فَلَمَّا جَعَلُوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا
 لَهَذَا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْبَشَرِ غَافِلُونَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
 وَخَصِّلْ لَنَا مِنْ اَمْرِ دُنْيَانَا
 وَآخِرَتِنَا حَسَنًا طَيِّبًا
 وَجَنِّبْنَا مِنْ اَمْرِ يَكُونُ
 عَلَيْنَا مَكْرَهًا
 وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
 وَخَصِّلْ لَنَا مِنْ اَمْرِ دُنْيَانَا
 وَآخِرَتِنَا حَسَنًا طَيِّبًا
 وَجَنِّبْنَا مِنْ اَمْرِ يَكُونُ
 عَلَيْنَا مَكْرَهًا
 وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
 وَخَصِّلْ لَنَا مِنْ اَمْرِ دُنْيَانَا
 وَآخِرَتِنَا حَسَنًا طَيِّبًا
 وَجَنِّبْنَا مِنْ اَمْرِ يَكُونُ
 عَلَيْنَا مَكْرَهًا
 وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ

[illegible][illegible]

دیشا ہون اسکا اور اسکی اولاد کو شیطان راندی گئی تھی پھر فرمایا ابو کو یہ مسئلہ کراید ہر سچے چکر کا
وہ پانی اونکی دونوں چونڈ ہونکی بیچ میں پھر کیا یہی معاملہ حضرت علی سنی پھر حضرت علی کو فرمایا کہ جلا با
اپنی گہرین اسد کا نام لیکر اور برکت مانگ کی انس حدیث کو ابو حاتم نے اور احمد نے
متناقب نام کتاب میں اسطرح پر بیان کیا اور انس کی حدیث میں ابی الخیر البقرہ دینی حاکمی کے
نزدیک یوں ہی کہ مانگانی بی فاطمہ کو حضرت علی بنی اسکی پہلی مانگتا تھا ابو بکر رض پھر حضرت عمرؓ
تب فرمایا پیغمبر خدا صنی کہ اسطرح تو حکم ہی کیا ہی مجھ کو میری رب نی انس کتی ہیں کہ اسکی کئی دن
مجھ کو حضرت نبی پکار کر فرمایا کہ اسی انس بلا امیری پاس ابو بکر رض اور عمر رض کو اور عثمان رض اور
عبدالرحمنؓ اور کئی انصار کو پھر جب ہ سب اکٹھا ہوئی اور اپنی اپنی جگہ بیٹھی اور علی رض وہاں نہ تھی سب نے
صلی اللہ علیہ وسلم نبی فرمایا سنا یہی اوس خدا کو جو سرا مانگتا ہی اپنی احسانوں سی جسکی پرستش جو
اسکی قدرت کی سبب جس سی سب کو نبی دبی اسکی حکومت کی سبب جس سی سب لوگ ڈرتی ہیں،
اسکی رعب کی سبب جسکا حکم جاری ہی اسکی آسمان اور اسکی زمین میں جسنی پیدا کیا خلیق کو
اپنی قدرت سی اور علیحدہ کر دیا اونکو اپنی حکم بھیج کر اور عزت دی ہر ایک کو اسکی مینار کی سبب
اور بڑائی دی ہر ایک کو اپنا نبی بھیج کر جسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک اللہ وہ
جسکا نام بڑی برکت والا اور جسکی بڑائی بہت اونچی جسنی بنایا سسرال کو ملاوٹ کا سبب اور امر لازم
اور بہر دیا اوس سی رحمونکو اور ملاوٹ ہو گئی اسکی سبب لوگوں میں اسی لپی فرمایا ہر ایک بولنی والی کے
غالب یعنی اللہ تعالیٰ فی وہو الذی خلق من الماء بشراً اکابرہ یعنی وہ خدا جسنی پیدا کیا پانی ہی آدمی پھر بنایا
اسکی لپی مثال اور اولاد اسسرال کو اور تیرا رب ہی اندازہ کر نیوالا ہی سو اللہ کا کام متوجہ ہوتا ہی اسکی
طرف جو اوسنی پہلی حکم کیا اور اسکا حکم اسکی طرف جاری ہوتا ہی جو اوسنی پہلی ٹھہرا دیا اور ہر حکم کا
ایک اندازہ ہی پہلی سی مقرر اور ہر انکو کی ایک تھی اور ہر مدت کی لپی ایک نوشتہ ہی دور کر دیتا
جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسیکل پاس ہی اصل کتاب پھر اللہ تعالیٰ نی مجھ کو حکم کیا
کہ نکاح کر دو وغیرہ فاطمہ کا علی بن ابیطالب سی سو تم گواہ ہو کہ مینی اسکا نکاح کر دیا چار سی شقال
چاندی پر مہر کی بدلی اگر سپر راضی ہو علی رض پھر منگیا حضرت نبی ایک طباق سو کی چوڑائی پھر پیر
فرمایا ٹوٹ ٹوٹ لپٹا اور اندر آئی علی رض تو مسکرا ہی حضرت اونکی طرف پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھ کو حکم کیا کہ تیرہ سی ساتھ نکاح کر دو فاطمہ کا چار سی شقال چاندی پر بہلا توڑ اچھی
چنیر تو جواب دیا حضرت علیؓ کہ مین راضی ہو گیا سپر یا رسول اللہ تو فرمایا حضرت نبی کہ ملاپ
کر نی اللہ تم دونوں کی خوون میں اور پوری کر سی اللہ محبت تمہاری اور ہمیشہ خبر رکھی تم پر اور
پسند اگر سی تم سی بہت ہی اولاد دھتہری انس کتی ہیں خدا کی قسم مقرر پیدا کی اللہ نی اونسی بہت ہی اولاد چنی فقط اور سو

حضرت خلیفہ کی تو دینی اور دنیوی ہر کام کو اٹھاتا رہا یہی نکاح میں سنت سے ثابت ہوا یہی سو دہ روز اولیٰ سوال کی وجہ سے
 یہ قریب ایشیاء اسی علاقے میں چھوڑ دیا ان مسئلہ ان شہروں کی بقاء و تباہی کے متعلق ہے کہ ایجاب
 و قبول میں پہلی کلمہ طیبہ اور امتناع یا شہادہ کا قنوت وغیرہ پڑھائی میں یہ طریقہ سنت کا ہی نہیں بلکہ
 ایجاب اور قبول کی تفریق کی کیا دشمنی کا فی سہ یا تین بار تکرار کیا ہے اور ایجاب و قبول میں پہلی کلمہ طیبہ
 اور امتناع چاہی یا بد اور کون کا خطبہ پڑھنا سنت ہی جو اسے سنت کا طریق نکاح میں یہی کہ پہلی ان تین
 خطبہ میں کسی کو ضرورت ہے کہ ایک خطبہ پڑھے اور دوسرا ایجاب و قبول کر دے اور ایجاب
 و قبول ایک بار پس ہی تین بار تکرار کی حاجت نہیں جیسی پہلی ہول لینی وغیرہ میں ایک ہی بار کفایت ہے اور کلمہ
 اور امتناع یا شہادہ پڑھنا تو سلف یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے انور سے اور نہ کسی کتاب میں مذکور ہے
 تو ہر کام کرنا کیا ضروری ہے کہ ان اگر وہ نہیں ہو لے کی عقیقہ میں فساد ہوا اور انکو ایمان کی حقیقت نہ یاد ہو
 تو البتہ کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھنا مضائقہ نہیں بلکہ ہر ضرورت میں تاکہ اول ایمان درست ہو لی تب نکاح شریک ہو
 اور باوجودیکہ ان دو نو کا عقیقہ درست ہو پس بابت کو لازم کر لیا اور بطور رسم عمل میں لانا
 خالی جہل سے نہیں اور محض لغوی اور خطبہ کا حال یہ ہی کہ حدیثوں اور تواریخ کے کتب و کتب دیکھنی سے معلوم
 کہ صحابہ اور اگلی بزرگوں کی نکاح میں پڑھنی کی تین خطبے تھے ایک وہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت فاطمہ کی نکاح میں پڑھا تھا اور وہ اگلی سوال میں گذرا الحمد للہ و تعالیٰ و بعدہ ام الکتاب کہ
 دو سنہ کے وہ کہ نجاشی حبشی کی بادشاہ فی حبشی میں حضرت ام حبیبہ کی نکاح میں جو آنحضرت کے
 ساتھ ہوا تھا پڑھا تھا اور اسکا قصہ خلاصی کی طور پر جیسا مواہب لدنیہ میں ہے یہی کہ جب عبداللہ
 بن جحش ام حبیبہ کی پہلے خاوند فی حبشہ کو ہجرت کی تو ام حبیبہ کو ساتھ لے گیا وہاں جا کر سیطان کے
 لڑکائی سے لڑائی ہو کر بر کیا یہ خبر حضرت کی یادوں میں سے کہیں حضرت کو پہنچائی اور عرض کیا کہ ام حبیبہ
 اپنی اسلام پر قائم ہے وہ دین سے تین ہجری پہلے یہ حال سنکر پیغمبر خدا فی عمر و بن امیہ حبشہ کو اپنی ساتھ
 ام حبیبہ کی نکاح کا پیغام دیکر نجاشی کی پاس بھیجا جب تنون فی حبشی میں جا کر نجاشی نے یہ حکم بیان کیا
 اوسنی شہتی سے اوسبوقت اپنی ابرہہ نام لوندی کی زبان ام حبیبہ کو کہلا بھیجا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مجھ کو لکھا ہے کہ تیرا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی اسے ثابت خوش ہوئی
 اور اپنی ایک انگوٹھی اور دو کڑھی اوس لوندی کو انعام میں دی اور خالد بن سعید کو اپنی طرف سے
 نکاح کا وکیل کیا اور ہر نجاشی فی ہی شام کی وقت حضرت بن ابیطالب کو اور اور مہاجرین کو جمع کر کے خطبہ
 پڑھا الحمد للہ الملك القدوس السلام المؤمن المہم العزیز الجبار الشہید ان لا اله الا الله وان
 محمد عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدای و دین الحق لیطہر علی الدین کلمہ و کو کوہ المسلمون
 یعنی سب تعریف اوس خدا کو جو بادشاہ ہے کہ ساری دنیا میں ان کی کتاب غالب ہو تو جوشی والی امر ہو

یہ نکاح
 شریک ہے

اور اسکی کوئی پرستش کیا نہ تھی نہ نبی نہ رسول اور اسکا کہ بیشک محمد ص اور اسکی بندہ ہی اور اسکی رسول ہیں اللہ کے
 اور انکو ہدایت اور نجات دین لیکن عیسایا کہ تو سنتا ہی اس دین اسلام کو سب دینوں پر اور پڑھی تیرا مائین مشرک
 فقط اس خطبہ کی بعد نجاشی نے کہا کہ میں نبی اللہ تعالیٰ کی جہ اور رسول خدا کی لغت کی بعد پیغمبر خدا ص کا حکم جو مجھ کو
 پہنچا ہوا ہے مان لیا اور دیکھا ہی کر دیا اور چار سب سے دینار سرخ لوگوں کی سامنی ڈال دی کہ اس قدر میں نے ہر مشرک
 بعد اسکی خالد بن سعید ام حبیبہ کی وکیل فی خطبہ پڑھا کہ الحمد للہ احمد و انما نعبدہ و نعبدہ و انما نعبدہ
 ان لا اله الا الله وحده لا شریک لہ وان محمدا عبده ورسوله اذ سلمہ اباہم عبدی و دینہ
 الحق یطہرہ علی الذی بکلمہ ولو کون المشرکون یعنی اسکو لا تق ہی ساری شتا اور اسکی میں خد کر تاؤ
 اور ہی دو ہاتھ ہوں اور اس کی بخشش چاہتا ہوں اور کو اسی دینا ہوں کہ سوا خدا کی کوئی قابل عبادت کی نہیں اور ہر
 محمد ص اور اسکی بندہ ہی اور اسکی رسول ہیں وہ خدا ہی جس نے یہیجا اپنا رسول سید ہی راہ پر اور سچی دین پر کھڑا
 رکھی اور اسکو اور پڑھی تیرا مائین مشرک اسکی بعد جو بہت پیغمبر خدا کی مد نظر تھی اور آپ فی چاہی او سیکو عیسایا نے
 اور عمل کیا سو نکاح کر دیا ام حبیبہ ابوسفیان رض کی بیٹی کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ہوا اس مبارک
 کر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اسکی بعد نجاشی نے وہ چار سی دینار خالد بن ولید کو دی اپنیون فی المیکہ
 اپنی پاس رکھ لی تھی ہر جب سب لوگ او شکر اپنی اپنی گرجانی گئے تو نجاشی نے کہا کہ ایسی بیٹی ہو پیغمبر و اسکی
 سنت ہی کہ نکاح کی بعد کمانا کہلاتی ہیں پھر کمانا منکا کر سیکو کہلا یا سو لوگ جب کمانا کہلا کر چلی گئی تو نجاشی
 ام حبیبہ کو شریفین حبش کی بیٹی کی ساتھ کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریفین میں پہنچ دیا
 تیسرا خطبہ وہ ہی کہ مشکوٰۃ شریف میں عبد اللہ ابن مسعود کی روایت سی آیا ہی اور یہی مشہور ہی اور
 سیکو عالم لوگ اسباب قبول سی پہلی پڑھا کرتی ہیں پھر نکاح پڑھا تی ہیں سو وہ یہی الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ
 و نستعصرہ و نعوذ باللہ من شر و انفسنا و من سبائت اعمالنا من بعدہ اللہ فلا مضلہ و من
 یضللہ فلا ہادی لہ و اشدہ ان لا اله الا الله و اشہد ان محمدا عبده ورسوله یا ایہا الذین
 امنوا اتقوا الله حق تقاتہ ولا تموتوا و انتم مسلمون یا ایہا الناس اتقوا سر بکم الذی خلقکم من
 نفس واحد و خلق منہا زوجہا و بنت منہا رجلا کثیرا و یساء و اتقوا الله الذی لیساء لودن یدہ
 و لا سر حامر ان الله کان علیکم رقیبا یا ایہا الذین امنوا اتقوا الله و قولوا قولا سیدا یدعی لکم
 اعمالکم و یعز لکم ذنوبکم و من یطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظیما یعنی سب قرین اسکو ہی
 ہم اور اسکی شکر کرتے ہیں اور اسکی ہی مدد مانگتی ہیں اور بخشش چاہتی ہیں اور اسکی پناہ مانگتی اپنی نفسوں اور
 ہمتا تی سی جسکو ان راہ بتلاوی ہو سکا کہ فی ہر کمانی و لا نعبدہ و لا نعبدہ و لا نعبدہ و لا نعبدہ و لا نعبدہ
 اور میں گواہ ہوں کہ میں کوئی معبود دہر حق سوا اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی بندہ ہی اور اسکی پیغمبر ہیں
 اسی ایمان والو ڈرتے رہو اسکی جیسا اوس میں ڈرنا چاہی اور نہ مرو مگر مسلمان ہوگو ڈرتے رہو اسکی رب ہی

جسٹس بنایا ایک جان سی اور اوس سی بنایا اوسکا چڑا اور بکیری اون دونوں ہی بہت مرد اور عورتیں اور
 بڑی رتبہ اوس سی جسکا واسطہ دینی ہو تہنیں اور خردار پر ہونا ونسی اوس ہی تہر مطلق اسی ایمان والو اور اوس
 اور کونات پتی جو سوار دی اور پہلی کر دی ستاری کاٹون کو اور بختی جاوین تہاری گناہ اور جو فرمان را
 بکری اوس قتالی اور اوسکا رسول کی تہ وہ بیشک مقصود کی پسپا اور ساری برایتون اور سب ڈر ونسی چوٹا
 اہر بڑا مدعا حاصل کیا اوسنی اس خطبہ تہر پنی کی بعد قاضی یا اور جو کوئی نہائی یا پناہ کج کا وکیل ہو مخاطب یعنی
 دوسری مخاطب ہو کی کسی کہ اوس قتالی کے حد اور پھر خدا کی نیت کی بندشیں فلانی عورت فلانی کی بیٹی اسقدر
 مرد کی بدلی تہر ہی کج میں دی وہ کہی نہیں قبول کی پس یہی ایجاب و قبول ہی عوض کا قاضی یا اور جو کوئی کج کا
 خطبہ تہر ہی اور یہ کج باندہنی کی لغتیں دولہ یا اوسکی ولی کی رور و کہی اسکو ایجاب کہتی ہیں اور جو کسی جو
 کہا بناؤسی دولہ کی یا اوسکی ولی کی طرف سے اوسکو قبول ہوتی ہیں یا اسکا اور تہا جو یعنی اگر پہلی ہی نہی دولہ یا
 ولی و ہن نہی یا اوسکی ولی سی ایسی بات کہی حسین کج کی خود پس اور طلب نخلی تہا اوسکو ہی ایجاب اور جو کہی
 یا اوسکا ولی جواب دی اوسکو قبول کہتی ہیں حاصل یہ کہ پہلی بات کو ایجاب دوسری کو قبول کنس نہیں چھوڑا
 اگر کوئی شخص دولہ یا و ہن کی طرف والوین سی طرف ثانی کو کہی کہ جسے تو اپنی شہر کی رواج رسین نہیں چوین
 گے چاہی شیع کی موافق ہوں چاہی مخالفت اور شاوی کی محفل ہون رسون کی چوڑی نہی ہر دیکھا تہا ہوتا
 ہی ہوتا یعنی شاوی ہی رہا یہی رواج کی تابع ہیں تہو اختیار ہی اپنی گھر چاہو سو کہ وہم اپنے گھر چوچ ہیں
 سو کہ نیک عیسی بدین خود موسی بدین خود تہا سی اور راہ ہاری اور راہ تہا حکم پھر حل نہیں سکتا اس
 باتون کی کہنے والون کی حق میں شریعت ہی کیا حکم ہوگا اور دوسری طرف کی لوگ کہ خدا رسول کی حکم موجب
 کام کرتی ہیں انکی مجلس میں شریک ہوں یا نہیں جو اب جو کوئی ایسی ہیودہ باتیں زبان پر لاؤ شیع کے
 حکم سے اوسکی حق میں یہ باتیں کرنا نہایت ہی مذہم اور بہت ہی برے پہلی کہ اوسنی اپنی رسون کے
 مقابل میں حکم شیع کو ہکا جانا اور رسون کا یہ حال ہی کہ بعضی اومین بدعت حلال ہیں بعضی اور طرح کی گناہ
 سوا اوسنی اوکو اختیار کیا اور خوب بکڑا تو گو یا دنیا کی کام کو آخرت کی کام پر بڑا یا پھر اگر وہ آخر عمر تک پہنچ رہا
 اور تو بنگی بوسا اوس ایمان جاتی رہتی کا ڈر ہی چنانچہ ذخیری میں موجود ہی **وَلَا أَقَالُ الرَّحْلُ لَعَلَّكُمْ حُكْمُ الشَّيْخِ**
بِئِ هَذِهِ الْحَادِثَةِ كَمَا قَالُوا ذَلِكَ الْغَيْرُ مِنْ بَرِّمْ كَارِ بَكْتُمْ بَشَرِئِ كَفَرْتُمْ بَعْضُ الْمَشَافِقِ لِعِشِي حَب
 ایک شخص فی دوسری شخص سی کہا اس فلانی مقدی میں شیع کا حکم یوں ہے تو اوسنی کہا میں تو رسم پر
 کام کرتا ہوں شیع پر نہیں کرنا تو بعضی عالمون کی نزدیک کا فر ہو گیا فقط اوسکو لازم ہی کہ ہٹ پٹ تہر
 لکری اور ایسی خلاف شیع رسون سی باز اوسی اور اگر تہر کی اور پھر اصرار کیا تو کیرہ گناہ براہر کفر کو
 پسپا دیا ہی چنانچہ فتاویٰ حادیہ والی فی امام شہاب الملہ والدین کی رسائی سی نقل کیا ہی **فَحُكْمُ عَنِ ابْنِ**
نَصْرِ الدُّنُوسِيِّ عَنِ الْقَاضِي طَهْرٍ الدِّينِ الْحَوَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ سَمِعَ النَّاسَ مِنَ الْمُغْنِي أَوْ

ہر گز نہ کہیں
 کہ وہاں سے
 کہ وہاں سے

کہ وہاں سے
 کہ وہاں سے

کتاب التفسیر
تفسیر القرآن
جلد اول

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سب سے پہلے ان کے لیے شہادت ہوئی کہ یہ سب چیزیں
 حرام ہیں فقط تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ برائی سے منع کرے اور نیکی کا سونے کی کرنی میں کیے
 جیسے فاسق کی خاطر کاہن کا ہنس دیکھ کر کسی اگر چاہے بیانی یا میں جو رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ
 عَشِيرَتَهُمْ لَعَتَىٰ يَأْتِيَهُمُ الْوَيْلُ مِنَ اللَّهِ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِمْ اُولَٰئِكَ فِي عَذَابٍ
 اللہ کا اور اس کی رسول کا اگرچہ ہوں وہ مخالفت خدا رسول کی اور کسی باب یا بیانی یا فانی دار اور شکوہ
 کہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي تَشْتَمُ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَهْوُوا
 فِجَالَهُمْ فِي مَجَالِهِمْ وَأَطَوْهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَغَنَهُمْ عَلَىٰ لِسَانِ
 دَاوُدَ وَعِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ یعنی بنی اسرائیل جب گناہوں میں رہ گئے
 تو انکی غلاموں کی انکو منع کیا سو انہوں نے نہ مانا پر وہ عالم انکی ساتھ انکی مجلسوں میں بیٹھ گئے اور انکی
 ساتھ کہانی میں لگی تو گار دیا اللہ انکی سیرنگا دل جنوں کی ساتھ یعنی کہ گار اور پر نیرنگا ریسین لٹل کی محبتیں کرنی لگی
 سولعت کی اللہ تعالیٰ نے اوپر داور اور عیسیٰ مریم کی بیٹی کی زبان سے یہ ایسی کہ وہ گناہ کرنی لگی اور حد سے
 بڑھ گئی تھی یعنی خدا کی حکم کی حد میں بگاڑتے اور خلاف حکم کام کرنی لگی فقط اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَا تَقْعُدُوا
 بَعْدَ الذِّكْرِ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ یعنی سب ہمیشہ نصیحت یا تنبیہ بعد گناہوں کی ساتھ فقط علاوہ یہ کہ
 جہان بری کام ہوتی ہوں دہان دعوت کہانی کو جان مسلمان پر لازم ہی نہیں ہوتا چنانچہ وہی کی ذکر میں
 اسکے بیان گذر چکا ہے عیسویان مسلمانہ عورتوں کی مجلس میں ڈھونڈنا وقت بجا کر گانا اور انکو کیرا
 یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں جواب بغیر حاجی کی راگ میں غلاموں کا اجلاس ہی بعضوں نے مطلب
 مباح کہا بعضوں نے مطلق کر دیا بتایا کہ بحر الرائق میں ہے کہ اصل مذہب یہ ہے کہ مطلبی حرام ہے اگر جواب گناہ
 اور آپ ہی سنی چنانچہ دینا جائز ہے عبارت نقل کی ہے وَمِنْهُمْ مَنْ أَنَاجَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ مُطْلَقًا
 وَيَسْتَفِي الْجَوَّ وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهُ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْإِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهَدَايَةِ أَنَّهُ كَسْبَرُهُ
 كَوَيْسِهِ فقط اور حادیہ میں حدیث ہے کہ سیر خندہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مِمَّنْ سَرَّ جِلَّ يَوْمَ
 صَوْنَهُ بِالْعَنَاءِ إِلَّا بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ سَيِّطَاتٍ مِنْ أَحَدِهَا عَلَىٰ هَذَا الْمَنْكِبِ وَالْآخَرِ عَلَىٰ هَذَا
 الْمَنْكِبِ فَلَا تَرَاكِلَ يَضْرِبَانِهِ بَأَدِجَاهِمَا حَتَّىٰ يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَسْكُبُ يَعْنِي كَوْنِي إِيَّاهُ أَوْ مِنْهُنَّ
 راگ گانی کے لیے اپنی آواز بلند کرے مگر یہ کہ یہ سب جہاں ہی حق تعالیٰ اور سپرد و شیطان ایک اس موند ہی پر
 ایک اس موند ہی پر سو وہ دونوں ہمیشہ اسکو مارتی رہتی ہیں اپنی لائونسی جب تک کہ چپ ہو جاویں فقط
 اور بغیر راگ کی دت بجانا نکاح کی مشہور کرنی کی لیے مباح ہے چنانچہ ہر ایسے میں ہی فَاَمَّا طَبْلُ الرَّاغَاوِ
 الدَّفِّ الَّذِي يَبْلَحُ صَوَابَهُ فِي الْعَرَسِ يُضْمَرُ بِالْأَفْخَافِ مِنْ غَيْرِ خِلَافٍ فقط اس جہاں اور دھماکا

عبارت سے معلوم ہوا کہ راکہ اصل مذہب میں حرام ہے اور ڈھپ بغیر راکہ کی نکاح کی شہرت کی یہی بھانپنا ہے
چنانچہ یہی مضمون تنبیہ الانام میں سراجی سے منقول ہے جس وقت میں جہانچہ بنو اوراوسکی بیابانے میں
کھیل اور باجی کی نیت بنو اوراوسکا نکاح میں بجا نا مضایقہ نہیں اور اسی کتاب میں ہے کہ راکہ باجستانا گناہ
اور وہاں بیٹھنا فسق ہے لیکن نکاح کی اعلان کی لیے وقت بجا نا نقاری کی طرح مباح ہے مگر کتنی ہیں کہ وہاں باج
نے کہا کہ مگر ضروری ابان فی کہ ابن عباس نے بغیر بن شعبہ سے روایت کی کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
رُمَا يَا اِنَّ اللَّهَ تَقَالَى كَوْنَهُ لَكُمْ الْحَرَمُ وَالْمَيْسِرَ وَالْمَزْمَارَ وَالْمَعَازِفَ وَالْكُوبَةَ وَالْذَفَّ فَسَأَلَتْ اَبَا الْمَحْضَرِّ
كَيْفَ كَانُوا يُصْرِفُونَ الذَّفَّ عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَقَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا
كَانَ مِلَادُهَا تَأْخُذُ بِالْعَزَبِ بِالْوَغْدَةِ فَضَعْدًا وَلَضْرِبُ بِالْعُودِ عَلَى الْغُرْبَالِ تَسْمِعُ الْمَنَاسِكَةَ مِلَادًا
فَعِنِّي مَصْرُورًا تَبَا اِسْمُهَا فِي شَرَابٍ كَوْنُهَا وَرَجْوَى كَوْنُهَا وَرَجْوَى كَوْنُهَا وَرَجْوَى كَوْنُهَا وَرَجْوَى كَوْنُهَا
وہمیل کو ابو یعلیٰ کہتے ہیں تو میں نے پوچھا ابوالمہاجر سے کہ کیونکر بجا کرتی تھی لوگ وقت کو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی زمانہ میں یعنی تثنی جو وقت کا حکم اور باجوں کا سایان کیا تو حضرت کی وقت میں جیوت مباح کرتی
تھی اوسہیں کیا کہتی ہو تو ادھون فی کہا کہ وہ تو یہ بات تھی کہ جب شادی ہوتی تھی تو ایک عورت چلی اور
اوسکی بیانیکی لکڑی لیکر ادبھی ہر چڑھ جاتی تھی اور اوسکی لکڑی سے چلی کو بجاتی تھی سو لوگوں کو سنا دیتی
تھی کہ مقرر شادی ہی ہے فقط لیکن ڈو مینوں کا وقت بجا کر گانا اگرچہ عورتوں میں کی مجلس کیوں نہ ہو
درست نہیں اس میں مکر وہ اور حرام جمع ہو جاتی ہیں اور جہان مکر وہ اور حرام اکٹھا ہوں وہاں
حرام کو ترجیح دیکر ناجائز کا حکم کیا کرتے ہیں چنانچہ اشباہ و نظائر کی یہ عبارت اسکی سند ہے اِذَا جُمِعَ
الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلِبَ الْحَرَامُ وَبَعْنَاهَا مَا اجتمع حُرْمَتُهُ وَصِيحَةُ اَلْغَلْبِ لِحَرْمِهِ فَفَقَطْ صَوْنًا وَرَكْبًا وَغَيْرَهُ
ان ڈو مینوں کو دینا کافی بجا فی کے مزدوری سہری اور گانی پر مزدوری دینا لینا دو حرام ہیں ہدایہ کے
کتاب الا جارہ میں یہ مضمون موجود ہے کہ لَا يَجُوزُ اَلْاِسْتِجَارَةُ عَلَى الْغَنَاءِ وَالْمَوَجَّ وَكَذَا سَائِرُ الْمَلَا اِذَا جُمِعَ
اِسْتِجَارَةُ عَلَى الْحَصِيَّةِ وَالْحَصِيَّةِ لَا تَحْتَاطُ بِالْعَقْدِ نَعْنِي بَيْنَ جَانِبَيْ مَرْدٍ لِيَنَارَاكُ بِرَأْيِ عَيْنِي
اور اس طرح اور گناہ کی کاموں پر بھی کہ یہ مزدوری گناہ کی شہری اور گناہ سے عقد نہیں ہو سکتا فقط
اور فقط وقت بغیر راکہ کی بجا نا مباح ہی تو اوسپر مزدوری لینا بھی بخار مباح معلوم ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ
ڈویم ڈو مینی اگر وقت بجا فی میں گا دین ہی تو اونکو اجرت لینا درست نہیں سو دینی والی کو کچھ پتہ وغیرہ
اونکو دینا جائز ہوگا **مسئلہ** براتِ رحمت ہوتی وقت وہاں کی چند مشکذاں نہا ورنیکے
خرج کی واسطے اپنی مقدور ہر کچھ روپی بیسی دین کی طرف والونکو دینی آتے ہیں یہ رسم کیا ہے درست
بیانا درست جواب ایسی مقاموں میں مال خرچنا اگر احسان و سلوک کی نیت سے ہو تو درست ہی اور اگر
نام آوری اور دکھانی سنا نکو ہو تو برا ہی سواب اکثر لوگ یہ مال رسم کی طور پر خرچتی ہیں اور اپنی نامور

عقد نہیں ہے
رسم نہیں ہے
میں بجا کر دینا
بجائز ہے
نہی

مختصر در کتب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهٖ دَمْعٌ مِنْ يَوْمٍ كُنِيَ يَوْمَئِذٍ بِهٖ لَعْنَتِي يَوْمَئِذٍ
اگر کون کی سنائی کہ کوئی کلام کیا تو حقیقت کر لیا اور بگو خدا اور جہنمی دکھلائی اور سنہ کی لی کیا تو رسو کر لیا اور سکو
اسد یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے ائمہ اربعہ سے اس مسئلہ جرات کی رحمت کی وقت جنت و مسلمان فقیر محتاج
لگ کر اکٹھا ہو جاتی ہیں انکو کی دینا اور انیز کو فی جزئ تقسیم کرنا درست ہے یا نہیں جواب الہی وقت میں شکر
اور صدقہ کی راہ سے دونوں قسم کی فقر و کم کو یک دینا جائز بلکہ مستحب ہے مشکوٰۃ میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَاَعْطَوْهُ فَعَنِيْ جَوْ كُوْنِىْ اَسَدًا كَانِمًا يَسْكُرُ لَئِىْ تَوَادَّ سَكْرًا وَوَقَّعَ طَرْدًا وَجَوَّابًا
شرائی اور نام آور کی لینے دیوی تو جائز نہیں ایسی کاموں میں اعتبار نیت کا ہے بخاری اور مسلم کی حدیث ہے
اِنَّمَا اَسْأَلُ بِاللَّهِ يَاتِ لِعَنِيْ ثَوَابٌ كَامِرٌ كَانِيْتُوْنَ بِرِىْ اَوْ مَخْرُجٌ مَفْلُوكٌ دُنْيَا كَيْفَ كَانَ وَفِيْ رَقَّتْ مَنِيْ
چنانچہ مشکوٰۃ ستر عین میں آیا ہے ابو داؤد کی روایت سے کہ بَشِيْرَةُ نَامُ عَوْرَتِىْ فِىْ اَخْبِىْ بَابِ شَىْءٍ سَنَابِلُ اَنْفَلُ كَلِمَا
کو داؤد بنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَعَهُ لَعْنَتِيْ
یا رسول اللہ ایسی کون چیز ہے جس کا منع کرنا درست نہیں فرمایا الْمَاءُ فَعَنِيْ يٰ اَبْنِىْ يَوْهَا يٰ اَبْنِىْ اللّٰهُ مَا الشَّيْءُ
الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَعَهُ اَسِىْ بِمَنْعِ خَدَّهِ كَوْسِيْ حِزْبِيْ جَسَا رُوْكَنَا خَلَالِ نَيْنِ فَرَا يَا الْمَلِيْحُ نَمَكُ يَوْهَا يٰ اَبْنِىْ اللّٰهُ مَا
الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَعَهُ فَعَنِيْ اَسِىْ نَبِىْ اللّٰهِ كِىْ كَسْ جَزْءُكَ مَنَعُ جَزْءِ نَيْنِ فَرَا يَا اَبْنِىْ فَعَلُ الْخِيَرِ جَزْءُكَ لَعْنَتِيْ اَجَابَا
اجابا ہی تیسری واسطی فقط اور ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَسَدُ تَعَالٰى
فَرَا يَا اَبْنِىْ يَوْمَ اَبْنِىْ اَدَمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ حَسْبُ كِرَاسِىْ اَدَمَ كِىْ بِيْشِىْ تَوَيْنِ تَجْكَوْ دَا كِرُونِ اَتَقِيْ سَوَانِ
کہ تقد غائب کی ہوئی روشیان محتاجوں کی دینی کی لیے جائز ہے ساتھ لیجا ما درست ہے یا نہیں
جواب مردیکہ ترکی کا مال ثواب کی نیت سے محتاجوں کو دینا درست ہے بشرطیکہ اسکی وارث جو ان
اور اگر وارث چوٹی نابالغ ہوں تو بی ترکہ تفہیم کی درست نہیں اور چنانچہ کی جانتہ یہ چندین لیجا ما
ہدایت کی رسم ہی شرع میں اسکی کچھ اصل ثابت نہیں اور جس چرکی اصل شرع میں کوئی نظیر اور مثل نہ ہو
اوسکا عمل میں لانا دو حال سے خالی نہیں یا مکذوبہ سے یا حرام اور مردیکہ ثواب پہنچا بیکی لیے محتاجوں کو
صدقہ دینا بغیر اسکی کہ چنانچہ کی ساتھ لیجا دین چٹک درست ہے جو چیز محتاجوں کو مردیکہ ثواب کی لیے
دیوین ہو چھبے کہ اسطرح دین کہ اوس میں ریا اور وقت اور دن کی معین کرنی کا لحاظ متوجہ نہ ہو
ہو چا تا ہے اور ایسا دینا کراہت سے خالی نہیں اسد ہی سید ہی راہ دکھاتا ہے بلکہ چاہتا ہے اَنَسْوَانِ
مرنے کے بعد مردیکہ بدلی اور مالی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے یا نہیں جواب خفیہ کی نزدیک عبادت
بدنی مالی دونوں کا ثواب پہنچتا ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے اِنَّ اَكْثَرَ نَاسٍ لَّهٗ اَنْ يَّحْصِلَ ثَوَابُ عَمَلِهِ لِبَاغِيَةٍ
صَلُوْهُ كَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَةً اَوْ غَيْرَ هَآ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَبِالْبَاعَةِ فَعَنِيْ اَدَمِىْ كُوْ جَزْءِىْ كُوْ
لینے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو دی ڈالی نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ اہل سنت کی نزدیک فقط اور ایم

سیوہ فی شرح الصدور میں طبرانی سی روایت لکھی کہ طبرانی بنی حضرت ابن سی نقل کیا کہ انس کہتی ہیں کہ
 میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتی تھی میں اہل بیت میں سے ہوں انہیں میت قیامت میں
 عنہ بعد موتہ الا اھا لہ جبریل علی طبق من نور ثم یقف علی شجر القبر فیقول یا صاحب
 القبر العینی ہذا ہذا اھذا ہذا اھلک فاقبلھا فادخل علیہ فیفرج بہما ویسبھن
 ویخزن جثرتہ الذین یھذبونکم یعنی جس گھر میں مردہ میری اور وہ لوگ اوسکی برائی
 بعد صدقہ کریں تو حضرت جبریل اوس صدقہ کی کوئی طرح کی طبع میں اوسکی پاس لاتی ہیں پھر اوس قبر کے
 کنارے پر کھڑی ہوتی ہیں تو کہتی ہیں ای گھر کی قبر والی تیری گھر والوں نے تجھ کو یہ حق پہنچا ہی ہے سو تو اسکو
 قبول کر پھر وہ حق اوسکو ملتا ہی ہوتا مردہ خوش ہوتا ہی اوس سے اور حشاش بھاش ہو جاتا ہی اور کہیں
 ہو جاتی ہیں اوسکی اسپاس کی ہر دی جگہ تحفہ تین بھیجا جاتا فقط اور اوس کتاب میں ہی ابو ہریرہ
 روایت سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ لیرفع الدراجۃ للعبد الصالح
 فی الجنة فیقول یا رب انی فی ہذا فیقول یا مستغفار و لک یعنی سقر اللہ تعالیٰ بلند کر دیتا ہی ہے
 اچھی بندیکار درجہ بہشت میں تو وہ عرض کرنا ہی اسی پروردگار میری کہانی یہ میرا درجہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہی تیری بیٹی کی تیری بیٹی بخشش مانگنی کی سبب فقط اور شیخ عبدالحق رحمہ فی شیخ ابن ہمام سی اپنے
 کتاب جامع البرکات منتخب شرح مشکوۃ میں لکھا ہی کہ عالموں کا اتفاق ہی کہ مالی عبادت جیسی صدقہ وغیرہ کا
 ثواب مردیکو پہنچتا ہی اور بدنی عبادت میں جیسی نماز اور قرآن پڑھنا اختلاف ہی لیکن بہت صحیح مذہب
 یہ ہی کہ سختی ہی اکتیسواں مسئلہ دستور ہی کہ مردہ مرینکی بعد مردیکی رشتی دار اور پروسی کہانا چکا کہ
 اوسکی گھر لیا تی ہیں اور کہتی دن تک یہی معمول ہوتا ہی ہیں یہ کہانا دن مصیبت والونکو ویزد درست ہی
 یا نہیں جو اسب سخت ہی کہ مردیکی رشتہ دار اور پروسی مصیبت والونکی لی و وقت کا کہانا چکا کہ
 اوسکی گذاری موافق جیسے دین چنانچہ برہان مولیٰ الرحمان کی شرح میں ہی و یستحب للخیوات
 و اھل البیت و اکابر باء و اکابر باء و اکابر باء طعام لکم یضیعہم یو عھم و لیکلکم عھم اور مستحب پر و
 اور گھر والوں اور رشتی مندوں اور دور والوں کو کہانا پکانا مردیو والونکی لیے کہ اذ نکا پیٹ ہر دن
 ایک دن اور رات فقط اور ترمذی فی عبد اللہ بن جعفر سی روایت کی کہ جب انی موت کی خبر جعفر کی تو پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصنعوا لھل جعفر طعاما فانہ قد جاءہم ما یستغلون یعنی طیار کرو
 جعفر کی گھر والونکی لیے کہانا اسلیمی کہ اوپر ایسی چیز آتی ہے کہ روک رکھی اونکو پکانی کہانی سی فقط اور یہی حد
 شکوۃ میں ہی مگر بعض لفظ کا فرق ہی اور جامع البرکات میں ہی کہ اس حدیث سی ثابت ہوا کہ رشتی مندوں
 و پروسیوں اور دوستوں کو مستحب ہی کہ کہانا پکا کر مردی و والی کی گھر پہنچیں اور بعضی عالم کہتے ہیں کہ
 بیٹے دن مرئی سی تو کہانا بھیجنا کر وہ نہیں سلی کہ وہ لوگ اوسکی کفن و دفن میں لگی ہوتی ہیں اور دوسری

اگر پیشینی وہی جو تین دن میں جہنم میں تو کر دے وہی کہ ہمیں گناہ کی مدد و ناسات ہی اور اختلاف ہی کہہ دیا
کہا جیکہ مصیبت و آفتوں کی سولہ ذر لوگ کہا وین یا کہا وین سو ابو القاسم فی کہا کہ جو لوگ اس کی تعبیر تکلف میں
مستقل ہوں اور نہ کہنا مضائقہ ہمیں یہ تقریر مطالب الخویشین کی ہی شمسو ان مسئلہ مرد کی تم پر ہی کہ
مانا اور وہاں دو نو ہاتھ اوٹھا کر سورۃ فاتحہ وغیرہ پڑھنا جائز ہی یا نہیں جواب مائتم پر سیکو باز جائز
اور مغفرت کی دعا اس کی مائتم شمسو ایسی مرد ہی کی بار ثون کی لیس میر کی دعا کہ ناچنا خود تھا وہ
عالمگیری میں مرقوم سی و لیست ان یقال ایضاً حب التعلیۃ غفر اللہ تعالیٰ لیتک و تجا و نر عبہ
و تغلظ برحمتہ و سر رکت الصبر علی مصیبتہ و لجرک علی موتہ کذا فی المصنوعات ناقلاً عن الحنفی
و اخصر ذلک تعزیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسأل ما اُخذ ولہ ما اعطی و کل شیء
عندک باجل سنی یعنی مستحب ہی کہ ماتم والی سی کہا جاوی کہ اسد بخشی تری مرد کیو اور در گذر کہے
اس کی گناہ سی اور ڈانپ لی اس کو اپنی رحمت میں اور روزی کری تجھ کو صبر اس کی مصیبت پر اور
بد دی تجا و اس کی موت پر اور بہتر تعزیت یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتی تھی کہ اسد ہی کہا ہی
جو اسنی لی لیا اور اس کی جا و سنی دیا اور ہر شئی اسنی پس سی ایک شری ہوئی دت تک فقط
اور ہاتھ اوٹھا دے عین تعزیت کی وقت خاصا جائز معلوم ہوتا ہی حدیث میں دعا کی لیس ہاتھ اوٹھانا
مطلقاً بی قید وقت اور مکان کی ثابت ہوا تو اس وقت ہی مضائقہ نہیں لیکن خاص کی تعزیت کی دعا میں
ہاتھ اوٹھانا سریع سی ثابت نہیں شمسو ان مسئلہ ماتم پر ہی کو کی دن تک جانا درست ہی خواہ
تین دن تک اور تین دن کی بعد بکروہ ہی مگر ان اگر یہ تعزیت کر یوالا یا مردی کا وارث کہیں دور
سفر میں ہو تو تین دن کی بعد ہی درست ہی اور تعزیت کو ایک بار جا وین ہر دو سر ہی بار جا وین چاہے
عالمگیری میں و سی الحسن بن زید و اذا اعزتی اهل المیت مرۃ فلا یبغی لک تعزیۃ مرۃ و آخری
فوقہا من حیث یؤت لا لثلثہ ایام و یکرہ بعدھا الا ان یكون المعزى او معزى المیت غائباً
فلا بأس بها فقط اور جامع البرکات میں سی کہ تعزیت مرد کی دفن سی پہلی اور تین دن دفن کی بعد چھ
اور تعزیت کی معنی صبر و دلاسا دینا اور عزاکى معنی صبر اور نکر وہ ہی کہ گہر کی در وازی پر پیشین اور لوگ تعزیت
جمع ہوا اگرین بلکہ جب دفن سی فارغ ہوں تو لوگ علیحدہ ہو کر اپنی اپنے کام میں مصروف ہو جا وین اور
مردی والا اپنا کام کرتی سی لگے اور تین دن شی زیادہ تعزیت چاہی اور بعضی مشائخ کہتے ہیں کہ حاضر کیا یا
تین دن تک تعزیت کو جانا درست اور جو مسافر سفر سی آیا ہو اس کی پس ایک ہی دن جانا چاہی اور
بعضوں فی کہا کہ تین دن تک کہہ میں یا مسجد میں بیٹھنا مضائقہ نہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
بن ابیطالب اور زبیر بن عارضہ اور عبد اللہ بن رواحہ کی قتل کے خبر سن کر مسجد شریف میں بیٹھ ہی آئے
لوگ آیا کرتی تھی اور یہ جواب کی لوگ تکلفات کرتی ہیں کہ تیسری دن فرش پہنائی اور جینی کہہ کر تی اور خوشبو

اور ایسی اور کام عمل میں لاتی ہیں میری بدعت شیعہ اور نہ شریع میں اے بعد تعالیٰ اپنے مہربانی کری اور انکی
خطائی درگذری فقط چوتھو تیسواں مسئلہ دستوری ہے کہ مریض تیسری دن برادر کی لوگیا وردہ دست ہفتنا
تقریب کی یعنی مرد کی گھر چاہیے اور وہاں اکثرا جو کہ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ کر مرد کو بخوشی اور
سیر میں وغیرہ تقسیم کرتی ہیں یہ رسم جائز ہے یا نہیں اور تیسری اور دسویں ایڑیوں اور پانچویں وغیرہ کا کون
مقرر کرنا درست ہے یا نہیں جواب فقط تقریب کرنا اور مصیبت زد و کمزور دلاسا دینا اور صبر کی رغبت
دلانا بلاشبہ درست ہے چنانچہ ایسی اسکا بیان گذر چکا اور یہ جاو کر کی تیسری دن کچھ پڑھنا اور اوس دن
اچھی لوگوں اور قاریوں کو جمع کر کے قرآن ختم کرنا یا کوئی سورہ پڑھنا مکروہ ہے لہذا حساب میں ہے
ان ختم القرآن جہرا بالجماعۃ ویسمی بالفارسیۃ سیارہ خواندن مکروہ یعنی قرآن ختم کرنا بجاو
باندہ کن جسکو سیارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہی فقط اور تیسرا اور دسواں وغیرہ مقرر کرنا اور کرنا بجاو
لوگوں کو کہنا کہانے اور قرآن پڑھنے کو ان دونوں بلا ناہی مکروہ ہے چنانچہ فتاویٰ ہزارہ میں ہے
کی شرح میں کہنا ہی ویکرۃ الخاد الطعام فی العمرۃ قول الثالث و بعد الا مبعوع و فیصل
الطعام الی القبر فی المواسم و الخاد الذی یقرأ القرآن و جمع الصلوات و الصلوات و الخاد
لقرآن سورۃ الانعام و الخلاص و بیکرۃ الخاد الضیافۃ من اهل المیت لانه شرع فی
الشر و لا فی الخزن و ہی بدعۃ مستقیمہ یعنی مکروہ ہے کہنا یا طیار کرنا مرد کی مریض پہلی دن
اور تیسری دن اور ہفتی کی بعد اور قبر کی پاس کہنا یا بجانا تو اردو میں اور لوگوں کو بلا نا قرآن پڑھنے کو اور
اچھی لوگوں اور قاریوں کو جمع کرنا قرآن ختم کرنا یا سورہ انعام اور سورہ اخلاص پڑھنے کو اور مکروہ ہے
مردی والوئی لوگوں کی ضیافت لینا اسلی کہ ضیافت کا خوشی کی کاموں میں حکم ہے نہ عمن اور یہ سی کام
بدعت میں ہر مسئلہ فقط اور فتح القدر میں ہے ویکرۃ الخاد الضیافۃ من اهل المیت لانه شرع فی
الشر و لا فی الخزن و ہی بدعۃ مستقیمہ یعنی اور مکروہ ہے مردی والوں کی ضیافت لینا
اس سبب ہے کہ ضیافت خوشیوں میں مقرر ہوئی نہ غموں میں اور یہ ضیافت بری بدعت ہے فقط اور نوادر
المقننہ میں ہے کہ مکروہ ہے کہنا یا گمانا جو مردی کی بدعت میں دن اور ہفتی اور مہینی اور برس کی بعد کہنا یا
عالمون فاضلو کو بغیر خدا علی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا طعام المیت یمیت القلب و طعام المیت یضی الخلق
یعنی مرد کا طعام مردہ کو ڈالنا اچھی ویکو اور مریض کا طعام مریض کو دینا ہی ویکو فقط اور نوادر ہشام میں ہے
کہ مکروہ ہے اوس کہنا یا بیکو قبول کرنا جو مرد کی روح کی لئے بجا یا جائز ہی فقط اور یہی مضمون خراخانی وغیرہ
معتبر فا دن میں ہی جو تمام مشرق اور مغرب میں مشہور ہیں لیکن اگر یہ دن اور سوا انکی اور کوئی دن خاص کر
نہ مقرر کریں اور کہنا یا بیکو اگر مرد کی طرف سے فقیروں محتاجوں کو کلا دین تو جائز ہے جیسا امام برازی نے کہا
و ان الخد طعاما للفقراء کان حسنا یعنی فقیروں کی لئے کہنا یا کانا بہتر ہی فقط اور جامع الہدایات میں ہے

کہ جو لوگ مردی طرہی جواب کی سنت بر فقیر و کی نہی کہا، بکا یا کرتی ہیں سو فقیر کی سوا کسی کو نہیں دست پہنکی کہ
 جسے فقیر و نہی ہی اور بد مذہب اور کھانا نہیں پہلی اور نہی کہ فاتحہ وغیرہ پڑھنا اور دست دے
 کی طرح بلکہ نہی ب۔ راج ہو رہی اگلی عالمی ثور اور کسی کتاب میں مذکور نہیں بلکہ کی معجزہ اور عظیم
 میں تمام عالم فاضل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سی اب تک اوس دیا رہتا رہی کی سکونت سی مشرت
 دجوسی جن کہا فی پر فاتحہ پڑھنی کا نام ہی نہیں جانی مگر ان سب ملک کی لوگ حودان جا کر رہی ہیں اور نہیں کا
 بعضا شخص اپنے گھر میں پوشیدہ رہی نہی کام کو عمل میں لاتی ہی سو وہ ان کی عالم حیا طلاع پائے ہیں
 تو اسکو منع کرتی اور اس کام کو بڑا بتاتی ہیں البتہ سنت جماعت میں یہ طریقہ سلیت سی جاری ہی کہ کہا
 کہا نیکی بعد ضیافت والو کی لیں حضرت کی دعا لکھا کرتے ہیں یہ سب مضمون جامع البرکات کہا ہی اور
 شرف الاسلام کی شرح میں ہی کہ ویلکوا ای الضیف لصاحب الطعام یا لکذا والکذا والکذا
 یا ان یقول اللهم بارک له فی رزقه ولتیزله ان یفعل خیرا منه وفتحه بما أعطیتہ
 واعف له واجله وایاہ من الشاکرین یعنی دعا کر ہی جہان کہا، کلا نیوالی کی دینی بکت
 اور رحمت اور معذرت کی اسطرح کہ کہی اسی اسد بکت دی اسکو اور میں جو توفی اسکو دیا اور اس
 دوسپر نیکی کرنا اور قناعت نصیب کر اسکو اور میں جو توفی اسکو عنایت کیا اور بخشش اسکو اور اس
 رحم کر اور کر دی سکوا اور اسکو احسان ہائی والی شکر گزار و نہیں فقط اور اسی کتاب میں ہی دینی
 التسمیۃ فی اولہ فانہ یقول ولو فی اخرہ حیث یشاء التسمیۃ لیم الله اولہ والخرہ و
 لیتمم سورۃ الاخلاص اذا فرغ من کل عینی اور مقرر کیا جاوی تسمیہ کا نیکی اول میں
 یعنی بسم اللہ کہا نیکی شروع میں کہا جاوی ہو وہ شخص کہہ لیوی اگر چہ کہا فی کا آخر ہو جب اسکو یاد آوی
 مسم اللہ کہنا یعنی اگر شروع کرتی وقت پہول گیا تو جب اسکو یاد ہو تب کہہ لیوی کہ بسم اللہ اول و آخرہ
 یعنی میں اسدی کا نام لیتا ہوں کہا فی کی اول ہی اور چند ہی اور پڑھی سورہ قل هو اللہ احد جیسا غ
 مذہبی کہانیسی فقط اور جو چینہ کہ سلیت سی عبادت کی طور پر پڑھلی پڑھتے ہو وہ بدعت ہی اور بدعت
 گریہ ہی نہی تینوں مسئلہ دستور ہی کہ جافلون کو لو کر کہہ کہ قسیر پر پڑھلی ہی میں کہ قرآن شریف
 بڑا پڑھ مردی کو بخشا کریں یہ درست ہی یا نہیں جواب اس سلی میں اختلاف ہی طرح طرح کی راوی ہیں
 وار وہیں یعنی کت بوشی یون معلوم ہوتا ہی کہ جافلون کا قبر پر پڑھنا کہ وہ ہی نہ حافظ کو ثواب پہنچا
 مرد کو جیسا بخیر قرآنہ الہ وایات اور شاہان میں ہی اجزۃ القرآن متل ان یساجر جلد لیس
 القرآن علی رأس القبر فیکل ھذہ القراءۃ لا یستحق بہ الثواب کلا لیس لیس
 یعنی قرآن کی مترووری کی مثال یہ کہ مزہ ور شرایا جاوی کوئی شخص کہ قبر پر قرآن پڑا کر ہی سو بعضوں نے
 کہا کہ بسم اللہ ہی کہ مرد کو ثواب سی پڑھنی والی کو فقط اور بظاہر الاحساب میں ایضا القامی

عند القبر یادِ عنہ ولا معنی لصلۃ القاری لقراءتہ ولہ یفعلہ أحد من الخلفاء والصحابۃ رضی
 اللہ عنہم یعنی مقرر کرنا قرآن پڑھنے والیا قبر کی پاس بدعت ہی اور پڑھنے والا ایک واسطی پڑھنے کی جتنی
 کچھ دنیا چاہی اور یہ کام نیکو کسی حضرت کی خلیفہ اور حضرت کی یار فی فقط اور در مختار کی عبارت ہی معلوم
 کہ حافظون کا قبر بٹھانا مکروہ نہیں ہی جیسا کہ بالا بلکہ اجلاس القاری عند القبر وهو المختار یعنی
 مکروہ نہیں حافظوں کے قبر پاس بٹھانا اور یہی مذہب مختار ہی فقط ہر حضرت یہ مسئلہ اختلافی ہے اور
 اختلاف کی صورت میں اصول کی قاعدہ ہی بموجب احتیاط پر عمل کرتے ہیں چنانچہ جتلی کا طور اس
 مسئلہ میں مجاہدین واعظیہ والی فی بیان کر دیا ہے وہ یہی کہ قرآن فی بیتہ و اھدی ثوابہا الیہم بان
 قال بلسانہ بعد فراغہ من قراءتہ اللھم اجعل ثواب ما قرأته لاهل القبور لوصول
 الیہم لان هذا دعاء بوصول الثواب الیہم والدعاء یصل بلا خلاف فلا یحتاج الی ان یقرأ
 علی قبورہم یعنی اگر پڑھنے والا یوں کہی کہ اے نبی کریم قرآن پڑھی اور اس کا ثواب مرویو اس طرح
 زبان سے کہیں بیجا وی کہ اے اللہ وی دی تو میری پڑھنے کا ثواب اس مرد کو تو بیشک ثواب ہی
 اس واسطی کہ یہ کہنا اس مرد کی ثواب پہنچنے کی دعا ہی اور دعا بلا اختلاف پہنچتی ہی تو اس حدیث
 قبروں پر پڑھنے کی کچھ حتماً نہیں فقط اکی اختلافی مسئلہ کی حقیقت اللہ ہی جانی اور یہی حکم ہے
 جیسو ان مسئلہ عرس کا دن مقرر کرنا اور اس دن محتاجوں کو کھانا کھلانا اور اپنی برادری میں
 بہاجی کی طرح باشندہ دست ہی یا نہیں اور یہ جو مشہور ہے کہ جھیرات وغیرہ کی رات روح اپنی گھر کو اگر
 آواز نرم سے کہتی ہے کہ اے میری وارثو کچھ میری لپی خیرات کرویدر واپت حدیثوں کی مستحکاموں میں ہی نہیں
 جواب عرس کا دن مقرر کرنا جائز نہیں چنانچہ قاضی شامی نے پانی تہی تفسیر منظر ہی میں لکھی ہیں کہ لا یجوز
 ما یفعلہ الجنان لیتبرکوا ولقاء والشماء من التبعج والطواف حولھا والحقا للشرج والمسجد
 ومن الاجتماع بعد الحول کا لا یجوز ویجوزہ عرسا یعنی یہ کام جاہل لوگ روایا اور شیعہ و سنی قبر چہر
 کیا کرتے ہیں صحیحی بھی اور ان کی سپاس میرنا اور وہاں بھرت سے چراغ روشن کرنا اور ان کی طرف
 مسجد میں بونا اور برس دنگی بعد وہاں عید کی طرح جاؤ کرنا اور اس کا نام عرس رکھنا سب نا درست
 فقط اور کھانا وغیرہ باشندہ بی دن مقرر کی ہوئی جائز ہی اسمیں کوئی دم نہیں مار سکتا مگر ان مرد کا
 کھانا جسے بنا کر گھر گھر پہنچنا جسکو بہاجی کہتے ہیں بی اعتبار اور پوچ ہے اسمیں مرد کو ثواب پہنچتی
 تو قہ نہیں شیخ عبدالحق فی جامع البرکات میں لکھا ہے کہ یہ جو کچھ ان شہروں میں برسی یا چما ہی چالیسویں
 لہانا پکا اور حسی بنا کر برادری میں پہنچتی اور اسکو بہاجی کہتی ہیں کچھ چہر نہیں محض بی اعتبار ہی بہتر
 یہی کہ اسکو نکھادین فقط اور شیخ الاسلام فی کشف الغطاء میں بھی بعینہ ہی عبارت ہی شیخ عبدالحق کے
 نقل کر دی ہے اور وہ جو بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ مرد کی روح بعضے باتوں میں جیسی شب جمعہ اور

سیرات و سنت عہدہ وغیرہ میں آیا کرتی ہیں یہ تو احسن صحاح سنہ توہم نہیں اور جب تک حدیث کی روایت
 نہ ہو جسے مرثیہ مسلسل لایا گیا وہ تو وہ اعتبار کی قابل نہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ حال
 یہی ہے کہ بعض محدثین جیسی علامہ علی قاری اور شیخ الاسلام وغیرہ نے ان روایتوں کو ضعیف لکھا ہے اور شیخ عبدالحق
 نے جامع البرکات میں اس روایت کو عیب حدیث میں شمار کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے کہ بعض روایت غریبہ
 واروہی کہ مردی کی روح جیسی کئی رات اپنی گھر اگر نظر کرتی ہے کہ کسینی اوسکی لیے خیرات کی یا نہیں واسطے
 سے پیسہ ان مسئلہ قبر اور چوتراہ اور چار دیواری اور کتبہ چونہ اور ایٹھوئی بنوانا جائز ہے یا نہیں
 اور اگر قبر کی اسپاس حفاظت کی یہی بحث کر دیں اور توفیق کچا رکھیں تو درست ہے یا نہیں جواب قبر کچے کرنا
 اور کتبہ اور چار دیواری اور چوتراہ بنانا جائز نہیں جیسا کہ حدیث شریفہ میں مسلم کی روایت ہے ووقع
 کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخصص القبر وان یسجن علیہ وان یقعد علیہ یعنی
 منع کیا ہے قبر پر حصار بنانا اور عمارت بنانی اور پینٹنی سی فقط اور موارب الرحمن میں ہی وغیرہ
 البتہ علی القبر للزیئہ ویکفرہ للہ حکام بعد الدفن یعنی مکان بنانا قبر پر نہایت کی یہی حرام ہے اور
 مضبوط کر کے اپنی دفن کی جگہ مکر وہ اور اس کتاب کی شرح میں ہے کہ ان البتہ للفقار والفقار موضع
 العناء یعنی عمارت قبر پر سہلی منع ہے کہ عمارت توہم ہے یہی اور بقا کی لیے ہوتی اور قبر شاکی مگر
 انہیں عمارت کی کیا حاجت فقط اور سہل طرح عالمگیر میں ہی اور تحفۃ الملوک والا نکتہ کی مکان بنانا
 جوتی سی قبر پر یا بنی کی حفاظت کی یہی مکر وہ ہے کیونکہ قبر اور اسکا چوتراہ وغیرہ مضبوطی کا مقام نہیں
 موصیاً قبر کا خام رکنا بہتر ہے جیسی ہی اوسکا اسپاس خام بنانا چاہی فقط مگر ٹوٹی ہوئی قبر کے
 مٹی سے مرستہ کر دینا کہ وہ نہیں چنانچہ دفعہ کی کتابوں میں مذکور ہے عالمگیر میں ہی واذلک حبیب العتوس
 قلاً باہر سکتے ہا کافانی التااد خایئہ فقط اور شیخ عبدالحق جامع البرکات میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی
 کی روایت سے حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں کہیں کوئی
 تصویر نظر پڑے اوسکو میت بناو دکر دسی اور جو قبر اوہی یا دی اوسکو گھجی اور برابر بنادی کہ زمین کی روک
 ہو جائی اور عمارت کی حدیث میں وارد ہے کہ منع فرمایا جناب رسالت کی قبر پر گرج کر فی سی اور فرمایا کہ اگر
 کھنکھ کر دیں کہ وہاں ہو جائی تو درست ہے اور پیسہ ان مسئلہ چار یا بنی پر چنانچہ کی ناز پڑنا اور کتبہ
 بنانا یا آہستہ چنانچہ ساتھ پڑھتی بنانا اور مرد کی شی قبر میں فرش بچانا اور مرد کی جگہ کی نقیصہ
 اور نازدہل مرد کی جگہ پڑھنا اور مرد کو کھنکھ کر کی چالیس قدم لٹھا درست ہے یا نہیں جواب
 چنانچہ کی ناز چار یا بنی پڑھنا درست ہے پیسہ خواص صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا مبارک مسدود پر رکھ کر
 ناز پڑھتی گئی ہے اور عرب کی لوگ اپنی بول چال میں سخت لٹھا چار یا بنی وغیرہ کو سر پر کہتے ہیں جیسا کہ
 قلموس میں ہے کہ الشریعۃ بخصص مقتول لیسر طرہ السیر و لحوہ والحوہ من الصم و سرق الخ

یعنی شہزادہ کہتی ہیں خوب بٹی ہوئی کوجن میں سرور وغیرہ بنا جاتی ہیں اور خوش کی معنی چوہا کی پتی قطعاً
مطلب یہ کہ چوہا کی پتی بہتر اور سلی باڑہ معنی سرپرستی ہیں اور سکو فارسی والی چار بانی اور ہندی والی کہتا
کہتی ہیں چند پچھلے عہد الحقیقی میں مشکوہ میں چریک کی ترجمانی لکھا ہے کہ ہندی والی اسکو کہنا کہ کسی میں
تقریبی معلوم ہو کہ سرور کی لغت عرب کی بولی میں عام ہی تحت اور چار بانی اور کہنولی وغیرہ سب پر بولی جاتی
ہے جو کوئی تحت چار بانی پر ناز جنازہ کی پوشا منع کر ہی اور سکو عرب کا محاورہ معلوم نہیں محض ناواقف ہی
اور جنازہ کی ساتھ کلمہ طیب بلند پر ہی جانا کر وہ ہی اگر آہستہ پڑھیں کہ دو سرا آدمی اوپر پستی تو مضائقہ
چنانچہ عالمگیری میں فتاویٰ قاضی خان اور شیخ الطحاوی سے لکھا ہے **وَعَلَىٰ مَتَبَعِ الْجَنَازَةِ التَّهْنِيتُ**
وَيُكْرَهُ سَرَفُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ فَإِنْ أَرَادَ الْيَدُ
اللَّهُ يَذْكُرُهُ فِي نَفْسِهِ كَذَا فِي فَتَاوِي قَاضِي خَانَ یعنی واجب ہی جنازہ کی بھی چلنے والوں پر
جب رہنا اور مکروہ ہی ذکر اور قرآن پڑھنے کی آواز بلند کرنا پھر اگر اندک ذکر کیا چاہی تو پیچھے جی میں کر ہی
فقط اور قبر میں مزدکی سے فرس بھانا چاروں مذہب کی عدا کی نزدیک مکروہ ہی اور ان حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جسم مبارک کی بھی جو قبر شریف میں چادر بچائی گئی تھی وہ اونکو خاص تھی اور اونکو درست میں
اسی طرح جواب لکھتے ہیں ہی اور علامہ علی قاری کی شرح مشکوٰۃ میں ہی **وَالصَّوَابُ كَوَاهِتُهُ ذَلِكَ**
كَمَا قَالَه أَبُو حَنِيفَةَ الْقَاطِنَةُ أَلْقَاهَا شَقْرَانِ بَلَا أَخْرَتَيْنِ الصَّحَابَةُ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ
خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ یعنی بہتر ہی مذہب ہی کہ قبر میں چادر ڈالنا مکروہ ہی چنانچہ ساری عالموں کا
یہی قول ہی اور شقران فی جو حضرت کی قبر مبارک میں چادر ڈالی تھی تو حسین حضرت کی یاروں کا حکم تھا اور بعض
کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ تھا فقط اور جامع البرکات میں دفن کی باب میں ایک حدیث نقل کی ہے
کہ اونکی شرح میں اکثر علماء کا مذہب اور حضرت کی قبر شریف میں چادر بچانی کا سبب بیان کیا ہے چنانچہ
لکھا ہے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَجُلٌ جَلَسَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةً خَمْرًا** یعنی
بچا ہی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک سرخ چادر قطیفہ کہتی ہیں اس چادر کو حسین ریشہ
اور پھندہ نامہ اور اسکو خیلہ ہی کہتے ہیں اور جن کا یہی ہی مطلب ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر میں شقران نام غلام فی حیکم صحابہ کی بچاوی تھی اونکی ہمیں مرضی تھی اور اونکی اسوہ طیبی بچانی تھی
کہ حضرت کی بعد کوئی اسکو نہ پہنی اور نہ استعمال مگر ہی اور نیچے ڈالی اور عالم لو کہ مرویکی نیچے کپڑا ڈالنا مکروہ
بتانی ہیں کہ حسین اسراف اور اعمال ضائع کو ناپسند ہے اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ حضرت ہی کا خاصہ تھا اور کو
نہیں درست اسطی کہ وہ جبنا سب اپنی قبر میں زندہ ہیں مع ہذا صحابہ فی دفن کی جد چاہا کہ چادر نکالی
لیکن حضرت کی قبر کو ان مناسبانہ بھی یہ مضمون **جامع البرکات کا تھا** اور مرویکو چاندنی
کلمہ تھا و تلیقن کرنا اجماع ہی ثابت بلکہ مستحب ہی اور موت کی بعد کفر کر فی من عالم کا کلام ہے

سنت کی طرف سے بموجب ہوتا ہے اور سنت ہی غور تو کو کسی طرح بہتین درست اور سنت کا طرز زیادت میں ہے
 کہ جب قبرستان جاوی تو کہی السلام علیکم یا اهل الدار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ
 بکم لا یحقون انتم کذا سلمت ونحن کما یرجع کسائی اللہ لنا ولکم الخافیه یعنی سلام پڑھ کر لو
 ایمان دار اور سلطان لوگو اور ہم ہی انشاء اللہ تبارکی متبسی ملا جائیے ہیں تم ہمسایگی اسی ہم تنہا ہی ہیں
 اور ہم مانگی ہیں امدادی اپنی لپی اور ہمدادی لپی معافی بنا اور کوئی سیطرح کی دعا جو حدیث میں آئی ہے
 پڑھی اور مرد و عورت کے لیے امداد تعالیٰ سے مغفرت جاسی خاصہ جامع البرکات ہیں عطا یہ سنی کہا ہی کہ سننے
 دُعَاءُ الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْواتِ وَالصُّدُوقِ لَهُمْ نَعْمَ لَہُمْ یعنی زندہ جو مرد و عورت کے لیے دعا کریں اور
 او کی طرف سے صدقہ خیرات کریں تو او کو فائدہ ہوتا ہی فقط اور وہاں جا کر اپنی موت یاو کریں اور اپنا
 بھی مرد و عورت کا سبب خیرات کریں کہ جیسی ہم مجلسین کرم کرتی ہر تہی بین وہی ہی یہ بھی بھی اور جیسی یہ جائز
 مل گئی وہی ہی ہو کہ وہی ملنا ہی اور خلافت سنت کا ہم عمل میں نہ لاوی یعنی قبر کو بوسہ پڑھی اور ہمدادی
 خاک پر نہ ملی اور جیسے والہی حاجت ملا نہ ملے اور سیدہ مکرسی اور سیدہ زکریا خانیہ ملا علی
 فارسی فی عین العلم کی شرح میں لکھا ہی ولا یسئلی فی القبر ولا التابوت ولا الحداد فوسخ النہی عن
 مثل ذلك لقابضہ علیہ السلام مکلف لقتول من سائر الاقارب ولا یقبل فانہ زیادہ علی
 المسن قصدا ولی بالشیخ عیسیٰ بن عروہ فی قبر واور نہ تابوت کو اور نہ دیوار کو اسو علی کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قبر مبارک کی سادہ بیہ کام منع ہوئی ہے اور کو کو کی قبر واپسی کی زیارت اور سنت مرد کی اور قبر کو
 بوسہ پڑھی کہ یہ چوٹی سنی ہی زیادہ ہی توبہ ووس سے زیادہ منع کی لابی ہی فقط اور واپسی کا ہون کی
 تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ چالیسویں مسلمی میں آئی اور غور تو کو قبر کی زیارت کو نہایت صحیح قول بموجب کبر
 تحریر حرام کی قریب ہی چنانچہ مستعمل ہیں ہی ویشیخ نے زیارۃ القبور للرجال وذلکہ للنساء ہی
 مستحب ہی قبر وکی زیارت مرد و عورت کو اور کبر و ہی غور تو کو فقط اور خزانۃ الفقہ میں ہی واذا خرجت
 المرأة عن بیتہ المزوج برضاہ ولا یمنعہا فصدیوت لا یجوز الصلوۃ خلفہ وان کان
 قارئ القرآن وعالم العلم یعنی جب نکلی عورت اپنی خاوند کی گھر ہی اوسکی مرضی ہی اور اوسکی
 اوسکو منع کیا توبہ دیوت ہی اوسکی ہی یا زمین درست اگرچہ قرآن پڑھی والا اور مسلمانی جانی
 والا ہو فقط اور کفار میں ہی واذا خرجت المرأة عن بیت الزوج بغير اذنیہ فاسقط
 المص من الزوج یعنی جب نکلی عورت مرد کی گھر ہی اوسکی حکم تو مرد کی دمی سی ہر جا ہر جا فقط
 ان دو لوگتا جو کی عبارت ہی معلوم ہو کہ عورت کا گھر ہی باہر نکلا کسی طرح درست نہیں ہر گز
 زیارت کی لپی یا مرد کسی گھر کی کام کی سبب ہر گز اوسکا خاوند اپنی حکم یعنی کی اجازت دی تو وہ
 دیوت پڑھی اور جو وہ آب سی نکلی تو اوسکا ہر سا قطا ہو ہی تو اس صورت میں دو لوگو دینا واخرت

فاجتنبی اور کتاب محاسن واعظمیہ میں یہ کہ واما الساجد فلا یخلی لیسۃ ان یخرجن الی المصاغر
لما روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یصلی المسلم الا علی طین
ما ترہی کہ قبر تو کی طرف تھوڑی سی دھڑکی دے اور پھر یہ روایت بھی کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قبر و طین باریت کرے جو الی غور تو نیز قعیط اور مشکوۃ میں بھی کہ حضرت عباس کی جیسی فی نقل کیا کہ لعنت
تھوڑی سی دھڑکی دے کہ لعنت علیہ وسلم انما ترات القبر والمقبرین علیہما المساجد والسنج یعنی لعنت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو کی زیارت کرے جو الی غور تو نیز دھڑکی دے اور پھر یہ روایت بھی کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قعیط اور مصابب الاجتباب میں بھی کہ مثل القاضی جو کھانہ حروج النساء الی المقابر والقبور فی
مثل هذا فقال لا یصل عن اللواز والفساد فی مثل هذا واما یصل عن مقابر ما یصلھا من
اللحز واعلم انما کلما یوت الخرج کانت فی کتبہ اللہ تعالیٰ وملائکۃ علیہم السلام واذا
تلیہا الشیاطین من کل جانب وادانت القبر بلیعھا روح المیت وادرجت کانت فی لعنت اللہ
تبارک حتی یلقی فی الحدیث اما امرأۃ خرجت الی مقبرۃ تلعبھا ملائکۃ السموات السبع
والانکالہ الا صیر السبع فمشی فی کتبہ اللہ تعالیٰ واما امرأۃ دعت للمیت بخیر وشیئاً لعلہ
تعالیٰ یواب حجابہ وعمرہ وروی عن سلمان وابی ہریرۃ انہ علیہ الصلوۃ والسلام اذا
یخرج من المقبر فوصف علی باب دارہ فانت انتہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فقال لہا لعلہ
جنت فقال جنت الی منزل ملائکۃ التیمات فقال مہل ذہبت الی قدرھا فقال
معاذ اللہ ان اقل شیئاً بعد ما سمعت منک فقال لو ذہبت قبرھا لہر ترخی برأۃ الجنۃ یعنی
قاضی ہی کہیں اور تو کی قبر پر جائی جواز کا مسئلہ اوس کی مناد کا حال پوچھا تو اوہوں نے فرمایا کہ اسکی
جواز اور مناد کا کیا حال پوچھا جانا ہی یہ پوچھا چاہی کہ عورتوں پر وہاں کی جاہلین لعنت کے بعد پڑتی ہیں
نوبت چاہی کہ عورت کی جو وقت قبر کی جائیگا اور وہ کیا اوس وقت ہی اللہ تعالیٰ اور خوش تو کی
لعنت ہیں داخل اموتی اور جب نکلی تو ہر طرف ہی اوسکی بھی شیطان نکلی اور جب قبر پر آتی تو مرد کی
اوس لعنت کرتی ہی اور جب کہ کو بوشی ہی تو ہی شیطان لعنت میں ہوتی ہی لعلہ کہ میں پہلے کہ اوس
اور حدیث میں آیا ہی کہ جو عورت قبرستان کو گئی اور پھر ساتون آسمان اور ساتون زمین کی فرشتوں
لعنت کرتی ہیں عوۃ اللہ تعالیٰ کی لعنت میں چلتی ہیں اور جو عورت غریبی کی یا کسی کی اپنی گھر میں
دعا کرتی تو وہ سکون اللہ تعالیٰ ایک حج اور ایک عمر کا ثواب عنایت کرتا ہی اور صلوات اور ابو ہریرہ
سہی روایت بھی ایک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھلی سوائی گھر کی ہر وارنی پڑھ کر ہی بوشی اور نکلی مٹی حضرت شامہ
آبی تو آپ فی اوسنی فرمایا کہ ہم کہاں ہی آتی ہو اوہوں نے عرض کی میں طائی عورت جو مر گئی ہی اسکی گھر گئی تھی حضرت
فرمایا کہ کیا تو اسکی قبر پر گئی تھی عرض کیا معاذا اللہ خدا کی بناء میں اس کا کام کرنا ہی بعد اسکی کہ میں سن سیکے

آپ سی اور سکا حال جیسا سن چکی تو آپ فی فرمایا کہ اگر تو اوسکی قبر پر جاتی تو خوشبو بہشت کی پابنے قحط
اور قاضی ثناء دہ پائی تی فی اپنی رسالی مالابہ میں لکھا ہی کہ قبر کی زیارت مرد و بون کو جائز ہی نہ عورتوں کو
حالینہ ایں مسئلہ مرد و بون ہی حاجت مرد و عا کی طویہ پر مانگنا اور قبر کا طواف کرنا اور بوسہ دینا
اور اوسکو سجدہ کرنا اور سچا سن روشنی کرنا اور اندسہ غلاف ڈالنا اور پھونکی جاوہر جہانکو اور ڈھان
یہ قبر پر چڑھنا اور خیمہ اور شامیانہ کھڑ کرنا اور سبوا خدا کی اور وکی تہذکرہ اور مٹھائی اور کھانا قری
مسلمی رکھنا جائز ہی یا نہیں جواب استغاث اور استمداد یعنی مرد و بون ہی حاجت مانگنا اور بدو
چاہنا کسی طور سی درست نہیں چنانچہ شیخ عبدالحق رحمہ فی مشکوٰۃ کی تشریح میں کہ عربی زبان میں ہی لکھا
وَأَمَّا الْأَسْمَانُ بِأَهْلِ النَّبِيِّ فِي غَيْرِ النَّبِيِّ أَوْ الْأَنْبَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ أَنْكَرَهُ مِنَ الْقَضَاءِ
وَقَالُوا الْكِبَرُ الْبَارِءُ إِلَّا اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَالْأَسْمَاءُ كَلِمَةٌ وَإِضَالُ التَّفْعِ الْبَرِّ بِاللُّغَةِ عَالِمُ الْغُيُوبِ
الْقُرْآنِ یعنی اور بدو چاہنا قرون والو بون سوا ہمارے ہی صاحب یا اور بون کی سوا کی مسک
ہو ہی ہر بہت سی عالم اور کہا کہ نہیں ہی زیارت کمر مرد و بون کی سینے دعا کرنا اور اونکی مغفرت مانگنا
اور اوتکو غایہ پہنچانا دعا کر فی یا قرآن پر ہی قحط شیخ کی اس عبارت سی معلوم ہوا کہ انبیاء
قرون ہی استغاثت منہ نہیں اس لحاظ سی کہ اوتکو عالم برزخ میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کی ہو اور شہید
ایسی زندگی اور کسیکو ثابت نہیں حالانکہ وہ انکی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح نہیں کہ اوسپر اسکی حکم جاری
ہوں اور یہاں کیسی معالی کی جاوین تو اس صورت میں انبیاء کی قبر و تھوک اس حکم سی نکالنا اور استغاث
کرنا درست نہیں مگر تا بلکہ جن یہ کہ استغاثت کا انکار جو اور سب عالموں فی کیسا ہی موعام سب کو
شامل ہے نہیں بون کی قبر پر ہوں یا اور کسیکی چاہنے اور کتا بون کی عبارت سی کہ اس جواب میں
لکھ جاتی ہے صاف ظاہر ہو جائی کا مجمع الباری میں ہی من قصد الزیارة قبور الانبیاء
وَالصَّالِحِينَ أَنْ يُصَلِّيَ عِنْدَ هَوَاسِهِمْ وَيَدْعُوهُمْ وَيَسْأَلُهُمُ الْخَوَاصِّ وَهَذَا لَا يَجُوزُ عِنْدَ أَهْلِ
مِنْ عَسَاكِبِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ الْعِبَادَةَ وَطَلَبَ الْخَوَاصِّ وَالْأَسْمَاءَ حَقٌّ لِلَّهِ تَعَالَى وَحَقٌّ لِرَبِّهِ
جسکا قصد نیسوں اور اچھی لوگوں کی قبروں کی زیارت میں نہ ہو کہ دہان نماز پڑھے اور دعا کری
اور اولیٰ حاجتیں مانگی تو یہ کسی مسلمانوں کے عالم کی نزدیک نہیں درست اسو اسطی کہ ہند
کرنا اور حاجتیں مانگنا اور بدو چاہنا ایسی اندھی کا قحط اور لغوی فی محال میں لکھا ہی
الْأَسْمَاءُ نَوْعٌ كَثِيرٌ وَالْعِبَادَةُ الْعَمَلُ مَعَ التَّذَلُّلِ وَالْخُضُوعِ وَتَسْمِي الْعَبْدِ عَبْدًا لِلَّهِ
وَالْعِبَادَةُ بِقَالَ طَرِيقٌ مَعْبُودَةٍ مَعْنَى تَسْمِي بِدَوَاجِئِهَا مِنْ سَبِي طَرِيقِ عِبَادَتِ
تسمی ہی اور عبادت کی معنی کیا ہیں اور کی تابعداری کرنا اپنی آپ کو ذلیل اور عاجز نہ کر کے او
بند بکا نام بندہ رکھا گیا اوسکی عاجزی اور حکم برداری کی سبب چنانچہ عرب کی لوگ بولا کرتی ہیں غلامی را

جسکا قصد
نیسوں اور
اچھی لوگوں
کی قبروں کی
زیارت میں
نہ ہو کہ
دہان نماز
پڑھے اور
دعا کری
اور اولیٰ
حاجتیں
مانگی تو
یہ کسی
مسلمانوں
کے عالم
کی نزدیک
نہیں درست
اسو اسطی
کہ ہند
کرنا اور
حاجتیں
مانگنا اور
بدو چاہنا
ایسی اندھی
کا قحط اور
لغوی فی
محال میں
لکھا ہی

بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور دوسکی پاس روشنی کرنا ہی چنانچہ کتاب شجرۃ الایمان میں لکھا ہے
 کہ کپور کو سجدہ کرنا اور کعبہ دینا اور اسپر ہاتھ ملنا اور دوسکا طواف کرنا اور قبر ہی حاجت مانگنا اور
 قبرستان میں چراغ روشن کرنا یہ سب نکر وہ تحریری ہی قحط اور شیخ الاسلام فی کشف الغطاء میں لکھا ہے
 کہ اکثر کتابوں کا یہ مضمون ہی کہ قبر پر ہاتھ نہ رکھی اور دوسکو نہ چھوئی اور نہ ہنسنہ تیزی اور وہاں جیکے نہیں
 اور مومنہ خاک پر نہ لی کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہی اور عالم ہوسخت منع کرتی ہیں قحط اور قبر کو فلاں
 وغیرہ سی جیسا دنیا ہی نہیں درست ہی چنانچہ نصاب الاصاب میں ہی نتیجۃ القبر غرض مشرور
 اصلاً فی حلال و بعد تسویۃ اللہ فی حق النساء و مر علی بقبر ساجل قد سمی فیہ فیہ
 قبر کو لباس پہنا مشرعیں مروونگی جن میں ہر کہ درست نہیں اور مٹی برابر کر دینی کی بعد عورتوں کی حق میں درست نہیں حضرت
 علی رض ایک شخص کی قبر پر کھڑکی کہ اوپر کچھ کپڑا پڑھتا سو آپ فی اوسکو منع کیا قحط اور اسطرح پر پولی اوپر لو کی چادر
 عبادت جا کی قبر پر ڈالنا درست نہیں کہ سوا خدا کی اور دکانا تقرب حرام ہی اور چادر پہونکی خبازی پر
 ڈالنا بدعت اور نکر وہ تحریری ہی اور حنیہ اور شامیہ بھی کپڑا کرنا نکر وہ ہی چنانچہ مشرورہ الاسلام
 وغیرہ کتابوں میں ہی ویکرہ ان یسبی علی القبر مسجد اقصیٰ فان یضرب علیہ قسطاً
 اوجہ تقام فیہ و یستظل الصور فانما یظل المیت علیہ یعنی اور نکر وہ ہی قبر پر مسجد بنا کر اکون
 نماز پڑھی جاوی اور حسیہ کڑا کر نہ یا کنبہ بنا کر او میں کوئی رہی اور قبر پر سیاہی ہو یا پیلی کہ مردی پر تو اسکا
 عمل یہ سیاہی کرنا ہی قحط اور سوا خدا کی اور کسی نذر منت ماننا اور قبر کی پاس شہائی اور کہانا نذر
 ٹھرا کی یا مردی کی قبر کی لیتی لانا چنانچہ نہیں بلکہ بدعت اور نکر وہ تحریری ہی اور کفار کی عاویس کہ جنوں کی
 پاس اب ممانہ کیا کرتی ہیں در المختار میں ہی و اعلم ان النذر الذی یقع للاموات و ما یوجد
 من الدسارہم و الشج و الریت و نحوہا الی ضرائع ہذا و لکاء الکرام بقرب الیوم فہو بالاجماع
 باطل و حرام ما لہ یقصد و اخر فیہا یقصد لکاء نامہ و قد اقبل الناس ہذا و لا یستحب
 ہذا الا عصار و قد بسطہ العلماہ قاسم فی شرح دس ر النصار و لنا قال الامام محمد
 لو کان العوام عبید ی لا حقہم بلا ولائی و ذلک باتم لا یقتلون فالبطلان یعتبرون
 یعنی یہ جو مردوں کی نذر ہوا کرتی ہی اور درم اور شمع اور برعن وغیرہ جو بزرگوں کی قبر پر اونکی قبروں کی
 لیے چڑھا یا چائنا ہی سوا بالاجماع سب کی نزدیک باطل اور حرام ہی جیتک اوسکا خرچ فقیروں کی مدد
 اور غمگین اور پیشک کہ قنار ہو گئی ہیں حسین لو کہ خصوصاً اسوقت میں اور خوب صاف لکھا ہے
 لو کہ علامہ قاسم فی شرح در الیامہ میں اور آسیو اسطی امام محمد فی کہا کہ اگر عوام میری غلام ہوتی تو میں
 سبکو آزاد کر دیتا اور اونکی عمری پر اونکا مال چھوٹا اور یہ اسلی کی کہ وہ سب بی عقل ہیں پھر سب اسکی
 اصل کہ تی ہیں قحط اور کشف الغطاء میں ہی کہ یہ جو عوام نذر مانا کرتی ہیں کہ کسی بزرگ کی مزار پر اگر

اور اسکا طواف کرنا اور قبر ہی حاجت مانگنا اور قبرستان میں چراغ روشن کرنا یہ سب نکر وہ تحریری ہی قحط اور شیخ الاسلام فی کشف الغطاء میں لکھا ہے کہ اکثر کتابوں کا یہ مضمون ہی کہ قبر پر ہاتھ نہ رکھی اور دوسکو نہ چھوئی اور نہ ہنسنہ تیزی اور وہاں جیکے نہیں اور مومنہ خاک پر نہ لی کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہی اور عالم ہوسخت منع کرتی ہیں قحط اور قبر کو فلاں وغیرہ سی جیسا دنیا ہی نہیں درست ہی چنانچہ نصاب الاصاب میں ہی نتیجۃ القبر غرض مشرور اصلاً فی حلال و بعد تسویۃ اللہ فی حق النساء و مر علی بقبر ساجل قد سمی فیہ فیہ قبر کو لباس پہنا مشرعیں مروونگی جن میں ہر کہ درست نہیں اور مٹی برابر کر دینی کی بعد عورتوں کی حق میں درست نہیں حضرت علی رض ایک شخص کی قبر پر کھڑکی کہ اوپر کچھ کپڑا پڑھتا سو آپ فی اوسکو منع کیا قحط اور اسطرح پر پولی اوپر لو کی چادر عبادت جا کی قبر پر ڈالنا درست نہیں کہ سوا خدا کی اور دکانا تقرب حرام ہی اور چادر پہونکی خبازی پر ڈالنا بدعت اور نکر وہ تحریری ہی اور حنیہ اور شامیہ بھی کپڑا کرنا نکر وہ ہی چنانچہ مشرورہ الاسلام وغیرہ کتابوں میں ہی ویکرہ ان یسبی علی القبر مسجد اقصیٰ فان یضرب علیہ قسطاً اوجہ تقام فیہ و یستظل الصور فانما یظل المیت علیہ یعنی اور نکر وہ ہی قبر پر مسجد بنا کر اکون نماز پڑھی جاوی اور حسیہ کڑا کر نہ یا کنبہ بنا کر او میں کوئی رہی اور قبر پر سیاہی ہو یا پیلی کہ مردی پر تو اسکا عمل یہ سیاہی کرنا ہی قحط اور سوا خدا کی اور کسی نذر منت ماننا اور قبر کی پاس شہائی اور کہانا نذر ٹھرا کی یا مردی کی قبر کی لیتی لانا چنانچہ نہیں بلکہ بدعت اور نکر وہ تحریری ہی اور کفار کی عاویس کہ جنوں کی پاس اب ممانہ کیا کرتی ہیں در المختار میں ہی و اعلم ان النذر الذی یقع للاموات و ما یوجد من الدسارہم و الشج و الریت و نحوہا الی ضرائع ہذا و لکاء الکرام بقرب الیوم فہو بالاجماع باطل و حرام ما لہ یقصد و اخر فیہا یقصد لکاء نامہ و قد اقبل الناس ہذا و لا یستحب ہذا الا عصار و قد بسطہ العلماہ قاسم فی شرح دس ر النصار و لنا قال الامام محمد لو کان العوام عبید ی لا حقہم بلا ولائی و ذلک باتم لا یقتلون فالبطلان یعتبرون یعنی یہ جو مردوں کی نذر ہوا کرتی ہی اور درم اور شمع اور برعن وغیرہ جو بزرگوں کی قبر پر اونکی قبروں کی لیے چڑھا یا چائنا ہی سوا بالاجماع سب کی نزدیک باطل اور حرام ہی جیتک اوسکا خرچ فقیروں کی مدد اور غمگین اور پیشک کہ قنار ہو گئی ہیں حسین لو کہ خصوصاً اسوقت میں اور خوب صاف لکھا ہے لو کہ علامہ قاسم فی شرح در الیامہ میں اور آسیو اسطی امام محمد فی کہا کہ اگر عوام میری غلام ہوتی تو میں سبکو آزاد کر دیتا اور اونکی عمری پر اونکا مال چھوٹا اور یہ اسلی کی کہ وہ سب بی عقل ہیں پھر سب اسکی اصل کہ تی ہیں قحط اور کشف الغطاء میں ہی کہ یہ جو عوام نذر مانا کرتی ہیں کہ کسی بزرگ کی مزار پر اگر

کہتے ہیں کہ وہی شہید اسی مرد و اب اگر فلا فی ہیری مراد برآوی تو تیری یہی اس قدر روئی پاکمان وین سو بجز الہی
 کی نگہی بوجیب یہ نذر باطل اتفاق ہی کیونکہ یہ مخلوق کی تدرہ ہی اور مخلوق کی نذر و دست نہیں فقط اور
 مشکوٰۃ میں ابو داؤد کی حدیث میں ہے **وَقَالَ لَشَدِيدُ فِي مَجِيئِهِ** یعنی اللہ کا کنا جس قدر میں ہو
 اوسکا پورا کنا دست نہیں خاتمہ اصل کتاب کا کہ نصیحت کی بیان میں سو جانا چاہے
 کہ آدمی کو موت ہی چارہ نہیں کتنی ہی بڑی عمر ہو پھر آخر یکدن مرے گا اللہ تعالیٰ فی منہ یا کل نفس
ذَٰلِكَ أَفْعَالُ الْمَوْتِ یعنی جو جی ہی سو چکے گا موت ہر پاد جو داسکی کہ موت کا علم ہی لیکن یہ معلوم نہیں کہ
 کب مرے گا اللہ تعالیٰ فی فرمایا مائیدہ ہی **نَفْسٌ مَّا ذَٰلِكَ يُدْعَىٰ فَتَاوَمَا تَذَكَّرْ** یعنی باطنی اوصی موت
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰمُ خَيْرٍ یعنی نہیں جانتا کوئی جی کہ کیا کرے گا کل او نہیں جانتا کوئی جی کہ کس میں میں مرے
 بیشک اس ہی علم والا خبردار اور اس علمی کی اس حد کو تو بت پہنچی کہ بڑی بڑی پیغمبر اور رسول سوائے
 کو بگو معلوم نہیں کوئی کلمہ زبان پر نہیں لاسکتی پیغمبر خدا اصلی اس علیہ وسلم فی فرمایا **وَاللّٰهُ لَا يَدْرِي**
وَاللّٰهُ لَا يَدْرِي وَاَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَفْعَلُ فِي وَاَكْبَرُ یعنی قسم اس کی میں نہیں جانتا قسم اس کی میں
 نہیں جانتا اور یہ جانتا میں اللہ کا رسول ہوں کہ میری سلسلہ کیا معاملہ ہوگا اور تمہاری سلسلہ کیا معاملہ ہوگا
 سو جب یہ حال ہوا کہ موت کی وقت کا علم پیغمبروں تک کو نہوا تو مسلمانوں کو لازم ہوا کہ اپنی اور پرچہ
 حق جن جن کو کوئی ہوں اوسکی ادا کر نہیں کمال ہی شتابی عمل میں لاوین اور ہرگز سستی اور قساہی کا کام
 نغراوین ایسا ہوا کہ کسی وقت اچانک ناوائستہ موت کی پہنچ کر فتنہ ہو جاوین ہر افسوس کہ کرم
 و شلووین اور پشیمانی کہا وین جن قتالی فی ارشاد کیا **اِذَا جَاءَ اَجَلُكُمْ فَمُتُّمُوهَا فَاَنْتُمْ خَرُوفٌ** ساعۃ
وَلَا يَسْتَعِيْلُكُمْ یعنی جب پہنچا دعا و وعدہ پیرہ ڈھیل کرین ایک گدھی نہ چلے نہ وہ چیزیں ہیں کہ آدمی کو
 جان میں خوش نہیں آتی ہیں ایک تو موت دوسری مال کی کمی حال انکہ خیاب رب الارباب فی منہ یا
عَسَىٰ اَنْ تَكُوْنُوْا شَرًّا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَّ عَسَىٰ اَنْ يَّجِيْزَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَرًّا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَّ عَسَىٰ اَنْ يَّجِيْزَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَرًّا
 شاید بگوبڑی لگی ایک چیز وروہ ہتر ہو نکو اور شاید بگوبڑی لگی ایک چیز اور وروہ بڑی ہو نکو وروہ
 جانتا ہی اور تم نہیں جانتی اور موت آدمی کی حشر میں بہتری کہ دنیا میں جتنا جی کا تکلف و رنج پائی گا
 اور مال کم ہونا ہی اچا ہی جتنا مال زیادہ ہوگا اور تہا حساب زیادہ وینا پڑے گا پیغمبر خدا اصلی اللہ علیہ
 وسلم فی فرمایا **كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِدٌ سَبِيْلٍ وَّعَدُ اَنْفُسِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ** یعنی دنیا میں
 ایسا رہی جیسی تو سا فر ہو یا راستہ چلی والا اور گن کہ اپنی اچکو قہر والوں میں ہی مرے گی بد فانی کی سائے
 جس چیز میں چلی ہیں سود و حیرن ادب میں ہرگز لوٹ آتی ہیں اور ایک چہرہ سادہ رہتی ہی رفیق ہو کر پیغمبر
اَهْلًا وَّمَالًا وَّعَمَلًا فیکر جمع اہل و مالہ و بیغ علیہ یعنی پیچھی جاتی ہیں ایسے مرد کی کہ دنیوی
 اوسکی اولاد مال و دستا اور عمل اوسکا سولوٹ آتی میں گد والی ابوال مال و ہر باقی رہ جاتا ہی عمل اوسکا

آتھ تھال فی فرما من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ
 سو جیسی کے ذرہ ہر میلانی دیکھ لگا دیکھ اور جیسی کی ذرہ ہر برائی وہ دیکھ لگا دوسری اور چار
 میں کہ چارنا چار بندہ سچا ہو گا اور کئی فکرو ضرور و ناچار ہی اور او میں زیادہ تکلف کا خیال فضل
 و بیکار یا موجب نارضا مندی پروردگار نہیں ایک گھر حسین زہ سکی و دوسری لباس جعفر میں
 ستر چہی تیسری روتی جتنی میں بیٹ کی تکیں ہو چوتھی پانی جس سے پیاس دفع ہو قیامت کی
 پانچ چہی سہ سوال ہو گا ایک یہ کہ عمر کس کام میں گزرائی دوسری کہ جوانی کس شغل کی نشانی
 بنائی تیسری یہ کہ مال کہاں سے جمع کیا چوتھی یہ کہ مال کو کس چیز میں خرچ کیا پانچویں یہ کہ علم
 حاصل کر لیا کی کس حد تک میں آیا یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اغنم حسنا
 قیل حسنا یا بک قبل ھ ملک و صحتک قبل سفک و غناک قبل فقرک و فراغک قبل
 شغلاک و حیانتک قبل موتک یعنی غنیت جان پانچ چیز کو پہلے پانچ چیز سی اپنی جو انکے بڑھائی
 پہلے اور صحت کو بیماری پہلی اور تو نگر کی کو فقیر سی پہلی اور فرصت کو نام میں لگیا مٹی پہلی اور زندگی کو
 موت سی پہلی خلاصہ سب تقریر کا یہ کہ جسکو ایمان حاصل ہو نیکی پیداچی عمل نصیب ہوئی اور اپنی آخر عمر تک
 اوپر ثابت رہا اور اپنے جان خاتم کی وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پر اپنی بدکار نیوالی کو سونی وہ شخص بہشت میں
 داخل ہو گا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنة یعنی
 جسکے پہلی بات لا الہ الا اللہ ہوئی وہ بہشت میں داخل ہو گا اس واسطے کہ اچھی عمل بغیر ایمان و اسلام کے
 کچھ کام نہیں آتی حدیث شریف میں ہی کہ قیامت کی دن بندی کی کام پروردگار کی پاس آوین گی تو نماز
 اگر عرض کر لگی کہ میں نماز ہوں اللہ تعالیٰ فرما دیگا کہ تو خیر و نیکی ہی پر زکوۃ آسگی اور ہی گزارش کر لگی
 کہ میں زکوۃ ہوں اللہ تعالیٰ ارست و کر لگا کہ تو خیر و نیکی ہی پر روزہ حاضر ہو کر یو میں کہیگا کہ میں روزہ ہوں
 حق تعالیٰ حکم کر لگا کہ تو خیر و نیکی ہی پر اسطرح اول اعمال ایشگی اور خدا تعالیٰ یوں مشرما لگا کہ تم سب نیکی ہو
 بعد ان سبکی اسلام نکلی کا اور عرض کر لگا کہ ابی پروردگار تہ انام سلام ہی اور میں اسلام ہوں خیاب
 رب الارباب فرما دیگا کہ تو خیر و نیکی ہی آج تیری ہی سبب خواجہ کرونگا اور تیری واسطے بخشوگا اس
 بیان کی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فمن یرح اللہ ان یقذ بہ بشرح صدرہ
 لا سلام یعنی جسکو اللہ چاہی کہ راہ کہول دی او سکا سینہ حکم برداری کو غرض کہ مسلمان کامل وہ ہے
 کہ دنیا و آخرت کی سب کاموں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرنا رہے اور
 کیسے حال میں اس سے پہلو نہیں نکری اور کسی مسلمان کو ناحق اپنی ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہی پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المسلم من سلم المسلمین من لسانہ و یدہ یعنی مسلمان کامل وہ ہے
 جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں سو حضرت کی سنت کی اتباع مسلمان پر ظاہر اور باطن میں

مریں و راجت کی سبط اور اس سے تبار و درشت نہیں اور جیسا کہ آپ کی محبت کا ثمرہ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ اَحْبَبْتُكُمْ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَمَّا كَرَمٌ مَّحَبَّتِ رُكْنِیْ ہذا سید کی توفیق ہی اور
 کہ اسے ملو جانی اور چنگ خدا و رسول کی محبت اور وہی محبت سے پورے فائدہ کی تک ایمان کا لازمہ نہیں ہے نہ غیر
 صلی علیہ وسلم کی قربت سے کہ وہی محبت سے چلا کر اللہ سے کلمہ ایمان میں کا رہا اللہ و رسولہ احب الیہ راہبوا ہما
 و من احب احدہما لا یحبہ الا للہ و من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد الکفر اللہ شہد کما یکرہ ان یلعن فی
 الدنیا و البعثین من کفرین وہ جمع سون تو پایا و کی عیب اوسنی مزا ایمان کا ایک ایہ کہ جسکی نزدیکی خدا و رسول
 محبت زیادہ ہو نہ ہوا یعنی سوا سی دوسری چیز کہ جو شخص ایسی بندگی محبت رکھی کہ اوسکو دوست نہ کہتا ہو مگر اسے
 کیوں اسکی تیسری چیز کہ جسکو ہر انکی کہ چہرہ ہا وہی کفر میں چہرہ اسکی کہ چہرہ ادا و اوسکو اللہ تعالیٰ اوس کی تیسری چیز کہ جسکی
 والا خدا و سی آگ میں اور خدا و سی آگ میں کہ جسکی تیسری چیز کہ جسکی تیسری چیز کہ جسکی تیسری چیز کہ جسکی تیسری چیز کہ جسکی
 اور اگر شہو کی ہوں یا کما سیکارفت ہو یا ایسی گہراں ایمان تو جس سے جہدہ ہو سکی کما نا کما و سی اور جب کوئی اپنی
 پائلی ہی چلا عادی تو پیشہ یعنی اوسکو جلائی سی یا دکر ہی اور عیب محمولی عینت مگر ہی اوسکو کا ایمان ہی شریک
 اور کسی مسلمان سے ایسا اور کینہ اور کینہ مگر ہی اور اسکی عینت کو ایسا عینت جانی حدیث میں آیا ہی المسلم
 منکم المثل یعنی ایک مسلمان اور دوسری مسلمان کا آئینہ ہی تو دیکھائی مشاکات کی عینت ہی ایسی کہ جو ہر
 غیبی کماہ راہی محبت ہی آئینہ ہا شد میں الذی نا کمران میں و دیوں کی عینت درست ہی یاوشاہ عالم
 اور ظاہر کئے کما کیت اہر کہ یوا الا اور نہ عہد اسو اسلی کہ آئینہ خال شبان کر ہی سی اور لوگ مگر ہی
 ہو جاوین کی اور انکی مشا و سے ہمیں آگے چنا مگر کتاب امن ابی الذبائین ایک مرسل حدیث
 حسن بصری فی علی مرقضی رقم سی غیبت کی شبان میں روایت کی ہی کہ ثلثہ لا یکرہ علیک ان یکرہ
 الجاہل یو بالفیق والا ما م الجائر و المکذوب یعنی تین شخص میں کہ خوام نہیں پھر اوسکو فی آہر کہ
 غیبت کر کی ایک ظاہر کر نیوالا کشفہ کا و دوسری پاؤں و ظالم تیسرے بدعت کر نیوالا اور
 راض الصالحین و غیبتہ کما ہر ان میں ان میں کے سوا اور بعضی لوگوں کے کہ جی غیبت کرنا ویت
 کما ہے اور حتی المقدور ایسے بہائی مشاکات کے خیر عاہی سے وین مکران ادا وین کے نصیحت
 ہا ہا و اوہتا وین شہیدہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ الذین یصلحون یعنی وہی کی ہے
 نصیحت کرنا اور انکی عیب چہا فی رہیں اور اگر کسی کسی سبب سے کسی معاہدہ دنیا و دنیا میں شکر رہی ہو
 جاوے تو تین روئے ایسے زیادہ سکرم و کلام ترک مکران اور بہت شد وہ شخص ہے کہ ایسے
 رنجش میں مسلمان عینت کر کی ملاقات کرلے اور کئے کسی مسلمان کو عقائدات کی نظر سے نہ کہیں
 اور نہ ہی شہد مگر میں کہیں اللہ تعالیٰ سے کہہ دیا یا ایہا الذین امنوا لا یصلحون
 منکم قوہ عسی ان یمکونوا خیرا علیکم ولا یسأء من یسأء علی ان لیکن خیرا

فہمین و عیشی ایمان و شہادتین ایک دوسرے کی شہادت دے دے بہتر ہوں اوسنی اور نہ غور تین دوسرے
 غور تو پچھنے شاید سوچے بہتر ہوں انہی اور خشتی انگلی ہین کی پشوا اور عفت اکذری ہین اوکی لپی
 شہادت کی دعا مانگا کریں چنانچہ اس رسالیکا ختم اسی دعا پر ہوا سر بنا اغشہ و بنا
 و لا خوا ابنا الذین سبقونا بالایمان و لا یجعل فی قلوبنا غلا للذین یؤمنوا ربنا انک رؤوف رحیم

<p>۱۲</p> <p>محمد حیات</p>	<p>و لا یجعل فی قلوبنا غلا للذین یؤمنوا ربنا انک رؤوف رحیم</p>		<p>و لا یجعل فی قلوبنا غلا للذین یؤمنوا ربنا انک رؤوف رحیم</p>
----------------------------	--	---	--

خاتمہ ترجمہ کیا و شہادتین ایک دوسرے کی شہادت دے دے بہتر ہوں اوسنی اور نہ غور تین دوسرے
 اوسکی بات اور کلام کا کیا حلقہ اعتبار نہیں ہوتا اور اوسکا کہنا خوب مفید نہیں ہوتا خصوصاً امر دین میں چنانچہ بخیرین کا معمول ہی کہ
 راوی کی عدالت خود یا نہ بین ہو تو اسباب ہی خلل پاتی ہیں اوسکی روایت نہیں مانتی اور اسکو بغور جانچتے ہیں
 اگر کوئی کہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ اَنْظُرْ اِلَى مَا قَالُ وَ لَا تَنْظُرْ اِلَى مَنْ قَالُ یہ عیشی
 دیکھو اوس بات کو جو کہنے اور نہ دیکھو اسکو جو کہتا تو اس سے معلوم ہوا کہ قائل کے حال کا شخص
 کہ ضرور بدین بات اچھی چاہیے اسکا جواب یہ کہ اس قول کا مطلب یہ ہی کہ جو شخص کو کہتے بات
 میں عند نقض اپنی طرف سے کہی کوئی روایت اور خبر نہ بیان کریں تو اسکو دیکھیں گی کہ وہ بات
 شریعت کی قاعدوں کی موافق ہے یا مخالف اگر موافق ہے تو اسکو مان لین گی اگر چہ وہ شخص اوسکی
 موافق عمل نہ کرے تاہو اسکی دلیل یہ ہی کہ اس قول میں حضرت علیؓ نے فرمایا یا قائل یعنی جو کہتا یہ نہیں فرمایا کہ
 مارو سی یا حدیث یعنی جو روایت کی یا حدیث بیان کی تو معلوم ہوا کہ فقہ کی روایت کی یا حدیث کے راوی کا
 حال و بافت کو نہ ضرور ہی دوسری یہ کہ میں لکھ چکا کہ غیر معتبر کہنے والی کا کیا حلقہ اعتبار نہیں ہوتا
 عوام لوگ اسکو خوب نہیں مانتے چنانچہ جو واعظ خود عمل میں بہت ہوتا ہی اگرچہ بات ٹھیک کہتا
 اوسکی بات کو عوام کو کہ کم قبول کرتی اور کان نہیں رکھتی ہیں اسواسطی فرمایا کہ ایسی آویسے کا
 کلام سن لیا کرو اوسکی کام سے تمکو کیا کام بہر حال بڑوں کی بات بڑی ہوتی ہی سہو اب
 جانا چاہی کہ ان مسئلوں کی عجیب مولانا محمد اسحاق سلمہ علیہ تعالیٰ نہایت مرتبی میں تقویٰ اور پرہیزگاری
 ارادت اور ورع اور دیندارسی پرستہ ہیں ایمان کا نور ایسا اوکی پیشانی نورانی سے چلتا ہی کہ جسکے
 فطرہ جال بہتر کہ بڑی وہ صاف جان لیتا ہی کہ یہ شخص مومن متقی ہی نہ بد و حق کو ٹیکارہ حال ہی کہ صد ہار و پی
 نظر لگی اور ایک اپنی دنیا کی مقدس عین بخلاف اور برادر ہی کی حق بات کہدی جو کوئی مسئلہ دینی فی نقض کتاب و حدیث
 بیان کر دیتی ہیں کہی کسیکا لفظ یا کہنی جانب کو میل نہیں کرتی ایسا اور اتباع سنت کا یہ حال ہے کہ

اس نیک میں تسلط کفار دیکھ کر فی ہک کہ بالکل دانا الحریہ کی احکام جاری ہوئے مگر تیار رہتا
 جاوے گی دوست آشنا وطن چو نہ گھر بھرت کر گئی اور کہاں سنو سی ملک عرب میں جا ہی آپ
 مدینہ میں اللہ کو قضا کا لاک اور علم و فضل کا جمال نو ظا سوس کی مولا امامتہ عبد العزیز صاحب کی پوس
 اورت کر دین ۱۰۰ اور کی صحبت یافتہ ۱۰۰ رقیعہ بردہ ستہ بین الغرض محامدا اور مناقب اوشش جناب کی
 اس خط میں کہ او کی مایہ کو ایک دفتر چاہی بیان بطور اختصار تہی پنی کافی مل اور مولیٰ محبت علی
 جعفری جس کی دوسری مہر اس سال میری او کی کمال کا ادنیٰ حال یہی کہ مولا امامتہ عبد العزیز
 وعظا میں پہلی او کو بلا کر شملہ لیتے ہی تب بیان کرتی تہی بڑی جید فاضل اور علم حدیث میں کامل ہیں
 مولوی امین الدین صاحب جو ان جوانوں کی لکھی والی ہیں وہ بھی سید پاک اور دین اسلام کی تعظیم
 حیت و جلال میں ساری برعایت سی جوان کمالی مساوات میں رائج ہیں نائب ویرایہ اور بر حوالہ سی
 دست بردار ہو کر پاک حاد مسلمان لکھی جن اور علم حدیث میں بہت سی مہارت رکھتی ہیں نہر قید
 مسلمان کو چاہیے کہ اس مسائل میں کہ سطح کا ستہ بدو خیال فاسد و فیش لاوی اور نہر بدیگی علی کی حادی علم
 ہزار شکر کہ یہ ترجمہ تمام ہو متحد کی فصل غنی باب کا انصاف ہو نہا کی حضرت یارسی ہی مری دعا کہ موم کو وہ توفیق
 کر دی اصلی عطا کہ جوڑ کر کی وہ ایس کی سب واج و رسوم ۴۰۰ کر بن اطاعت احکام مستقیم معلوم
 عدم لکھائی رہہ مستقیم یہ وہ دہرین اختلاف شرع نہ حلا کو فی مہام کہیں کو فی و سیکل ہو تھو پیک کو فی ہو تو
 کہیں نہ سنت حضرت کی اتباع کو فوت ۴۰۰ برادر یک نہ مرکز لکھ و دین کر بن ۴۰۰ سنون خلاف شریعت کہیں چین کر بن
 رسوم کفر و جہالت کو یکھل جوڑ بن ۴۰۰ ہون اہل سنت و پیستی ایامونہ مؤثرین ۴۰۰ مہی ہی ۴۰۰ شریعت یہ خوب کر دی
 کہ او کی حکم موجب بدوین یکم و کات ۴۰۰ دیون حائش تو با عزت و وقار رہون ۴۰۰ شہائی سی لیل و نجاہ و خواہ رہون
 مری نصیحت میری کی موزارت سپر ۴۰۰ مرا جو امامتہ اوس شریاک میں بالخیر ۴۰۰ بکن علی مر ای خدای پاک قبول
 بحق سید عالم رسولک المقول و صل اللہ تعالیٰ علی کل خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین بحسبک
 یا اکر حکم امر اجمعین آمین

حائتمہ لطیف شکری اوس شریعتی تاکہ سنی میر نکلیات شرعیہ کو آسان فرمایا اور بربان قبول کی طریقہ سہل شاہی
 و غمگنا مایہ دلا کہ لاکر رحمت روح طیار کہ جنون فی مسائل کو قرآن حدیث سی نکال کر صاف صاف بیان کیا عا وچو لاک
 زمان عربیہ ماری سباحتی ہی او کی ہی ہریمین لکھ یا داب جن سلا نو لکو کہ حدانی توفیق دی کتاب مسائل سادہ سنی و شریعت
 ربانکی تلاش جوئی دگر و سنی کہ ایک کیفیت کہ خنی نیا فی دستور سنی یہ کتاب کہ ترجمہ مسائل ۴۰۰ چین کا اور د و نور طرح کی مسائل
 امین تر عبد الرحمن خان صاحب ہی اس تہہ اختر علی شیش سی تہہ اتی و جاسیہ قطو او کی تاریخ تہہ طبع کا
 نتائج افکار و تہہ تہہ کتاب مود کا سید نا یقظہ امام میر ناصر علی اصغر مدظلہ احد القدوسی ہی قطعہ تاریخ
 مولوی سبانی نا حاکر واد کی جیل مسکی اسیر ملین و تہہ بل بن دی مداد کتہ و کتہ شریعت کی کہیں تہہ سنی مسائل شریعت
 انامہ و کتہ نا لوسی رہی کہ وہی یہ حستہ شریعت کی تہہ کیا کر بن اور جہوں فی انکی سلا سنی کو تہہ کی او کو ہی یا و کہیں

صغیر	سیر	غلط	صحیح	صغیر	سیر	غلط	صحیح
۱۹	۳۰	قدیم	تویم	صحیح مسائل بعین ہند			
۲۰	۲۰	حاشی	حاشی	۲۴	۲۵	اِحْوَان	اِحْوَان
۲۱	۲۱	مناوی	مناوی	۱۶	۱۶	قَلْبَت	قَلْبَت
۲۱	۱۵	بلا	بلا	۱۷	۱۷	وَالْوَن	وَالْوَن
۲۱	۲۱	آہنی	آہنی	۲۱	۲۱	الرَّجَالِ	الرَّجَالِ
۲۱	۲۱	جسنی	جسنی	۲۱	۲۱	وَالْوَرَسِ	وَالْوَرَسِ
۲۲	۱۰	پہر	پہر	۲۴	۲۴	لِی	لِی
۲۵	۳۰	بذنی	بذنی	۳۸	۳۸	المَصَاهِرَ	المَصَاهِرَ
۲۵	۱۰	تو	تو	۱۲	۱۲	الْكِتَابِ	الْكِتَابِ
۲۷	۲۷	کری	کری	۱۸	۱۸	اعْمَالِنَا	اعْمَالِنَا
۲۸	۱۲	مُحْطُو	مُحْطُو	۲۱	۲۱	حَاكِم	حَاكِم
۲۹	۱	وجہٹ	وجہٹ	۲۳	۲۳	تَرَا	تَرَا
۳۰	۲۳	بطریق	بطریق	۱۹	۱۹	پہری	پہری
۳۰	۱۰	بیتقدور	بیتقدور	۲۴	۲۴	وَنَف	وَنَف
۳۱	۳	فقد	فقد	۱۷	۱۷	مِن	مِن
۳۱	۱۲	مکرنا	مکرنا	۲۱	۲۱	اسی	اسی
۳۱	۱	بَطْرَا	بَطْرَا	۳۰	۳۰	مَوَّ	مَوَّ
۳۱	۱۲	ودھی	ودھی	۳۰	۳۰	اَحْلَاکِ	اَحْلَاکِ
۳۳	۱۷	سیرن	سیرن	۳۱	۳۱	شَقَرِ	شَقَرِ
۳۳	۱۹	کمزین	کمزین	۳۱	۳۱	شَقَرِ	شَقَرِ
۳۳	۱۲	سیر	سیر	۳۱	۳۱	شَقَرِ	شَقَرِ
۳۳	۲۴	جو	جو	۳۱	۳۱	شَقَرِ	شَقَرِ

تنامش

الحمد لله حمدًا شامخًا في همة وديكافي مريدًا كسر منه والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه
 بعد اسكى كتابى مكي محمد قطب الدين بن محمد محى الدين بن شاذى حاجى تكملة هم الله في حكمة الله
 اص خارجك خيال من چند مضامين بدائيت اگر معبر کنادون کی لافى اسکے تہی کہ اگر او کو ایک جامع کر کی جلوہ
 ظهور دیا مادی تو بیانی تسلطون کو بہت مفید ہوں اور وہ ایک چل مذہب ہی نہایت غربت اور دل پسند اور
 حضرت یحییٰ بن عمر علیہ الرحمۃ کی صد پند سوزہ مند اور اعمال انجیل کی کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہی اور
 مسائل باب الکراہۃ کی کہ جانتا اور نکاہت ضرورت ہی اور اکثر لوگ او قسلی فاضل بن پس اندوین کہ سنیہ بار و سواہا
 جری بن قوفین بار ہی تقالی رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ پند رسالہ متضمن اور مضامین کاہ و باب پر مرتب کیا کہ ایک
 باب الہدایۃ کہ اور سین فصلین بن ہلکی فضل بن جن حدیث مذکور ہی اور دو سری فصلین صد پند سوزہ مند اور
 تیسری فصلین اعمال انجیل و سیر باب الکراہۃ ہی اور سین فصلین بن ہلکی پہلی بیج کنانی اور پنی کی اور مرتب
 استمال کی چاند ہی سوزیے پر تون و دیگر بن اور مرتب ترا سیر و غیہ کی فصل تیسری بیج بیان لباس کی فصل
 تیسری بیج بیان نظر کرنی کی اور جو سکی مانند جو فصل چوتھی بیج بیان کسب کی فصل پانچویں بیج بیان شہر اور غیرہ کی
 فصل چھی بیج بیان بیج وغیرہ کی کہ اسین بہت مسائل ضروری ہیں تاہند حوت کہیلنی نزد اور شطیج اور شخصی کی
 آدمی کی لاف اور شخصی کرنی جادور کی بلا فائدہ اور مرتب استمال کرنی اور دنیہ حرام کی وغیرہ دلک اور بد اسکے
 فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہیں کہ وہ بہنی بہت بکار آمد ہیں اور یہہ باب الکراہۃ جو مختار اور اسکی شرحن اور

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

[illegible]

مسجد ہی اس قدر کہ نسبت سکھ ہزار کثرت ہو کر پڑھ سکے اور پہلے ہوا و سپرد روزہ اور منشی میت ہی کہ فرض اس قدر ہی کہ نہ
کر ہی ہلاکت کو اور بسبب اسکی ہزار کثرت ہو کر پڑھ سکے انتہی آمد مباح ہی بیٹ نہ کہ گناہ یا دنیا و مافیہا کی قوت کی اور
ہی زیادہ اسکی اور زیادہ اسکی وہ ہی کہ غرض غالب گناہ کی کہ نہ بعدہ میرا ناسد کہ و بگا پس اس طرح گناہ یا دنیا
حرام ہی کہ یہ کہ باین ارادہ گناہی اس قدر کہ قوت ہو گئی کی روزہ رکھنے کی تاہم کہ نہ جیسا کہ یہ مہمان اور بگا یا اور کسی
مانند تو سرام نہیں اور نہیں جائز ریاضت ساتھ کم گناہ کی یہاں تک کہ ضعیف ہو جاوے اور ای عبادت ہی اور جو
گناہی مردار حالت مختص میں یا روزہ رکھنے اور نہ گناہی یہاں تک کہ مر جاوے تو گناہ ہو گا بخلاف اور شخص کے
کہ وہاں کی یہاں تک کہ مر گیا یعنی اس صورت میں گناہ نہیں ہو گیا مسئلہ نہیں مضائقہ اقسام میں وہ کی گناہ یا اور ترک کرنا اور کا
فصل ہی اور طلاق اگر نا کئی طرح کی گناہ اسراف ہی اور اسطرح اسراف ہی رکھنا روٹی کا و سترخان پر زیادہ جس مسئلہ کہ وہ
یہ دنیا کی گناہ یا چہرہ کا وہی ہی اور رکھنا گناہان کا روٹی پر مسئلہ سنت گناہ کی یہ ہے کہ بسنم اسد کہ گناہ یا شروع کر ہی اور
بعد گناہ چکنی کی حد کر ہی اس قدر کی اور وہ ہوس کی و دنیا یا تہ پہلی ہی گناہ کی اور بعد پہلی گناہ کی پہلی جو ہا تہ و ہلا و ہی تو او
خلاف کی ہلا و ہی اور بعد گناہ کی اول مجہون کی ہلا و ہی مسئلہ کہ وہ ہی کوشت کہ ہو گا سوا ہی کو رخت کی اور یہی تہ کہ
اور اوٹو نکا اور دودہ کہ ہی کا اور دودہ اور کوشت جلالہ کا کہ انی الد را ورنہ یلی میں گناہ ہی کہ نہ گناہی جاوے جلالہ
اور نہ یا جاوے دودہ اور اسکی اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اسکی گناہی سی اور یہی دودہ اور اسکی سی اور جلالہ
اور اس حاقور کو کشتی پر عادت ہو و سکی گناہی مردار اور نجاست کی میں اگر وہ سری نجاست اور مردار ہی گناہ ہی اور یہ کہ گناہ یا
تو اسکا کوشت متغیر یعنی بدبو واز ہو جاوے ہی اگر اسکو بند رکھتی ہیں یہاں تک کہ جانی رہتی ہی بدبو اور اسکی تو گناہ اور اسکا حلال
ہو تا ہی اور اندازہ کی گئی ہی مدت اسکی بند رکھنے کی اس طرح کہ ایک مہینہ اوٹ کی گئی اور بیس دن کاشی کی ہی اور دس دن کاشی کی ہی
اور تین دن مرغی کی ہی یعنی ان بنڈ رکھنے اور نجاست نہ گناہی دی تو بدبو جانی رہتی ہی و سکی کوشت میں سی اور گناہ اور اسکا حلال ہو جاتا ہے
اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار ہی گناہ یا ہو اور وہی کچھ گناہ یا ہو کہ بدبو دار نہ کوشت اور اسکا تو نہیں مضائقہ ہی
اسکی گناہ یا اور وہ دینی کا یعنی بغیر بند رکھنے کی چنانچہ اسکی ہی حلال ہی گناہ اور اس کے کڑی ہی کا کہ پرورش کیا گیا ساتھ دودہ سپر
اس کی کہ کوشت اور اس کا نہیں سپر ہوتا اور جو کچھ گناہ یا ہو جاتا ہی تہہ کہ نہیں باقی رہتا اثر اور اس کا اور بنا بر سکی گناہ ہی طمانی کہ نہیں
مضائقہ ہی مرغی کی گناہی کا اس کی کہ وہ سوا ہی نجاست کی اور وہی کچھ گناہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
گناہی ہی مرغی اور یہ نہیں روایت کیا گیا ہی کہ اسکو تین روزہ بند کر تی تہی پس اسکا بند کرنا بطریق شترہ کی ہی نہ بید کہ شترہ ہی
اور فتویٰ سپر ہی کہ کوشت کو طرہ کا سوا م نہیں اور اسکی دودہ یعنی کا ہی کچھ مضائقہ نہیں مسئلہ اگر ہلا یا جامی شرب و ہلا
کہ گناہ یا جاتا ہی کوشت اور اس کا پھر ہی گناہ یا ہو و سکی تو حلال ہی گناہ اور اس کے لیکن کہ وہ ہی مسئلہ کہ وہ ہی گناہ اور ہلا
اور تیل گناہ اور خوشبو گناہی سونی اور چاندی کی برتن میں مردار و خوراک کی ہی اور اسطرح کہ وہ ہی گناہ یا سونی اور چاندی کی
چچی سنی اور سرمہ گناہ یا سلائی اور سرمہ کی دانی سی اور اسکی طرح آئینہ اور آئینہ اور قلم اور روایت اور اسکی مانند سونی چاندی کی
استعمال کرنا اور مرد کہ وہی حرام ہی اور برمت سونی چاندی کی باین وغیرہ استعمال کر سکی اس حدیث ہی سچی کہ گناہ یا نجاست

مسجد ہی اس قدر کہ نسبت سکھ ہزار کثرت ہو کر پڑھ سکے اور پہلے ہوا و سپرد روزہ اور منشی میت ہی کہ فرض اس قدر ہی کہ نہ

مسجد ہی اس قدر کہ نسبت سکھ ہزار کثرت ہو کر پڑھ سکے اور پہلے ہوا و سپرد روزہ اور منشی میت ہی کہ فرض اس قدر ہی کہ نہ

که حالت بود اسکی رای بر صدق او سکا اور اگر وضو کوی پر تخم کوی جبکہ غالب ہر اسکی رای پر کذب اور بدعت
اور کافو جبکہ ظن غالب کہ مندرق اسکی کا تو بہا دینا اور سنانی کا اعاب یعنی اول ہی اور اگر تخم کوی ہی
بہا دینی یا فانی کی تو نہیں جائز ہو گا یہم اسکا بخلاف خبر فاسق کی اس لیے کہ یہیں صلاح فی الجملہ ہوتا ہے
بخلاف کافر کی کہ وہ بالکل صلاح نہیں کہتا اور اگر خبر دینی ایک عدل ساتھ طہارت یا فانی کی اور ایک عدل
ساتھ نجاست اسکی کی تو حکم کیا جاویں گا ساتھ طہارت اسکی کی بخلاف فحیح کی اور اعتبار کیا جائے
علی کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور فحیح کی ہو ورنہ اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون میں
پاک ہی ہیں اور نجس ہی یا ان جانور ورنہ میں فحیح کی ہو ہی ہیں اور مردار ہی تو اعتبار اکثر کا ہو گا یعنی
اگر پاک باش یا جانور فحیح کی ہو ہی زیادہ ہون مثلاً سو باسنون میں ساٹھ پاک ہیں اور چالیس نجس یا جانور فحیح
ساتھ فحیح کی ہو ہی ہیں اور چالیس مردار تو تحری کوی یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر پاک یا مردار زیادہ
ہوں یا برابر ہوں تو نہ تحری کوی کر یا سا ہو تو اس صورت میں ہی تحری کوی اور پانی اور کپڑوں میں مطلق
تحری کوی یعنی خواہ پاک یا نہ ہوں خواہ نجس زیادہ ہوں تحری کوی کر پاک جدا کر لی مسئلہ کپڑا جبکہ اسکا نجس ہو
کہ اس سے ہی نماز پر مبنی نہ درست ہو تو نہیں جائز پینا اسکا غیر نالت یا زمین ہی مگر جبکہ نہ پاویں سوا اسکی
اور کپڑا تو پینا اسکا جائز ہی ہے مسئلہ فضا اب الا حشاب کی باب الا حشاب فی الثیاب میں ہی اور درخت
کی باب شجر و طلع و صولہ میں لکھا ہی کہ جائز ہی پینا نجس کپڑا غیر نالت یا زمین مسئلہ اگر کوئی دھوخت کیا جاویں اور
پاویں ویان کوئی گیل یا خا یعنی راک اور اسکو پہلی سی معلوم نہ تھا یا نہ اسکا تو بیٹھ جاویں اور کھاد کی گیل
وغیرہ اس مکان میں ہوا اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہیں لائن ہی بیٹھنا بلکہ نخل آدمی اعراض کر کہ جو جب
فعل اشد تعالیٰ کی **لا تَقْرَبُوا الْمَالَ الْفَاسِقِ** اگر مکان میں تھا کہ وغیرہ اور پینا یا نجس
وادعہ منع کر لی پر منع کر لی اور اگر نہ قادر ہو صبر کر لی اگر نہ مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر نہ ہو تو
توکل آدمی رتبہ پیشی اس لیے کہ یہ نجس لگتا ہی کہ آج اگر تھان کو پہلی سی معلوم ہو کہ پاک ہے پھر ہی جاویں ہی نہ خضایا
بلکہ یہی ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لیے کہ حق متوکل لازم ہو ہی خاصہ کر لی کی یہاں اسکی اور اس سے معلوم ہو کہ جتنی آیت
لہذا میں یعنی ناجی غیر حرام ہیں اور وہی لایست لہذا لون بغیر اذان کی کی وہی منع کر لی نہ کر لیا کہ اسکو
کہ اذان باجور کی اور راک کی اور کافاتی تہائی کو دایں جسے اذگاتا ہی پانی کھانسر کج اور نہ پینا یا نجس لگتا
باجور کی اور کاف حرام ہی ہے جہاں نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو
اور لذت حاصل کہ ناسا ساتھ کی کہ نہ ہی کفران نجس ہی اس لیے کہ نصرت تعالیٰ ہی نصرت تعالیٰ کی لیے پس
لہذا اس کے کھانسر ایک لباس فرض ہے ہا معتد رہی کہ معتد رہی سی و نجس جاویں اور دفع کوی سر
اور گری کہ اور اول اریہ ہی کہ ہو صورت کا یا کتان کا وسط کی وزی میں نہ بہت اچھا

یہی ہے کہ اسکی رائے پر صدق ہو سکا اور اگر وضو کوی پر تخم کوی جبکہ غالب ہر اسکی رای پر کذب اور بدعت اور کافو جبکہ ظن غالب کہ مندرق اسکی کا تو بہا دینا اور سنانی کا اعاب یعنی اول ہی اور اگر تخم کوی ہی بہا دینی یا فانی کی تو نہیں جائز ہو گا یہم اسکا بخلاف خبر فاسق کی اس لیے کہ یہیں صلاح فی الجملہ ہوتا ہے بخلاف کافر کی کہ وہ بالکل صلاح نہیں کہتا اور اگر خبر دینی ایک عدل ساتھ طہارت یا فانی کی اور ایک عدل ساتھ نجاست اسکی کی تو حکم کیا جاویں گا ساتھ طہارت اسکی کی بخلاف فحیح کی اور اعتبار کیا جائے علی کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور فحیح کی ہو ورنہ اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون میں پاک ہی ہیں اور نجس ہی یا ان جانور ورنہ میں فحیح کی ہو ہی ہیں اور مردار ہی تو اعتبار اکثر کا ہو گا یعنی اگر پاک باش یا جانور فحیح کی ہو ہی زیادہ ہون مثلاً سو باسنون میں ساٹھ پاک ہیں اور چالیس نجس یا جانور فحیح ساتھ فحیح کی ہو ہی ہیں اور چالیس مردار تو تحری کوی یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر پاک یا مردار زیادہ ہوں یا برابر ہوں تو نہ تحری کوی کر یا سا ہو تو اس صورت میں ہی تحری کوی اور پانی اور کپڑوں میں مطلق تحری کوی یعنی خواہ پاک یا نہ ہوں خواہ نجس زیادہ ہوں تحری کوی کر پاک جدا کر لی مسئلہ کپڑا جبکہ اسکا نجس ہو کہ اس سے ہی نماز پر مبنی نہ درست ہو تو نہیں جائز پینا اسکا غیر نالت یا زمین ہی مگر جبکہ نہ پاویں سوا اسکی اور کپڑا تو پینا اسکا جائز ہی ہے مسئلہ فضا اب الا حشاب کی باب الا حشاب فی الثیاب میں ہی اور درخت کی باب شجر و طلع و صولہ میں لکھا ہی کہ جائز ہی پینا نجس کپڑا غیر نالت یا زمین مسئلہ اگر کوئی دھوخت کیا جاویں اور پاویں ویان کوئی گیل یا خا یعنی راک اور اسکو پہلی سی معلوم نہ تھا یا نہ اسکا تو بیٹھ جاویں اور کھاد کی گیل وغیرہ اس مکان میں ہوا اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہیں لائن ہی بیٹھنا بلکہ نخل آدمی اعراض کر کہ جو جب فعل اشد تعالیٰ کی لا تَقْرَبُوا الْمَالَ الْفَاسِقِ اگر مکان میں تھا کہ وغیرہ اور پینا یا نجس وادعہ منع کر لی پر منع کر لی اور اگر نہ قادر ہو صبر کر لی اگر نہ مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر نہ ہو تو توکل آدمی رتبہ پیشی اس لیے کہ یہ نجس لگتا ہی کہ آج اگر تھان کو پہلی سی معلوم ہو کہ پاک ہے پھر ہی جاویں ہی نہ خضایا بلکہ یہی ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لیے کہ حق متوکل لازم ہو ہی خاصہ کر لی کی یہاں اسکی اور اس سے معلوم ہو کہ جتنی آیت لہذا میں یعنی ناجی غیر حرام ہیں اور وہی لایست لہذا لون بغیر اذان کی کی وہی منع کر لی نہ کر لیا کہ اسکو کہ اذان باجور کی اور راک کی اور کافاتی تہائی کو دایں جسے اذگاتا ہی پانی کھانسر کج اور نہ پینا یا نجس لگتا باجور کی اور کاف حرام ہی ہے جہاں نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو لہذا نجس نہ ہو اور لذت حاصل کہ ناسا ساتھ کی کہ نہ ہی کفران نجس ہی اس لیے کہ نصرت تعالیٰ ہی نصرت تعالیٰ کی لیے پس لہذا اس کے کھانسر ایک لباس فرض ہے ہا معتد رہی کہ معتد رہی سی و نجس جاویں اور دفع کوی سر اور گری کہ اور اول اریہ ہی کہ ہو صورت کا یا کتان کا وسط کی وزی میں نہ بہت اچھا

[illegible]

اور ہر طرح پیشی کہ نیکو بنی کی طرف رہی اور نفل کی سید نووی سے کہ اجماع ہی ہوا کا انہی کہ ہر پیشی دو نوفا تو نہیں
جائز ہی لیکن اختلاف فضیلت ہے کہ بعضوں کی نزدیک ہیں ہاتھ میں پیشی افضل ہی اور بعضوں کی نزدیک ہیں ہاتھ میں
اور گندہ اور پیو سپین نام اپنا نام اللہ تعالیٰ کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد رسول اللہ اور نہ زیادہ جو
ہر ایک مشغال سے یعنی شاربہ چاہی شاربہ سے اور فضل ہی نہ ہوتا ہر کا سوای سلطان اور قاضی اور اوس شخص کی کہ
اوسکو کام پڑتا ہی ہر سے مانند ستولی وغیرہ کی مسئلہ نہ بانڈ ہی دانت سونی کی تباہی بلکہ چاند کی تار سے بانڈ ہی اور
بانگ دونوں چیزوں کی بنانی جائز ہی مسئلہ مکروہ ہی لڑکی کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنا یا یا شراب پلانی اسن لپی کہ جو چیز پیشی اور
کپانی پیشی کی حرام ہی وہ ہینانی اور کملائی اور پلانی ہی حرام ہی مسئلہ نہیں مکروہ ہی زوال رگنا اعضائی فتویٰ
پوچھنی کی لپی یا پسینا پوچھنی کی لپی اگر ہو دسلی حاجت کی اور اگر ہو دسلی تکبر کی تو مکروہ ہی مسئلہ نہیں مکروہ دور
بانڈ لیز لڑکوں کی پر یا لڑکوں ہی پر دسلی بیو ولائی کسی چیز کی اور حاصل یہ کہ جو چیز کرمی دسلی تکبر کی تو مکروہ ہی اور جو چیز
کرمی بنا بر حاجت کی تو وہ نہیں مکروہ مسئلہ جتنی میں لکھا ہی کہ تو مذکورہ وہ ہی کہ ہو بغیر عبارت عربی کی کہ فی اللہ
آور مناسب گدیتہ میں لکھا ہی کہ اجماع ہی علما کا اور جائز ہوئی رقیہ یعنی فتوید کی وقت جمع ہوئی میں شربہ کی ایک
کہ ہو ساتھ کلام الہی اور اسما و صفات اوسکی کی آور دوسری یہ کہ ہو ساتھ زبان عربی کی اور تیسری یہ کہ ہو ساتھ
یہ ہو کہ فتوید اثر نہیں کرتا ہذا بلکہ ساتھ تقدیر الہی کی انتہی مقصود تیسری یہ نظر کرنی اور مانند اوسکی کی مسئلہ دیکھی ہو
بدن مرد کا اور لڑکی کا کہ پیشی حد شہوت کو اگر چه امر و خو بصورت ہو سوای اوس چیز کی کہ پیشی ناف کی ہی گٹنی کی پیشی تک
پس گٹنا ستر ہی نہ ناف آور جائز ہی دیکھنا ستر ہی پوری اور لونڈی کا ایسی لونڈی کہ خلل ہی صحبت کرنی اوس سے ہی نہ
شہوت کی اور غیر شہوت کی اور اولیٰ دیکھنا اوس کا ہی اس ہی کہ باعث ہوتا ہی یا نکا اور لونڈی میں جو یہ قید لگا کی کہ جلا
ہی صحبت کرنی اوس سے ہی اس ہی شکل کی لونڈی جو سید اور مکتبہ اور مشرکہ اور منکوحہ غیر کی آور وہ نہ حرام ہو سبب علامہ
دوبہ کی یا رعایت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہی اور دیکھی اپنی محرمہ کا سر اور منہ اور سینہ اور پندلی اور
بازو اگر اس میں ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے والا لید کی اور ند کی طرف پیٹ اور پیٹہ ان محرمہ کی اگر چه امر شہوت
پیشی آور نہیں مضائقہ اس کا کہ خلوت کرمی اور سفر کرمی ساتھ محرمہ کی پس اگر احتیاج پڑی اسکی سوار کرنے کی امر
اونارنی کی تو نہیں مضائقہ اس کا کہ چوٹی اوسکو کپڑی پر ہی اور پکڑی پیٹ اور پیٹہ اوسکی نہ اوس کو کہ پیشی ہی تو
بشرطیکہ اس میں ہو شہوت ہی پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا ازراہ یقین کی یا ظن کی یا شک کی تو ایسے
پر ہیز کرمی پھر اگر سوار ہو سکی وہ ایسی تو باز رہی مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کرمی وہ
ساتھ کپڑوں کی تاکہ نہ پہنچی مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اگر پناہ ہی کپڑا تو دفع کرمی شہوت کو اپنی پس بقدر مکان
کی اور حکم غیر کی لونڈی کا اگر چه مدبرہ ہو یا ام و گدہ مانند محرمہ کی ہی اور مرد آور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کی
جن اعضائی مذکورہ کا دیکھنا بدست ہی چو نہابی اونکا درست ہی اگر اس میں ہو شہوت سے آپ ہی اور وہ ہی اس لیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی

دوسری انجمن کی پانچ برس گئی یا کہ یہ سنی جنت کی چاکٹ سما اور اگر امین نہ شہوت سی یا شک نہ ہو
ترتیب حلال او سکون نظر کرنا اور چونکہ انکا کدور شرع عورت سرہ کا نہ نسبت مزاج جنسی کی سارا بدن بنی کر
اور دوزخ پاتہ اور دو قدم بوجہ ایک نیت کی مبین دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی کر امین شہوت سی در اگر
شہوت یا شک ہو تو نہیں جائز کر کہ او کہ وقت اداسی شہادت کی اور عالم کو نہ وقت حکم کی اور علاج کی اور او
کر نیکوئی کو اور او سکون کر ایادہ خریدنی کا رکنا ہوا و طبیعت کہ بیان مفصل اسکا اکی او یکا دیکھنا ان اعضا
جائز ہی اگر چہ امین نہ شہوت سی اور نہیں جائز ہی چونکہ انکا اگر چہ امین نہ شہوت سی اگر چہ عورت جو
آزار اگر بڑھیا ہو کہ خواہش دیر نہیں آتی یا مرد بڑھیا ہو کہ امین نہ شہوت سی پر اور او سکون شہوت
تو جائز ہی چہ ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چہ نا اور دیکھنا بڑھیا کا جائز ہوا سفر کر نا پاتہ او سکون
فلوت کری جبکہ امین ہو ایسی اور اور او سپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ عین انجمن ہی کہ خلوت کرنی یا نہ
حرام ہی مگر واطی ملازمت مدیہ نہ کی کہ بہاگ کر ملی یا وی کنند میں بانو بڑھیا بد شکل غریب دی کی چہ
خلوت ساتھ محرم کی سیاح ہی مگر ساتھ دوزخ شریک ہی کی اور ساس جوان کی سیاح نہیں مسئلہ شہوت یا شک
لکھا ہی کہ نہ حکام کری امین سی مگر بڑھیا چہ نکلی یا سلام کری تو جواب دہی او سکون چہ حکام کا اور سلام
اور اگر بڑھیا ہو تو نہ جواب دہی مسئلہ اگر ارادہ کری ایک شہوت کہ خریدنی کا تو جائز ہی چہ او سکون
اون اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا او سکون اگر چہ شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چہ نا ایسی
لڑکی کا کہ خواہش تو ہی ہوا و طبیعت کہ جائز ہی طبیعت کو دیکھنا طرف بگم نہ مرضی ریت کی واطی ضرورت
اور لا طبیعت ہی طبیعت کو کہ سکھا دہی ایک عورت کو علاج کرنا ضرورت کا اس کی نظر جنس کی طرف جنس کی طرف
پسر اگر نہ سکون تو چہا و طی علم اعضا او پس کی سوامی موضع مرض کی پھر دیکھی بقدر ضرورت کی اور طبعی پسر
اس کی کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دیکھا اور شہوت کو نہ دیکھا ہی اور ہی طرح
جائز ہی مرد کو فکر کرنی طرف موضع جنسی مرد کی وقت ختم کرنی کی مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کی
او سکون حق میں پس دیکھی شہوت اور پاتہ اپنی لک کی فقط لیکر نا و ناچ ہی اور سکون یا پیش از آن کی کہ جا اور
نہ مگر ہی ساتھ مالکہ کی جا اور نہ دیکھنا لک شافعی کی غلام اند محرم کی چہ شہوت کہ مستر عورت کا نسبت
مسلمان عورت کی مانند مستر مرد کی ہی نسبت مرد کی اپنی مسلمان عورت کہ اپنی عورت کا بدن پر ناف سے کشنی کی
دیکھنا و مست نہیں اور عورت کا فرہ پاتہ مرد جنسی کی ہی صحیح مرد دایت میں پس دیکھی طرف جنس کی شہوت یا شک
اور نہ او سکون مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ
بیان کی او سکون مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ
مرد کی مرد کو اگر امین نہ شہوت سی اور نہیں جائز ہی چہ نا اور او سکون شہوت سی پر اور او سکون شہوت
دیکھنا مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ

مسئلہ اگر بڑھیا ہو کہ خواہش دیر نہیں آتی یا مرد بڑھیا ہو کہ امین نہ شہوت سی پر اور او سکون شہوت
تو جائز ہی چہ ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چہ نا اور دیکھنا بڑھیا کا جائز ہوا سفر کر نا پاتہ او سکون
فلوت کری جبکہ امین ہو ایسی اور اور او سپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ عین انجمن ہی کہ خلوت کرنی یا نہ
حرام ہی مگر واطی ملازمت مدیہ نہ کی کہ بہاگ کر ملی یا وی کنند میں بانو بڑھیا بد شکل غریب دی کی چہ
خلوت ساتھ محرم کی سیاح ہی مگر ساتھ دوزخ شریک ہی کی اور ساس جوان کی سیاح نہیں مسئلہ شہوت یا شک
لکھا ہی کہ نہ حکام کری امین سی مگر بڑھیا چہ نکلی یا سلام کری تو جواب دہی او سکون چہ حکام کا اور سلام
اور اگر بڑھیا ہو تو نہ جواب دہی مسئلہ اگر ارادہ کری ایک شہوت کہ خریدنی کا تو جائز ہی چہ او سکون
اون اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا او سکون اگر چہ شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چہ نا ایسی
لڑکی کا کہ خواہش تو ہی ہوا و طبیعت کہ جائز ہی طبیعت کو دیکھنا طرف بگم نہ مرضی ریت کی واطی ضرورت
اور لا طبیعت ہی طبیعت کو کہ سکھا دہی ایک عورت کو علاج کرنا ضرورت کا اس کی نظر جنس کی طرف جنس کی طرف
پسر اگر نہ سکون تو چہا و طی علم اعضا او پس کی سوامی موضع مرض کی پھر دیکھی بقدر ضرورت کی اور طبعی پسر
اس کی کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دیکھا اور شہوت کو نہ دیکھا ہی اور ہی طرح
جائز ہی مرد کو فکر کرنی طرف موضع جنسی مرد کی وقت ختم کرنی کی مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کی
او سکون حق میں پس دیکھی شہوت اور پاتہ اپنی لک کی فقط لیکر نا و ناچ ہی اور سکون یا پیش از آن کی کہ جا اور
نہ مگر ہی ساتھ مالکہ کی جا اور نہ دیکھنا لک شافعی کی غلام اند محرم کی چہ شہوت کہ مستر عورت کا نسبت
مسلمان عورت کی مانند مستر مرد کی ہی نسبت مرد کی اپنی مسلمان عورت کہ اپنی عورت کا بدن پر ناف سے کشنی کی
دیکھنا و مست نہیں اور عورت کا فرہ پاتہ مرد جنسی کی ہی صحیح مرد دایت میں پس دیکھی طرف جنس کی شہوت یا شک
اور نہ او سکون مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ
بیان کی او سکون مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ
مرد کی مرد کو اگر امین نہ شہوت سی اور نہیں جائز ہی چہ نا اور او سکون شہوت سی پر اور او سکون شہوت
دیکھنا مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ

مسئلہ اگر بڑھیا ہو کہ خواہش دیر نہیں آتی یا مرد بڑھیا ہو کہ امین نہ شہوت سی پر اور او سکون شہوت
تو جائز ہی چہ ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چہ نا اور دیکھنا بڑھیا کا جائز ہوا سفر کر نا پاتہ او سکون
فلوت کری جبکہ امین ہو ایسی اور اور او سپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ عین انجمن ہی کہ خلوت کرنی یا نہ
حرام ہی مگر واطی ملازمت مدیہ نہ کی کہ بہاگ کر ملی یا وی کنند میں بانو بڑھیا بد شکل غریب دی کی چہ
خلوت ساتھ محرم کی سیاح ہی مگر ساتھ دوزخ شریک ہی کی اور ساس جوان کی سیاح نہیں مسئلہ شہوت یا شک
لکھا ہی کہ نہ حکام کری امین سی مگر بڑھیا چہ نکلی یا سلام کری تو جواب دہی او سکون چہ حکام کا اور سلام
اور اگر بڑھیا ہو تو نہ جواب دہی مسئلہ اگر ارادہ کری ایک شہوت کہ خریدنی کا تو جائز ہی چہ او سکون
اون اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا او سکون اگر چہ شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چہ نا ایسی
لڑکی کا کہ خواہش تو ہی ہوا و طبیعت کہ جائز ہی طبیعت کو دیکھنا طرف بگم نہ مرضی ریت کی واطی ضرورت
اور لا طبیعت ہی طبیعت کو کہ سکھا دہی ایک عورت کو علاج کرنا ضرورت کا اس کی نظر جنس کی طرف جنس کی طرف
پسر اگر نہ سکون تو چہا و طی علم اعضا او پس کی سوامی موضع مرض کی پھر دیکھی بقدر ضرورت کی اور طبعی پسر
اس کی کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دیکھا اور شہوت کو نہ دیکھا ہی اور ہی طرح
جائز ہی مرد کو فکر کرنی طرف موضع جنسی مرد کی وقت ختم کرنی کی مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کی
او سکون حق میں پس دیکھی شہوت اور پاتہ اپنی لک کی فقط لیکر نا و ناچ ہی اور سکون یا پیش از آن کی کہ جا اور
نہ مگر ہی ساتھ مالکہ کی جا اور نہ دیکھنا لک شافعی کی غلام اند محرم کی چہ شہوت کہ مستر عورت کا نسبت
مسلمان عورت کی مانند مستر مرد کی ہی نسبت مرد کی اپنی مسلمان عورت کہ اپنی عورت کا بدن پر ناف سے کشنی کی
دیکھنا و مست نہیں اور عورت کا فرہ پاتہ مرد جنسی کی ہی صحیح مرد دایت میں پس دیکھی طرف جنس کی شہوت یا شک
اور نہ او سکون مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ
بیان کی او سکون مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ
مرد کی مرد کو اگر امین نہ شہوت سی اور نہیں جائز ہی چہ نا اور او سکون شہوت سی پر اور او سکون شہوت
دیکھنا مالگیر نہیں لکھنا کہ مستر لائق عورت صاحب کو پیدہ کہ دیکھی طرف جنس کی عورت فاجرہ اس کی کہ

پہلی بیہوشی کی بدہشی نہیں جائز ہے بعد جدا ہونے کی بھی اگرچہ بعد موت کی جو مانند غویٰ بیہوشی کی اور عورت کے
 سر کی بالوں کی اور بڑی پھلج عورت آزاد مردہ کی اور بٹہ کی اوٹکی کی اور کتر جی نئی ناخن پاؤں اوٹکی کی ہا
 اوٹکی کی مسئلہ نظر کرنی طرف چار عورت چھٹہ کی ساتھ شہوت کی حرام ہے مسئلہ بالوں میں بال آدمی کی کٹر
 ریتی دراز کرنی کی لمبی حرام نہیں اپنی بال ہون یا غیر کی مسئلہ جھسی اور شہوت گناہ ہوا اور محنت نظر کرنی میں طرف
 عورت جنبہ کی مانند مرد صحیح الاعضا کی میں مسئلہ جائز نہیں بل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر ذوق و وسوسہ کی اور
 بیوی سے ساتھ ذوق و وسوسہ کی اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوٹکی مالک کی اذن بھی حاصل ہے
 بیچ بیان کسب کی مسئلہ افضل کسب جہاد ہی بہ تجارت پر زراعت پر حرفہ اور کسب کئی قسمیں ہیں جن اور جب
 اور مباح اور حرام کسب پس تو ہر قدر ہی کہ کفایت کری اوس کی نفس کو اور عیال اوٹکی کو اور ادای
 دین کو مستحب ہے ہی کہ زیادہ ہو پس سی تاکہ خبر گیری کری مسکینوں کی اور تو بایا کی اور مباح وہ کہ زیادہ
 وسطی بخل کی اور حرام وہ ہی کہ کسب کر مال جمع کری واسطی قفاخر اور تکبر کی اگرچہ ہو وجہ حلال
 مسئلہ خرچ کر ہی مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف تنگی کی مسئلہ خرچہ شخص قیور ہو کسب پر
 لازم ہے اوس کو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو لازم ہے اوس کو سوال کرنا پس اس شخص
 اگر ترک کر سچ مال کو یہاں تک کہ مر جاوی گندگار مر لگا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو فرض ہے اوس شخص پر
 نہ جانی حال اوسکا کہ کھلاوی اوسکو یا سفر ارش کری اوسکی اوس شخص سے کہ کھلاوی اوسکو مسئلہ
 نہیں جائز قبول کرنا مخفی کا امر علی لیلین سی مگر جبکہ جانی یہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سی تو قبول کی
 فصل پانچویں بیچ بیان استبراء وغیرہ کی مسئلہ جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھ خریدنی سے
 یا ارث وغیرہ کی اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی یا دوسری غلام سی یا عورت سی یا اوس سے حرام ہی اوسکو
 صبیحے سے اوس سے نکلا اسکی دو و ہ شریک بھائی جی مدی دوسری یا اگر کسی تو حرام ہی اوسکو صحت کرنی اوس سے
 وہ چیزیں کہ باعث صحت کے ہیں مانند مساس وغیرہ کی یہاں تک کہ استبراء کری اوس سے ساتھ ایک حیض کے
 بیچ اوس عورت کی کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھ ایک ہمینی کی بیچ غیر حیض والی کی کہ وہ چھوٹی لڑکی اور
 مسہ اور منقطعہ حیض اور اگر حیض اجاوی ہمینی میں تو باطل ہو کا استبراء ساتھ ایام کی اور اگر منقطع ہو جاو
 حیض اوسکا بسبب اسکی کہ ہو جاوی مگر اوسکا دراز اور دوہ حیض والی تو استبراء کری اوس سے ساتھ ہمینی
 اور پانچ دن کی نزدیک چھ کی اور قوی سی یا کیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صبیحے سے اوس سے ہمینی کی دس دن
 اول میں اگر حاملہ ہو تو سبب اگر ہی سے ساتھ حتی کی اور باقی مسائل استبراء کی بیان کر نہیں کی اس لیے کہ شرعی طور
 کہ جائز استبراء کی تسکلی کی پر علی علیہ السلام کے مکرہ تحریمی ہی چو نہا یا ساتھ ساتھ ایام کی اور اس طرح مکرہ تحریمی تو
 ہوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کی تا صحت کے کذا فی لفظیہ اور خانیہ میں بھی مذکور ہے کہ ہو ساتھ شہوت کی
 اور اگر ہو بطریق زانیہ کی کی تو جائز ہی کی نزدیک اور کتاب الاختیار میں ہی بعضی علماء نے نہیں

بیہوشی عورت کے سر کی بالوں کی اور بڑی پھلج عورت آزاد مردہ کی اور بٹہ کی اوٹکی کی اور کتر جی نئی ناخن پاؤں اوٹکی کی ہا
 اوٹکی کی مسئلہ نظر کرنی طرف چار عورت چھٹہ کی ساتھ شہوت کی حرام ہے مسئلہ بالوں میں بال آدمی کی کٹر
 ریتی دراز کرنی کی لمبی حرام نہیں اپنی بال ہون یا غیر کی مسئلہ جھسی اور شہوت گناہ ہوا اور محنت نظر کرنی میں طرف
 عورت جنبہ کی مانند مرد صحیح الاعضا کی میں مسئلہ جائز نہیں بل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر ذوق و وسوسہ کی اور
 بیوی سے ساتھ ذوق و وسوسہ کی اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوٹکی مالک کی اذن بھی حاصل ہے
 بیچ بیان کسب کی مسئلہ افضل کسب جہاد ہی بہ تجارت پر زراعت پر حرفہ اور کسب کئی قسمیں ہیں جن اور جب
 اور مباح اور حرام کسب پس تو ہر قدر ہی کہ کفایت کری اوس کی نفس کو اور عیال اوٹکی کو اور ادای
 دین کو مستحب ہے ہی کہ زیادہ ہو پس سی تاکہ خبر گیری کری مسکینوں کی اور تو بایا کی اور مباح وہ کہ زیادہ
 وسطی بخل کی اور حرام وہ ہی کہ کسب کر مال جمع کری واسطی قفاخر اور تکبر کی اگرچہ ہو وجہ حلال
 مسئلہ خرچ کر ہی مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف تنگی کی مسئلہ خرچہ شخص قیور ہو کسب پر
 لازم ہے اوس کو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو لازم ہے اوس کو سوال کرنا پس اس شخص
 اگر ترک کر سچ مال کو یہاں تک کہ مر جاوی گندگار مر لگا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو فرض ہے اوس شخص پر
 نہ جانی حال اوسکا کہ کھلاوی اوسکو یا سفر ارش کری اوسکی اوس شخص سے کہ کھلاوی اوسکو مسئلہ
 نہیں جائز قبول کرنا مخفی کا امر علی لیلین سی مگر جبکہ جانی یہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سی تو قبول کی
 فصل پانچویں بیچ بیان استبراء وغیرہ کی مسئلہ جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھ خریدنی سے
 یا ارث وغیرہ کی اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی یا دوسری غلام سی یا عورت سی یا اوس سے حرام ہی اوسکو
 صبیحے سے اوس سے نکلا اسکی دو و ہ شریک بھائی جی مدی دوسری یا اگر کسی تو حرام ہی اوسکو صحت کرنی اوس سے
 وہ چیزیں کہ باعث صحت کے ہیں مانند مساس وغیرہ کی یہاں تک کہ استبراء کری اوس سے ساتھ ایک حیض کے
 بیچ اوس عورت کی کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھ ایک ہمینی کی بیچ غیر حیض والی کی کہ وہ چھوٹی لڑکی اور
 مسہ اور منقطعہ حیض اور اگر حیض اجاوی ہمینی میں تو باطل ہو کا استبراء ساتھ ایام کی اور اگر منقطع ہو جاو
 حیض اوسکا بسبب اسکی کہ ہو جاوی مگر اوسکا دراز اور دوہ حیض والی تو استبراء کری اوس سے ساتھ ہمینی
 اور پانچ دن کی نزدیک چھ کی اور قوی سی یا کیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صبیحے سے اوس سے ہمینی کی دس دن
 اول میں اگر حاملہ ہو تو سبب اگر ہی سے ساتھ حتی کی اور باقی مسائل استبراء کی بیان کر نہیں کی اس لیے کہ شرعی طور
 کہ جائز استبراء کی تسکلی کی پر علی علیہ السلام کے مکرہ تحریمی ہی چو نہا یا ساتھ ساتھ ایام کی اور اس طرح مکرہ تحریمی تو
 ہوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کی تا صحت کے کذا فی لفظیہ اور خانیہ میں بھی مذکور ہے کہ ہو ساتھ شہوت کی
 اور اگر ہو بطریق زانیہ کی کی تو جائز ہی کی نزدیک اور کتاب الاختیار میں ہی بعضی علماء نے نہیں

مضایقہ ہی چومنی کا جبکہ قصد کر ہی نہ کیا اور امن میں ہو نہ ہو نہ ہی مانند نویسی یعنی ہتھکڑی اور زنجیر وغیرہ فقہ کی اور تفسیر کی
مسئلہ کردہ ہی معاف کرنا ایک تہ بند میں آدرا کر جو مسافقہ قبس پر یا جتنی پر تو قیہ اکثر ہے بلا کراہت بالادہ
اور صحیح کہا ہی اسکو ہدایہ میں اور متون میں ہی ایسا ہی مسئلہ جائز ہی مضایقہ اس لیے کہ وہ دست قدیم ہوا تو وہ ہی ہوا
وہائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کہو کی مصاحفہ کر ہی اپنی بہائی مسلمان سی اور بلا دسی ہا نہ دوس کا جہر جاتی ہیں گناہ کا
اور سن مضامین میں یہ ہی کہ وہ ہا تو منی کر ہی مسئلہ نہیں جائز ہی ایسوں و شخصوں کو ساتھ لکھا اگرچہ ہر ایک اوپر
ایک جانب میں بکھڑی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ بدن لگا دسی مرد مرد سی ایک کپڑے میں اور نہ بدن لگا
عورت عورت سی ایک کپڑے میں مسئلہ حبیبی لکھایا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہی جدا اسلانا اسکو اسکی بہائی ہی
ہیں اور ماں اور باپ سی بموجب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدائی کردہ در میان او کی خواہا جو من اور مال پر
کہ وہ دس برس کی ہوں مسئلہ لڑکا جب بھی حد شہوت کو تو مانند مرد و جوان کی ہی مسئلہ کہا گیا ہی پنج غشی کر ہی بری عمر
والیکہ کہ اگر غشہ آب کر سکی تو کر لی والا نہ کر دوسی مگر یہ کہ مکمل ہو تو نکاح کر ہی یا خریدی تو ندی اور اوس سی غشہ کر دوسی
مسئلہ کتاب در میں ہی کہ نہیں مضایقہ ہی ساتھ چومنی ہاتھ مرد عالم کی اور پر ہیز گار کی بطریق تبرک کی اور نقل کیا
فی جامع سی کہ نہیں مضایقہ ساتھ چومنی ہاتھ عالم دیندار اور پادشاہ عادل کی اور بعضوں فی کہا یہ سنت ہی کہ نہ
فی کہتی آدہ ہزار یہ میں ہی کہ چومنا عالم کی سرکا ایسا ہی انتہی آور نہیں رخصت ہی پنج چومنی ہاتھ غیر عالم و عادل کی چومنا
اور مجاہد میں ہی کہ اسکی اسلام کی تعلیم اور کلام کی ہی جائز ہی اور وہی حاصل ہونی دنیا کی کردہ ہی مسئلہ عالم کی کسی کی ایک
عالم یا زار ہی یہ کہ یہاں دسی طرف اسکی قدم اپنی اور چومنی سی اسکو قدم اپنی تو قول کر ہی اسکی کہنی کو اور بعضوں نے
کہا کہ نہ عمارت دسی اسکی مسئلہ یہہ جو کر ہی میں باہل کہ چومنی ہیں ہاتھ اپنا جسوقت کہ ملتی ہیں کسی سی پس یہہ کردہ ہی ہیں
اجازت ہی ایسیں اور چومنا ہاتھ یا رہی کا وقت ملنی کی کردہ ہی ایسا ما اور اسطرح جو جاہل زمین ہو ہی کر ہی ہیں اکی امر
دعای کی پس یہہ حرام ہی اور کر نیوالا اور راضی ہی والاسا ساتھ اسکی دو نو گنہ گار موتی ہیں ایسی کہ یہہ ستا بہ ہوتا ہی بہتر
کی اور اگر کوئی کہی کہ آیا کا زہوتا ہی زمین چومنی سی اگر وہ بطور عبادت و تقویٰ کی یا نہیں جو تہ جواب یہہ دسی کہ ہاں
کا زہوتا ہی اور اگر بطور تجسس کے ہو تو کا زہوتا ہی ہو تا گنہ گار مگر یہہ کیرہ کا ہوتا ہی مسئلہ کتاب طے قطع میں کہ تواضع واسطے
غیر اشک حرام ہی فائدہ کہا گیا ہی بوسہ لینا یا بچ طرح یزہی بوسہ محبت کا واسطے لڑکی کی رخساری پر اور بوسہ جھکا
واسطے باب کی سربراہ بوسہ شغف کا واسطے بہائی اپنی کی پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطے پیو سی اپنی کی یا
اپنی کی منہ پر اور بوسہ خجک ہو سین کی لیے ہاتھ پر اور زبانا دہ کی بعضوں فی دو بوسی امور دین میں بوسہ خجک اور کا
اور بوسہ محبت کہنے کا مسئلہ چومنا نہیں کبہ کا بعضوں فی کہا بدعت ہی لیکن روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کہ وہ بہتی تھی مصحف صبح اور چومتی تھی اسکو اور کہتی تھی کہ یہہ عہد ہی سبزی رب کا اور فرمان ہی میری رب کا
اور حضرت عثمان غنی چومتی مصحف کو اور چومتی اسکو اپنی منہ پر مسئلہ دو ٹی کی چوم فی کو امام شافعی فی لکھا ہی کہ وہ
بدعت باحد ہی اور بعضوں فی کہا ہی کہ سنہ ہی اور کہا ملالی کہ کردہ ہی دو سر بوسہ آریا ہی کہ نہ کا ٹور دوی کو

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہو تو ساتھ چہی کی اور اگر ہم کر دوسرے اس لیے کہ امتدانی بزرگی دی ہی اور سکو داسد علم البصواب فصل
 پہنچیں بیچ بیان سے وغیرہ کی مسئلہ نہیں ضابطہ ہی ساتھ چہی اور نفع اوٹھائی سرقین یعنی نجاست جانور کی اور امام
 شافعی کے نزدیک چہنا اور سکا درست نہیں اور مکر وہ ہی بیخا آدمی کی خالص نجاست کا اور سچ ہی چہنا اور سکا
 اس جملین کہ او سین شہی یا راکہ ملی ہو اور ہو غائب اور اسی طرح جائز ہی اطلاق ساتھ نجاست مذکورہ مخلوطہ کی نہی
 کی صاحب ہدایہ فی اسی کو صحیح کیا ہی اور ملتقی بن ہی ایسا ہی ہی اور زبلی وغیرہ کی کہا کہ خالص ہی ہی نفع اوٹھانا
 درست ہی مسئلہ اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو جائز ہی لی لینا اور سکا اور اگر سکا
 آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو نہیں جائز لینا اور سکا اس لیے کہ بیع اور سکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دی وہ کافر کو ساتھ
 بیچنی اور سکی کی قیادت ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہیں جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور
 چوڑا جو سی مول شراب کا کہ بیچا ہو اور سکو مسلمان تو نہیں جلال وسطی و برٹون و سکی کی اور اسی طرح کوئی کسب ام والام جاہ
 تو میراث اور سکی حرام مطلق ہی اور ٹون مسئلہ جائز ہی سونا چڑھانا مصحف مجید پر اس لیے کہ سمیع تنظیم اور سکی ہی مجید ہی
 منقش کرنا مسجد کو ساتھ پانی سونکی اور جائز ہی تصحیف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز
 اعاب کرنا سپر اس لیے کہ آسان ہوتا ہی اس سی پڑھنا خصوصاً عجیب کو پس تحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہیں ضابطہ ہی
 لکھنی نام سورتوں کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہ سب بدعت حسنہ ہی اور نہیں ضابطہ
 ساتھ رکھنی کا غزوہ حادث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید میں اور تفسیر میں اور نختہ میں آور کر مکر وہ ہی رکنا اور سکا
 بیچ کتا بون نجوم و ادب کی مسئلہ مکر وہ ہی تری ہی ہی چوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اور سکو ساتھ قلم باریک کی
 مسئلہ جائز نہیں لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کا غدفقہ کی اور مانند اسکی کی اور طب کی کتا بونین لپیٹنا جائز ہی مسئلہ جائز ہی
 داخل ہونا ذمی کا مسجد میں مطلقاً اور مکر وہ کرنا سکو امام مالک فی مطلقاً اور مکر وہ کرنا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد فی مسجد
 الحرام میں داخل ہونی کو مسئلہ جائز ہی عیادت کرنی ذمی کی اور بیع عیادت کرنی مجوسی کی و قول میں یعنی بعضوں فی کہا
 جائز اور بعضوں فی لکھنا جائز اور جائز ہی عیادت کرنی فاسی کی بموجب روایت صحیح تکی اس لیے کہ فاسن مسلمان
 اور عیادت مسلمان کے حقوق سی ہی مسئلہ جائز ہی خطی مکرنا چار پادونکایہاں تک کہ پاکہی بشیر طیکہ کچھ فائدہ ہو خصی نہیں
 والا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضوں فی لکھا کہ ٹریکا خصی کرنا ہی حرام ہی آدمی آور مکر وہ ہی ہفت
 یعنی خطی نسلی اس لیے کہ بہین رخت دلائی ہوتی ہی لوگوں کو خصی کرنی پر او وہ حرام ہی مسئلہ جائز ہی چوڑا لکھنا ہی
 کا کورٹمی پر مسئلہ جائز ہی حقہ کرنا بیماری کی لیے ساتھ پاک چیز کی نہ ساتھ نجس کی اور سب طرح نہیں جائز ہی ہر دو
 کرنی مکر ساتھ پاک چیز کی اور نہایہ میں جائز رکنا ہی علاج کرنی کو ساتھ حرام چیز کی جبکہ خبر دی اور سکو طبیب مسلمان سمین
 شفا ہی اور نہ پادمی کوئی علاج چیز کہ قائم ہو اور سکی کذا فی الدرد اور فتاوی عالمگیری میں ہی کہ اگر ایک مریض کو طبیب کے
 ساتھ پنی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء علی کی کہ وہ یکمی اگر جانتا ہو یقیناً کہ میں اچھا ہو جاؤں گا تو حلال ہی ہے
 لینا اور سکا اور نقل کیا فقہ عبد الملک فی ہی استنادی کہ نہیں جلال ہی چہنا اور سکا اور نہیں جائز رکھنا و اگر سی ساتھ شراب کی کسی کی

مسئلہ اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو جائز ہی لی لینا اور سکا اور اگر سکا
 آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو نہیں جائز لینا اور سکا اس لیے کہ بیع اور سکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دی وہ کافر کو ساتھ
 بیچنی اور سکی کی قیادت ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہیں جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور
 چوڑا جو سی مول شراب کا کہ بیچا ہو اور سکو مسلمان تو نہیں جلال وسطی و برٹون و سکی کی اور اسی طرح کوئی کسب ام والام جاہ
 تو میراث اور سکی حرام مطلق ہی اور ٹون مسئلہ جائز ہی سونا چڑھانا مصحف مجید پر اس لیے کہ سمیع تنظیم اور سکی ہی مجید ہی
 منقش کرنا مسجد کو ساتھ پانی سونکی اور جائز ہی تصحیف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز
 اعاب کرنا سپر اس لیے کہ آسان ہوتا ہی اس سی پڑھنا خصوصاً عجیب کو پس تحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہیں ضابطہ ہی
 لکھنی نام سورتوں کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہ سب بدعت حسنہ ہی اور نہیں ضابطہ
 ساتھ رکھنی کا غزوہ حادث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید میں اور تفسیر میں اور نختہ میں آور کر مکر وہ ہی رکنا اور سکا
 بیچ کتا بون نجوم و ادب کی مسئلہ مکر وہ ہی تری ہی ہی چوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اور سکو ساتھ قلم باریک کی
 مسئلہ جائز نہیں لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کا غدفقہ کی اور مانند اسکی کی اور طب کی کتا بونین لپیٹنا جائز ہی مسئلہ جائز ہی
 داخل ہونا ذمی کا مسجد میں مطلقاً اور مکر وہ کرنا سکو امام مالک فی مطلقاً اور مکر وہ کرنا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد فی مسجد
 الحرام میں داخل ہونی کو مسئلہ جائز ہی عیادت کرنی ذمی کی اور بیع عیادت کرنی مجوسی کی و قول میں یعنی بعضوں فی کہا
 جائز اور بعضوں فی لکھنا جائز اور جائز ہی عیادت کرنی فاسی کی بموجب روایت صحیح تکی اس لیے کہ فاسن مسلمان
 اور عیادت مسلمان کے حقوق سی ہی مسئلہ جائز ہی خطی مکرنا چار پادونکایہاں تک کہ پاکہی بشیر طیکہ کچھ فائدہ ہو خصی نہیں
 والا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضوں فی لکھا کہ ٹریکا خصی کرنا ہی حرام ہی آدمی آور مکر وہ ہی ہفت
 یعنی خطی نسلی اس لیے کہ بہین رخت دلائی ہوتی ہی لوگوں کو خصی کرنی پر او وہ حرام ہی مسئلہ جائز ہی چوڑا لکھنا ہی
 کا کورٹمی پر مسئلہ جائز ہی حقہ کرنا بیماری کی لیے ساتھ پاک چیز کی نہ ساتھ نجس کی اور سب طرح نہیں جائز ہی ہر دو
 کرنی مکر ساتھ پاک چیز کی اور نہایہ میں جائز رکنا ہی علاج کرنی کو ساتھ حرام چیز کی جبکہ خبر دی اور سکو طبیب مسلمان سمین
 شفا ہی اور نہ پادمی کوئی علاج چیز کہ قائم ہو اور سکی کذا فی الدرد اور فتاوی عالمگیری میں ہی کہ اگر ایک مریض کو طبیب کے
 ساتھ پنی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء علی کی کہ وہ یکمی اگر جانتا ہو یقیناً کہ میں اچھا ہو جاؤں گا تو حلال ہی ہے
 لینا اور سکا اور نقل کیا فقہ عبد الملک فی ہی استنادی کہ نہیں جلال ہی چہنا اور سکا اور نہیں جائز رکھنا و اگر سی ساتھ شراب کی کسی کی

پشت جانور کی آور نہیں جائز یہ کہ پہلا وہی شرب کسی می کو یا لڑکی کوہ واک می اور دو بال طالبی والی می مسلمانہ اگر کہہ
منقہ من انما گیا ہو اور پانی یا تانہیں اس کی اور نادانی کی می تو جائز ہے تا دانا او سکوسا تہ شرب کی اور جائز ہے شرب
دفع بیاض کی می اگر پانی نہ ملی مسئلہ جائز ہے رزق قاضی کا و لیال میں سی اگر مٹ لال ہو کہ جسے کیا گیا ہو
سانہ حق کی والا نہیں جائز اور رزق سی میکہ ہی کہ اس قدر ہو کہ کفایت کریں و سکوا اور اسکی اہل اولیاء کی
اگر چہ غنی ہو صحیح تر روایت کی آورد جائز ہو ناجب ہی کہ ہو بدوین شرط کی اور اگر چہ سائہ اجرت کی تو حرام ہی
اس می کہ فضا بی طاعت ہی پس نہیں جائز ہی اہر ت لینی او سہار نہ تمام طاعتوں کی کذا فی الدرد والعداۃ مسئلہ
مقرر کرنا کو از نام و لکد کو اور بکاتہ کو بغیر محرم کی ہمار می مان میں نہیں جائز مسب غلبی اہل فساد کی آور چو
اسیروا کیا ہی مسئلہ جائز ہی خریدنا او س چیز کا کہ ضروری ہو چوٹ لڑکی کی لہی او سکی ہائیکو ادھ چاکو اور مارکو
اور انقسط کو ایسا انقسط کہ او سکی پرورش میں ہی لڑکا والا نہیں جائز آور نہیں جائز ہی انقسط کو یہ کہ اجرت کو ہی
یعنی اگر کہ گواہ می ضروری ہو کو کو او سکی کسی کی پانچ کی کو آورد مارکو جائز ہی یہ کہ اجرت کو دی نمی می کو اگر مرد او سکی
یزور شش میں آور چا کو نہیں جائز ہی یہ آور اگر اجرت کو دی جو نہ لڑکا اپنی نفس کو نہیں جائز کر حسب وقت
فارغ ہو کا م سی تو واجب ہو کا م سی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنی کو اور چہ کل م کی می اجرت کو دیا تھا او سکی
فارغ ہوا و چو اجرت ٹھہرائی ہی وہ دینی آدمی کی مسئلہ جائز ہی چنانچہ اگر گور کا او سکی پاتہ کہ جانتا ہی یہ
کہ ہ بناو لگا او سکی شرب بشرطیکہ مول لینی والا کا زہر او سکا لکی پاتہ چنانکہ وہ ہی مسئلہ جنانہ مرد کا افلا می کل
اور چنانچہ ہار و سکا اہل فتنہ کی تہ نہیں مسئلہ جائز ہی بشرطی التی غلام کی یا خون میں و سکی چنی کی او سکی کسی
اور ہاگنی سی آور کر وہ ہی حق طوالبہ او بس غلام کی کلی میں کہ اندیشہ ہوا او سکی ہاک جانی کا مسئلہ جائز نہیں لڑکا
تختہ غلام تاجر کا اور قبول ما او سکی دعوت کا ادر عاریت لینا جانور او سکی کا آورد اگر چہ ہی کہ یا فقہین یعنی سونا
چاندی قبول کرنا او سکا کر وہ ہی مسئلہ کر وہ ہی ضعیف یا بقال وغیرہ کو درہم یا گھون تان شرط کہ لیا کر دن کا
اون میں شمی حق جب چاہو لگا اور اگر نہ شہر یا کیا حالت عقد میں لیکن جانتا ہی دیتا ہوں اس می تو بھی نہ ہی جس
کہ یہہ قرض کی مثال کیا نفع کو آورد و باقی ہنا مال او سکی کا ہی را کس لمانت لکھی ہو تو نہیں کر وہ اس می اگر
ہلاک ہو یا درین تاوان نہیں دینا تا او سکا اور اسی طرح اگر شرط کریں پہل قرض دینی کی پھر قرض می او سکو نہیں کر
بالا اتفاق مسئلہ کر وہ تجویزی ہی کیلنا سائہ نزدکی اور شرطی کی بموجب بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہ جو کو کی کیلی سائہ شرطی کی یا نذر و شیر کی کیس یا کہ ڈوبا یا تہہ اپنا لہو میں سونور کی کذا فی الدعاۃ اور چہ شرب
حدیث نقل کی گئی کہ مائون ہی شہر کی کیلی سائہ شرطی کی اور دیکھنی الا طرفہ شرطی کی یا نہ کہ انبوا کی گوشت
سور کی ہی اور فتنہ کی دینوں ابام شافعی سی بزہر نا شرطی کا سائہ کسی ایک شرطوں نقل کیا گیا ہی فضا ابی ہاشم
امام عراقی رح سی نقل کیا ہی کہ کہا او تہون ان کہ امام شافعی کی نزدیک ہی یہہ کر وہ ہی میں معلوم ہوا کہ قول جار
امام شافعی سی ان گاہ پرجوع کی او تہون ان اس سی اتنی اور کر وہ میں سب نقل مسئلہ نہ درود ہی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

کون بکری کا تو اس کے ایک بن آجودین کی اور پھر نیوالی کی ملک سی بکری یاد دین کی اور جب تک کوئی بکری نہ ہو
چوڑی والی کی ملک بن سی نہیں بکری اگر وہ پھر بکری کا پہلی کسی اور کی بکری کی تو باقی زمین کی کسی کی ملک میں آکر
کو اوس سے لینا نہیں چاہی گا اور مری چھڑ دیسی اس کی ملک بنی زمین میں اور بعضوں کی کہ انہیں جائز ہے چوڑی بکری
برابر ہے کہ کلام مذکور کے پھر چوڑی یا یوں میں چوڑی دیسی اس کی کہ ضائع کرنا مال کا ہی اگر کلام مذکور نہ کیا جاتا ہے
ضائع کرنا مال کا ہند اگر کما تو ہی کشتی یا زمین چوڑی کو کی او کی بکری پر پس فوت ہو تا ہی انتفاع اوس کا اور انتفاع غیر
شائبہ کی پس ضائع چوڑی بالی مسئلہ مختارات میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے چوڑی یا ایسی جانور کو بیکر کہ بیکہ دسکی ہے
کہ اگر کسی اس کا اور کسی کی کر لیا اوس کو تو نہ لیو ہی اوس کو اوس سے کہ بکری اوس کو مسئلہ علی حکمہ ایذا دی ہو تو ماری اوس کو
نہ کان مری اوس کا بلکہ قح کر والی اوس کو ساتھ چوڑی تیر کی مسئلہ مارڈالنی چوڑی کی میں کلام کیا ہی طلالی مختار ہے
کہ جب ابتدا کر ہی وہ ساتھ ایذا کی تو نہیں مضائقہ مارڈالنی اوس کا اور اگر ابتدا کر ہی تو کر دے ہی اور اتفاق ہی ملک
اشتر کہ کر دے ہی طلالی دینا چوڑی کا یا یا میں بیکہ دونوں کی فتاویٰ عالمگیری کی کتاب اگر ابتدا میں میں مسئلہ چوڑی سوار
اور بیکہ مارڈالنی پر اور بل جانا گدی سی سی غیر مشقت اور مارڈالنی کی اس میں مسئلہ چوڑی سوار
اور بیکہ مارڈالنی پر یا شاید ہی ظلم کر ہی سی سلطان پر مسئلہ نہیں مضائقہ ہی ساتھ مسابقت کی تیر ایذا دی میں اور بیج دور
گوڑوں اور چوڑی ان اور کہ ہون کی اور اونٹوں کی اور یا وہ پاوڑی کی اس میں کہ مسابقت ان چیز میں سہا ب جاوے
میں ہو گا مستحب پر طلالی ہی لینا نہیں اگر شرط کیا جاوے ہی ال ایک جانب سی اور خرام سی اگر شرط کیا جاوے ہی ال دونوں
اس میں کہ بیکہ چوڑی جو اگر بیکہ مرد میان اون دونوں کی محل یعنی تیسر شخص طلالی کہ نیز الا بواں شرط کو اور اوس کا کہ
ہم مثل ہون دونوں کی گوڑی کی کہ اجبال اوس کی بڑہ جانی کا ہوا اون دونوں پر والا نہیں جائز ہو گا پھر جب بڑہ جاوے
وہ بیکہ اون دونوں سی تو لوی مال اون دونوں سی اور اگر وہ دونوں بڑہ جاوے اوس سی تو نہ دیو و اون دونوں
کو اور ان دونوں سے جو اگی بڑہ جاوے لیو وہ دوسری اور ایسا ہی حکم اون دو شخص کا ہے کہ اگر اختلاف کریں
میں اور راہ کرین بانی کا ایک عالم کا پس میں اگر مقرر کیا جاوے ہی ال وسطی اوس کے کہ منواب پر ہو تو درست ہی اور
اگر مقرر کیا جاوے ہی ال ہر ایک کی لیو دوسری پر تو نہیں درست اور کشتی لڑی پسین بدعت نہیں مگر جبکہ نہو مال کا
تو کر دے ہی اور مسابقت بغیر کچھ مال مقرر کر ہی کی جائز ہی ہر چیز میں مسئلہ مستحب ہی کتر نا ناخون کا دن جمی کی کر
جبکہ جسے کتر ناخون پر تو کر دے ہی اس میں کہ جسے پر ہی بین ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوس کا شک اور حدیث
آیا ہے کہ جس نے کتر دے ہی ناخون اس دن جمی کی جاتا ہی اوس کو ابد نقالی بلاؤں سی دوسری جمی تک اور میں دن راہ
اور مقول ہی شخصت علی اہد غایہ و سلم سی کہ جس نے کتر ہی ناخون اس نے مخالف نہیں دکتی سی اگلی دسک کہی اور معنی
مخالف کی حضرت علی رضی اللہ عنہ میں کہ کو درین شعریہ انکار کم یا شتہ والاؤں و پچھتاؤں اس کے ساتھ
یعنی کتر ناخون کا سنت و تحب ہون ہی کہہ رہا ہی یا تہ کی ہون کتر ہی اول چٹکی کا پہنچ کی اوگی کا پھر اگلی شہ کا پھر
چٹکی کی مایں کی اوگی کا پھر شہ کا اوگی اور یا میں کی ہون کتر ہی اول اگلی شہ کا پہنچ کی اوگی کا پھر چٹکی کا پھر شہ کا

اور اگر کسی نے کتر دے ہی ناخون اس دن جمی کی جاتا ہی اوس کو ابد نقالی بلاؤں سی دوسری جمی تک اور میں دن راہ
اور مقول ہی شخصت علی اہد غایہ و سلم سی کہ جس نے کتر ہی ناخون اس نے مخالف نہیں دکتی سی اگلی دسک کہی اور معنی
مخالف کی حضرت علی رضی اللہ عنہ میں کہ کو درین شعریہ انکار کم یا شتہ والاؤں و پچھتاؤں اس کے ساتھ
یعنی کتر ناخون کا سنت و تحب ہون ہی کہہ رہا ہی یا تہ کی ہون کتر ہی اول چٹکی کا پہنچ کی اوگی کا پھر اگلی شہ کا پھر
چٹکی کی مایں کی اوگی کا پھر شہ کا اوگی اور یا میں کی ہون کتر ہی اول اگلی شہ کا پہنچ کی اوگی کا پھر چٹکی کا پھر شہ کا

شہادت کی اورنگی کا پہرہ جنگلیا کی اس کی اورنگی کا آور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کہہ دانی شروع کرتے
 دہشتیں ہاتھ کی شہادت کی اورنگی سے اور پہنچتی اس ہاتھ کی جنگلیا تک پہنچا ہاتھ کی جنگلیا سے شروع کر کے
 ہاتھ کی انگلی سے پہنچتی اور ختم کرتی اور انگلی سے دہشتیں ہاتھ کی آور ذکر کیا امام غزالی نے کہ نہیں ثابت ہوئی ہے
 غل بیج ناخون کہہ دانی کی لیکن مان اولیٰ ہی کہہ نا انکا مانند خلل کرنی اورنگیوں پاؤں کی انتہی کہتا ہوں میں
 ہر ہاتھ لہ نہ میں ہی کہہ کہا حافظ بن حجر نے کہ ناخن لمبی مستحب ہیں جس طرح کہ حشو باج پڑی طرف اوکی اور نہیں ثابت ہوا
 چ کہ غیبت اسکی کی کچھ اور بیچ نقیصہ کی وسطیٰ اوکی سنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں کچھ شعر حضرت علی رضی اللہ
 ف جو نسبت کرتی ہیں وہ باطل ہی یعنی وہ شعر او منی صحت کو نہیں پہنچا اور مستحب ہی کہہ نا ناخون اور موندنا زیارت
 لہ نکا اور ستر کرنا اپنی بدنکاسا تہ نہانی کی ہر ہفتی میں ایک بار اور افضل ہے کہ نا انکا دن جمعہ کی اور جائز ہے ہر
 میں اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس درسی کہانی لہ اور عالمگیر میں لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ شری یا سب سے
 در لیس نسبت کرے اور موندنی بال زیارت کی اور ستر کرے اپنی بدنکو ساتھ نہانی کی ہر ہفتی میں ایک بار میں ہر فصل
 ی اور پردہ دن انگلی لمبی اور چالیس دن بعد اور نہیں عذر ہے چالیس نشی زیادہ میں اور مستحب و عذر ہوتا ہے
 ہی اور موندنا لبو نکا بدعت ہی اور بعضوں نے کہا سنت اور فتاویٰ عالمگیر میں لکھا ہے کہ او کھڑا سفید بالو نکا کھیت
 ہر مکروہ ہی انتہی اور سنت یہ ہے کہ ڈار ہی ایک ٹہنی بہرہ اور اگر حوت کا ٹی بال سر اپنی کی تو گنگا رہوئی ہی اور
 نہ کجائی ہی اور حرام ہی ستر نا نا ڈار ہی کا اور ستر نا نا ہر جمعہ میں مستحب ہی اور بعضوں نے کہنا جائز ہے اور بار
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر ہر روز میں مسئلہ ایک شخص نے سیکھا علم نماز کا یا مانند اسکی کا تاکہ سکھاوی لوگو کو اور ایک شخص
 لکھا تاکہ عمل کرے اس میں ان دونوں میں پہلا شخص افضل ہے اس لیے کہ فیض اسکا متعدد ہی اور روایت کیا گیا ہے کہ اگر
 کا ایک ساعت یا تین بہتر ہے شب بیدار رہی مسئلہ جائز ہے آدمی کو نکلا و طہی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن
 اگر وہ ایسی ہو اسکی مسئلہ اگر ایک شخص روز نماز کرتا ہی اور لوگوں کو ضرر پہنچاتا ہی ساتھ ہاتھ اور زبان سے
 پس کر کرنا اسکا ساتھ عیب کی کہ اس میں ہی نہیں غیبت یہاں تک کہ اگر خبر دے حکم کو اسکی تاکہ باز رکھے اسکو
 میں گناہ او سپر اور کہا علمانی کہ اگر جانتا ہی یہ کہ ناپاوس کا قادر ہی اور بیع لانی اسکی کی تو آگاہ کر دے اسکو ساتھ
 سب بیٹی اسکی کی اگرچہ ساتھ لکھتے ہیجی کی ہو اور اگر باپ نہیں قادر ہی منع کرنی پر تو نہ آگاہ کرے تاکہ نہ عداوت ہی
 آپس میں اور اگر ذکر کرے برائیاں اپنی بہائی مسلمانی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت یہ ہے کہ ذکر
 کرے عیب کو بار بار وہ ہر اکثرتی کی اور اگر غیبت کرے سببی والو کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت اس لیے کہ نہیں ارادہ کرنا ہی کل کی لکھ
 بعض کی اور وہ جھول میں پس سبب ہی غیبت جھول کی اور علی الاطلاق گناہ کرنی والی کی اور غیبت بہت کی اور غیبت کا
 اور سبب رائیگی اس میں روٹی شکوہ کرنی ظلم اسکی کی اگر حکم کی اور غیبت کہ ہوتی ہی غیبت زبان کسی صریحا ویسی ہی کی ہی تہ
 فعل کی اور گناہ کی اور لکھنی کی اور حرکت کی اور اشارہ کی اور چشمک زنی کی اور اشارات کی ساتھ ہاتھ کی اور جو چیز کہ سمجھا جاو
 اوس میں مقصود یہ ہے داخل ہی غیبت میں اور وہ حرام ہی اور اس میں سبب ہی جو کہ گناہ عاقلہ نہ ہو کہ داخل ہو ہی غیبت ایک ہر چیز

یعنی اورنگی کی
 جنگلیا سے شروع کر کے
 ہاتھ کی انگلی سے پہنچتی اور ختم کرتی اور انگلی سے دہشتیں ہاتھ کی آور ذکر کیا امام غزالی نے کہ نہیں ثابت ہوئی ہے
 غل بیج ناخون کہہ دانی کی لیکن مان اولیٰ ہی کہہ نا انکا مانند خلل کرنی اورنگیوں پاؤں کی انتہی کہتا ہوں میں
 ہر ہاتھ لہ نہ میں ہی کہہ کہا حافظ بن حجر نے کہ ناخن لمبی مستحب ہیں جس طرح کہ حشو باج پڑی طرف اوکی اور نہیں ثابت ہوا
 چ کہ غیبت اسکی کی کچھ اور بیچ نقیصہ کی وسطیٰ اوکی سنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں کچھ شعر حضرت علی رضی اللہ
 ف جو نسبت کرتی ہیں وہ باطل ہی یعنی وہ شعر او منی صحت کو نہیں پہنچا اور مستحب ہی کہہ نا ناخون اور موندنا زیارت
 لہ نکا اور ستر کرنا اپنی بدنکاسا تہ نہانی کی ہر ہفتی میں ایک بار اور افضل ہے کہ نا انکا دن جمعہ کی اور جائز ہے ہر
 میں اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس درسی کہانی لہ اور عالمگیر میں لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ شری یا سب سے
 در لیس نسبت کرے اور موندنی بال زیارت کی اور ستر کرے اپنی بدنکو ساتھ نہانی کی ہر ہفتی میں ایک بار میں ہر فصل
 ی اور پردہ دن انگلی لمبی اور چالیس دن بعد اور نہیں عذر ہے چالیس نشی زیادہ میں اور مستحب و عذر ہوتا ہے
 ہی اور موندنا لبو نکا بدعت ہی اور بعضوں نے کہا سنت اور فتاویٰ عالمگیر میں لکھا ہے کہ او کھڑا سفید بالو نکا کھیت
 ہر مکروہ ہی انتہی اور سنت یہ ہے کہ ڈار ہی ایک ٹہنی بہرہ اور اگر حوت کا ٹی بال سر اپنی کی تو گنگا رہوئی ہی اور
 نہ کجائی ہی اور حرام ہی ستر نا نا ڈار ہی کا اور ستر نا نا ہر جمعہ میں مستحب ہی اور بعضوں نے کہنا جائز ہے اور بار
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر ہر روز میں مسئلہ ایک شخص نے سیکھا علم نماز کا یا مانند اسکی کا تاکہ سکھاوی لوگو کو اور ایک شخص
 لکھا تاکہ عمل کرے اس میں ان دونوں میں پہلا شخص افضل ہے اس لیے کہ فیض اسکا متعدد ہی اور روایت کیا گیا ہے کہ اگر
 کا ایک ساعت یا تین بہتر ہے شب بیدار رہی مسئلہ جائز ہے آدمی کو نکلا و طہی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن
 اگر وہ ایسی ہو اسکی مسئلہ اگر ایک شخص روز نماز کرتا ہی اور لوگوں کو ضرر پہنچاتا ہی ساتھ ہاتھ اور زبان سے
 پس کر کرنا اسکا ساتھ عیب کی کہ اس میں ہی نہیں غیبت یہاں تک کہ اگر خبر دے حکم کو اسکی تاکہ باز رکھے اسکو
 میں گناہ او سپر اور کہا علمانی کہ اگر جانتا ہی یہ کہ ناپاوس کا قادر ہی اور بیع لانی اسکی کی تو آگاہ کر دے اسکو ساتھ
 سب بیٹی اسکی کی اگرچہ ساتھ لکھتے ہیجی کی ہو اور اگر باپ نہیں قادر ہی منع کرنی پر تو نہ آگاہ کرے تاکہ نہ عداوت ہی
 آپس میں اور اگر ذکر کرے برائیاں اپنی بہائی مسلمانی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت یہ ہے کہ ذکر
 کرے عیب کو بار بار وہ ہر اکثرتی کی اور اگر غیبت کرے سببی والو کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت اس لیے کہ نہیں ارادہ کرنا ہی کل کی لکھ
 بعض کی اور وہ جھول میں پس سبب ہی غیبت جھول کی اور علی الاطلاق گناہ کرنی والی کی اور غیبت بہت کی اور غیبت کا
 اور سبب رائیگی اس میں روٹی شکوہ کرنی ظلم اسکی کی اگر حکم کی اور غیبت کہ ہوتی ہی غیبت زبان کسی صریحا ویسی ہی کی ہی تہ
 فعل کی اور گناہ کی اور لکھنی کی اور حرکت کی اور اشارہ کی اور چشمک زنی کی اور اشارات کی ساتھ ہاتھ کی اور جو چیز کہ سمجھا جاو
 اوس میں مقصود یہ ہے داخل ہی غیبت میں اور وہ حرام ہی اور اس میں سبب ہی جو کہ گناہ عاقلہ نہ ہو کہ داخل ہو ہی غیبت ایک ہر چیز

نہانی کی اورنگی کا پہرہ جنگلیا کی اس کی اورنگی کا آور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کہہ دانی شروع کرتے
 دہشتیں ہاتھ کی شہادت کی اورنگی سے اور پہنچتی اس ہاتھ کی جنگلیا تک پہنچا ہاتھ کی جنگلیا سے شروع کر کے
 ہاتھ کی انگلی سے پہنچتی اور ختم کرتی اور انگلی سے دہشتیں ہاتھ کی آور ذکر کیا امام غزالی نے کہ نہیں ثابت ہوئی ہے
 غل بیج ناخون کہہ دانی کی لیکن مان اولیٰ ہی کہہ نا انکا مانند خلل کرنی اورنگیوں پاؤں کی انتہی کہتا ہوں میں
 ہر ہاتھ لہ نہ میں ہی کہہ کہا حافظ بن حجر نے کہ ناخن لمبی مستحب ہیں جس طرح کہ حشو باج پڑی طرف اوکی اور نہیں ثابت ہوا
 چ کہ غیبت اسکی کی کچھ اور بیچ نقیصہ کی وسطیٰ اوکی سنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں کچھ شعر حضرت علی رضی اللہ
 ف جو نسبت کرتی ہیں وہ باطل ہی یعنی وہ شعر او منی صحت کو نہیں پہنچا اور مستحب ہی کہہ نا ناخون اور موندنا زیارت
 لہ نکا اور ستر کرنا اپنی بدنکاسا تہ نہانی کی ہر ہفتی میں ایک بار اور افضل ہے کہ نا انکا دن جمعہ کی اور جائز ہے ہر
 میں اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس درسی کہانی لہ اور عالمگیر میں لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ شری یا سب سے
 در لیس نسبت کرے اور موندنی بال زیارت کی اور ستر کرے اپنی بدنکو ساتھ نہانی کی ہر ہفتی میں ایک بار میں ہر فصل
 ی اور پردہ دن انگلی لمبی اور چالیس دن بعد اور نہیں عذر ہے چالیس نشی زیادہ میں اور مستحب و عذر ہوتا ہے
 ہی اور موندنا لبو نکا بدعت ہی اور بعضوں نے کہا سنت اور فتاویٰ عالمگیر میں لکھا ہے کہ او کھڑا سفید بالو نکا کھیت
 ہر مکروہ ہی انتہی اور سنت یہ ہے کہ ڈار ہی ایک ٹہنی بہرہ اور اگر حوت کا ٹی بال سر اپنی کی تو گنگا رہوئی ہی اور
 نہ کجائی ہی اور حرام ہی ستر نا نا ڈار ہی کا اور ستر نا نا ہر جمعہ میں مستحب ہی اور بعضوں نے کہنا جائز ہے اور بار
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر ہر روز میں مسئلہ ایک شخص نے سیکھا علم نماز کا یا مانند اسکی کا تاکہ سکھاوی لوگو کو اور ایک شخص
 لکھا تاکہ عمل کرے اس میں ان دونوں میں پہلا شخص افضل ہے اس لیے کہ فیض اسکا متعدد ہی اور روایت کیا گیا ہے کہ اگر
 کا ایک ساعت یا تین بہتر ہے شب بیدار رہی مسئلہ جائز ہے آدمی کو نکلا و طہی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن
 اگر وہ ایسی ہو اسکی مسئلہ اگر ایک شخص روز نماز کرتا ہی اور لوگوں کو ضرر پہنچاتا ہی ساتھ ہاتھ اور زبان سے
 پس کر کرنا اسکا ساتھ عیب کی کہ اس میں ہی نہیں غیبت یہاں تک کہ اگر خبر دے حکم کو اسکی تاکہ باز رکھے اسکو
 میں گناہ او سپر اور کہا علمانی کہ اگر جانتا ہی یہ کہ ناپاوس کا قادر ہی اور بیع لانی اسکی کی تو آگاہ کر دے اسکو ساتھ
 سب بیٹی اسکی کی اگرچہ ساتھ لکھتے ہیجی کی ہو اور اگر باپ نہیں قادر ہی منع کرنی پر تو نہ آگاہ کرے تاکہ نہ عداوت ہی
 آپس میں اور اگر ذکر کرے برائیاں اپنی بہائی مسلمانی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت یہ ہے کہ ذکر
 کرے عیب کو بار بار وہ ہر اکثرتی کی اور اگر غیبت کرے سببی والو کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت اس لیے کہ نہیں ارادہ کرنا ہی کل کی لکھ
 بعض کی اور وہ جھول میں پس سبب ہی غیبت جھول کی اور علی الاطلاق گناہ کرنی والی کی اور غیبت بہت کی اور غیبت کا
 اور سبب رائیگی اس میں روٹی شکوہ کرنی ظلم اسکی کی اگر حکم کی اور غیبت کہ ہوتی ہی غیبت زبان کسی صریحا ویسی ہی کی ہی تہ
 فعل کی اور گناہ کی اور لکھنی کی اور حرکت کی اور اشارہ کی اور چشمک زنی کی اور اشارات کی ساتھ ہاتھ کی اور جو چیز کہ سمجھا جاو
 اوس میں مقصود یہ ہے داخل ہی غیبت میں اور وہ حرام ہی اور اس میں سبب ہی جو کہ گناہ عاقلہ نہ ہو کہ داخل ہو ہی غیبت ایک ہر چیز

یہ حکم مہربانہ پیری اوسنی اشارہ کیا یعنی ساتھ ساتھ اپنی کی اپنی اوسکی تہنگی پر کیا فرماں ہے کہ اگر کسی نے
اوسکی اور اوسکی سے بھی کسی کی جیسا کہ لنگر اگر چاہی کسی کو پہنچا نہیں پس نہیں غیبت ہی بلکہ تہمت ہی ان کی فہم سے
آور اگر کسی جو لوگ کندی نہیں کچ باجوں کو کو کو دیکھا یعنی آج اون میں ایک شخص ایسا تھا تو وہ غیبت ہوئی ہی بلکہ کجی
مخالفت شخص میں اور جیکہ بھی مخالفت میں کو تو بخیر ہی اور شرح شریعت میں ہی کہ غیبت ہی کہ تہمت ہی کہ کجی کجی
غالباً یہ اس طرح کہ اگر وہ کسی تو ناگوار ہو اور سکوت وایت ہی ابلی پھر یہی کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اکب
جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہنا ہے اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا ہی بہائی کو ساتھ ہو کر
کہ کروہ جان و وہ غرض کیا صحابہ کہ فرمائی اوسکی کہ اگر ہو میری بی عین و چیز کہ کہوں میں یعنی نہیں غیبت ہی فرمایا اگر تم
اوس میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق غیبت کی فنی اوسکی اور اگر نہیں ہی وہ میں چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بتان کجی فنی
انتہی اور اگر نہیں ہی غیبت اوس شخص تک جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرنا ہی غیبت کرنا ہی کو نا دم خرما اور اگر غیبت
اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی کہ تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہی اوسکی مسئلہ تعریف کرنی آدمی کی ہر طرح پر ہی کیا
کہ تعریف کر ہی اوسکی مشہرہ برہم تو وہ کجی ہی کی ہی اس ہی اور دوسری یہی کہ تعریف کر ہی اوسکی غائبانہ
جانتا ہی کہ اوسکی اوسکی ہی کی ہی ہی اور تیسری یہی کہ تعریف کر ہی اوسکی غائبانہ ہی المظہر نہ پڑا ہو
پہنچ ہی کی اور تعریف کر ہی اوسکی ساتھ و چیز کی کہ اوس میں ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں کذا فی المالکینہ مسئلہ
صلو رحم واجب ہی اگرچہ ہر ساتھ سلام کی اور دعا کرنی کی اور تحفہ بھیجی کی اور نہ ذکر کی کی اور مل بیٹھی کی اور کلام
ہوئی کی اور لطف و احسان کرنی کی اور ملاقات کر ہی فرمایا کہ ہی تاکہ زیادہ ہوجت یعنی ملاقات کر ہی و دشمنی بھیجی
یا ہر جہنمی میں اور نہ و کرنی حاجت و نکل اس ہی کہ رد کرنا و نکل حاجت کا قطع رحم ہی حدیث تریف میں آیا ہی کہ
اوس دعا ملایہ کہتا ہی اس سے یعنی عنایت و درہمائی و کتا ہی اوسپر کہ غیب نہ کہتا ہی اپنی ہی دار و نشی اور انقطاع کرنا
اوسکی انقطاع کرنا ہی فنی دار و نشی اور وایت میں اپنی سلوک کرنا فنی دار و نشی زیادہ کرنا ہی عمر کہ مسئلہ سلام کرنا
مسلمان کو اگر اسکو کچھ حاجت ہو و یا وہ کسی والا کر دہی جیسی مکر وہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا ہی ہی ہی اور بخاری کی شرح
کہ یعنی ہی لکھا ہی بیچ شرح حدیث تقریراً للسلام علی من عرفت و لم یعرف کہ یہ تعریف مخصوص ہی ہند مسلمانوں
میں سلام کر ہی ابتدا و کا ذکر حسب فیہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاجتہدوا الیہ وواللہ علیہ السلام احو اور سیرت
خاص کیا گیا ہی ہی ہی اس سے اس سے اور دلیل کی یعنی فاسق ہی ہی ہی سلام میں جسکی فسق میں شک ہو اوس سے سلام
کر ہی ان تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا ہی اور اگر سلام کر ہی نہ ہو یا نصرانی یا مجوسی مسلمان یہ تو نہیں مضائقہ ہی و کسی
جو اب دشمنی کا و لیکن جابہ من خط و ملا کہ ہی اور اگر سلام کر ہی فی پر ازراہ تعلیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لیے کہ تعلیم کا رد
کفر ہی اور اگر کسی مجوسی کو یا شہداء و ازراہ تعلیم کی تو ہی کافر ہو جاتا ہی را اگر کسی فہم کی اطلاع اللہ بقا وک یعنی عزیزی
در اندر ہی اندیس اس کہنی ہی کر یا ارادہ ہوا کسی دلیل کہ اگر عدا سکی شری ہو ہی تو شاید یہ مسلمان جہاد ہی یا ادا
کہتا ہی جہاد حالت ذلت سے تو نہیں مضائقہ ہی مسکا یہ دونوں مسئلہ کن جہاد میں اور نہیں واجب ہو یا

یہ حکم مہربانہ پیری اوسنی اشارہ کیا یعنی ساتھ ساتھ اپنی کی اپنی اوسکی تہنگی پر کیا فرماں ہے کہ اگر کسی نے
اوسکی اور اوسکی سے بھی کسی کی جیسا کہ لنگر اگر چاہی کسی کو پہنچا نہیں پس نہیں غیبت ہی بلکہ تہمت ہی ان کی فہم سے
آور اگر کسی جو لوگ کندی نہیں کچ باجوں کو کو کو دیکھا یعنی آج اون میں ایک شخص ایسا تھا تو وہ غیبت ہوئی ہی بلکہ کجی
مخالفت شخص میں اور جیکہ بھی مخالفت میں کو تو بخیر ہی اور شرح شریعت میں ہی کہ غیبت ہی کہ تہمت ہی کہ کجی کجی
غالباً یہ اس طرح کہ اگر وہ کسی تو ناگوار ہو اور سکوت وایت ہی ابلی پھر یہی کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اکب
جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہنا ہے اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا ہی بہائی کو ساتھ ہو کر
کہ کروہ جان و وہ غرض کیا صحابہ کہ فرمائی اوسکی کہ اگر ہو میری بی عین و چیز کہ کہوں میں یعنی نہیں غیبت ہی فرمایا اگر تم
اوس میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق غیبت کی فنی اوسکی اور اگر نہیں ہی وہ میں چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بتان کجی فنی
انتہی اور اگر نہیں ہی غیبت اوس شخص تک جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرنا ہی غیبت کرنا ہی کو نا دم خرما اور اگر غیبت
اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی کہ تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہی اوسکی مسئلہ تعریف کرنی آدمی کی ہر طرح پر ہی کیا
کہ تعریف کر ہی اوسکی مشہرہ برہم تو وہ کجی ہی کی ہی اس ہی اور دوسری یہی کہ تعریف کر ہی اوسکی غائبانہ
جانتا ہی کہ اوسکی اوسکی ہی کی ہی ہی اور تیسری یہی کہ تعریف کر ہی اوسکی غائبانہ ہی المظہر نہ پڑا ہو
پہنچ ہی کی اور تعریف کر ہی اوسکی ساتھ و چیز کی کہ اوس میں ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں کذا فی المالکینہ مسئلہ
صلو رحم واجب ہی اگرچہ ہر ساتھ سلام کی اور دعا کرنی کی اور تحفہ بھیجی کی اور نہ ذکر کی کی اور مل بیٹھی کی اور کلام
ہوئی کی اور لطف و احسان کرنی کی اور ملاقات کر ہی فرمایا کہ ہی تاکہ زیادہ ہوجت یعنی ملاقات کر ہی و دشمنی بھیجی
یا ہر جہنمی میں اور نہ و کرنی حاجت و نکل اس ہی کہ رد کرنا و نکل حاجت کا قطع رحم ہی حدیث تریف میں آیا ہی کہ
اوس دعا ملایہ کہتا ہی اس سے یعنی عنایت و درہمائی و کتا ہی اوسپر کہ غیب نہ کہتا ہی اپنی ہی دار و نشی اور انقطاع کرنا
اوسکی انقطاع کرنا ہی فنی دار و نشی اور وایت میں اپنی سلوک کرنا فنی دار و نشی زیادہ کرنا ہی عمر کہ مسئلہ سلام کرنا
مسلمان کو اگر اسکو کچھ حاجت ہو و یا وہ کسی والا کر دہی جیسی مکر وہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا ہی ہی ہی اور بخاری کی شرح
کہ یعنی ہی لکھا ہی بیچ شرح حدیث تقریراً للسلام علی من عرفت و لم یعرف کہ یہ تعریف مخصوص ہی ہند مسلمانوں
میں سلام کر ہی ابتدا و کا ذکر حسب فیہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاجتہدوا الیہ وواللہ علیہ السلام احو اور سیرت
خاص کیا گیا ہی ہی ہی اس سے اس سے اور دلیل کی یعنی فاسق ہی ہی ہی سلام میں جسکی فسق میں شک ہو اوس سے سلام
کر ہی ان تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا ہی اور اگر سلام کر ہی نہ ہو یا نصرانی یا مجوسی مسلمان یہ تو نہیں مضائقہ ہی و کسی
جو اب دشمنی کا و لیکن جابہ من خط و ملا کہ ہی اور اگر سلام کر ہی فی پر ازراہ تعلیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لیے کہ تعلیم کا رد
کفر ہی اور اگر کسی مجوسی کو یا شہداء و ازراہ تعلیم کی تو ہی کافر ہو جاتا ہی را اگر کسی فہم کی اطلاع اللہ بقا وک یعنی عزیزی
در اندر ہی اندیس اس کہنی ہی کر یا ارادہ ہوا کسی دلیل کہ اگر عدا سکی شری ہو ہی تو شاید یہ مسلمان جہاد ہی یا ادا
کہتا ہی جہاد حالت ذلت سے تو نہیں مضائقہ ہی مسکا یہ دونوں مسئلہ کن جہاد میں اور نہیں واجب ہو یا

کہ تو اور بہت سیام ملک کر لی ابوسنی کر دے ہی پاؤں وہ کہ محبت کر ہی ہوں فقہ یعنی آئینیں ذکر کر ہی ہوں ہن
 فقہ کی ایک علامتہ کر دے ہی ہوں آئینیں یا پر پند رہی ہوں عالم سی مسائل چوڑی ہوئی انکو یعنی ہنستغول کرنا کو ساتھ سلام
 کتاب وہ فقہ میں لکھا ہی کہ حیث غل ہو دی تو ایک قوم پر اور وہ قوم یا کوئی اور نہیں سی بیان کر تا ہو علم کو اور باقی
 رہی ہوں نہ کر دے ہی اوسنی سلام ملک کر لی اور اگر کسی سلام تو گنگنا کر دے تا ہی اور لازم آتا ہی اور پھر جواب دینا
 پختی تو یہ صحیح نید ہی کہ جواب دینا لازم نہیں آتا اور جو اذان دے ہی رہا ہو یا کبیر کہتا ہو اور مدرس یعنی جو علم پڑھا رہا ہو
 اور جو عزمین جوان یعنی اس سی معلوم برا کہ پڑھیں ہوں برا فوراً دن جو رتوں پر کہ اجنبی نہیں ہوں بلکہ بیہوشی اور محاسن
 سلام کرنا جائز ہی اور کیلنی والی طرح کی اور جو کہ شاہدین ہوں کی اخلاق کی یعنی جو سہ یا تحفہ یا ماتہ اکل اور کسب
 کیلانی ہیں اور تعلیمی میں غفل کیا ہی کہ نہیں معنی یہ سلام ملک کر لی کا کیلنی والی تہلج کی سنت ایک امام ازہر فقہ کی لیس
 کہ سبب جواب سلام کی بابت ہی گا اوس سی پس بقدر باذن یا غیبت ہی اور جو کذا اپنی بیوی یا لونڈی سے کا نہ
 یا ادنیار یا ہو یعنی صحبت کر تا ہو یا کر تا ہو وہ چیزیں کہ باعث جراح ہوں یا خدساس وغیرہ کی اور کا قریبی اور سپر ہی
 سلام کر ہی افسر لیس کہ حرام ہی سلام کرنا اور سپر یہاں تک کہ اگر سلام کر ہی اور سپر اور شہد اور پھر معلوم ہو کہ بیکہ خراب
 تو کسی دوسری کہ پھر وہی مجھ سلام میل اور دہ کہ کلا جو ستر اور سکا اگر چہ بضرورت کہلا ہو اور کتاب و فقہ میں لکھا ہی
 حن اعلیٰ جو تمام فقہین تو سلام نہ کر ہی انیر کہ جو اور سپر ہوں ننگی ہوں یا نہوں نزدیک نام اعظم کی ہوز ضعیفین کی نزدیک
 اگر ستر اور سکا ڈھکا ہو تو کہ ہی اور نہیں تو نہیں اور جو کہ یا پختہ یا پیشاب کر دے تا ہو اور سپر ہی سلام کر ہی اور اگر کر لی
 کہی سلام تو نہ جواب دے وہ پی و اعلیٰ اور بعد فراہکی ہی لازم نہیں اور سکو جواب دینا اتفاقاً اور جو کہ کہانا کارا ہو اور سپر
 سلام کر کر حکم جو تہجد کا اور ارادہ کر ہی تو یہ کہ پہنچے عکرا او سکا کہانی ہوں سنی اور جاننا ہو تو کہانی والی کا حال کہ دوسرے نہیں
 کر ہی کسی کو کہانی سی تو کر سلام میں نہیں شرف ہی اور سپر سلام کر ساتھ ان دو قیدوں ذکر کی گئی کی اور متفقہ
 اپنی اور ستاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم ایسی شیخ یا شیخ پر چہشی یا مالانی ہنستغول ہو تو اور سپر ہی سلام کرنا مکروہ ہی
 اور گانی والا یعنی سپر ہی سلام کرنا مکروہ ہی اور اور ثانی والا کہ نزدیک اور کبیر اور ثانی والی پر اور گانی والا سلام
 حرام کرنا مکروہ ہی یا وقت گانی اور اور ثانی کی ہی یا مصلحت جواب پدہ کہ اگر تہ دو زبان موصوف ہوں ساتھ گانی اور اور
 یہاں تک کہ اگر ہوں دونوں کی او سکو پیشہ اور اگر ام کی باقی ہوں اس سبب سی تو اطلاق اولی ہی یعنی بہر حال اوسنی
 سلام ملک کر ہی اور اگر تہ فعل اوسنی اتفاقاً سرزد ہو تی ہوں تو تعقیب اولی ہی یعنی وقت گانی اور اور ثانی کی مکروہ ہی
 واجبہ اعلیٰ اور بعضوں کی لکھا ہی کہ انہی ہی سلام کرنا مکروہ ہی یا نہیں اور ستر اور ثانی والا کہ سلام کرنا مکروہ ہی اور جو
 اور جو دیکھ رہا ہو خود کو بار بار حق پسند آئے جو کہ اپنی کو بڑا کہتا ہو اور بعضوں کی نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا اور سپر
 ہوں مسجد میں منتظر ناکی اس لیس کہ منتظر نماز کا چ حکم پڑھنی والی نماز کی ہی اور تعبیج کی ہی کتاب ضیاء میں ساتھ راجع ہو
 جواب کی یہ حق نفس اعلیٰ کی اور عبارت کتاب صیحا کی یہ ہی کہ وہ وضو نہ دے ہی میں لکھا ہی کہ مکروہ ہی سلام یاخ حکم ہوں میں
 اور جو نہیں اکی کی ہوت ہی اور بعض میں جواب سی وقت خطبی کی ہوں جس کی نہ جواب سی سلام کا اور گنگنا کر دے ہی سلام

۱۳۔ مولانا
 سے جسے جاہ
 عارفانہ سے
 فو الصلح سے
 کرن اعلاٰ میں
 سماج میں
 لاکھ لاکھ
 میں جرات اور نظام
 نہ تو خود میں
 غلامانہ پیش
 کے

[illegible]

[illegible]

اوس سی اور اگر وہ چیز نہیں ہو اور پانی والا غنی ہو تو تصدق کر دی اور مسکوتہ نہیں مضائقہ ہی جامع کر دئی گا اگر نہیں
کندہ میں مصنف محمد سی مسئلہ نہ سوار ہو عورت مسلمان زمین پر اس لیے کہ حدیث حکم دہوئی نہی اسکی مستثنیٰ اور منع
اول صورتیں ہی کہ بطور لہو کی سوار ہو اور اگر سوار ہو وہی حاجت جہاد کی تبلیغ کی یا مقصد دینی یا دنیوی کی کہ
اسین حاجت سوار ہون کی پڑتی ہی تو نہیں مضائقہ اوسکے مسئلہ ذکر افتد کرنا طلوع غروب خیرنی طلوع ہون آفتاب تک
اولی ہی پڑھنی قرآن کی نہی اور سبب ہی پڑھنا قرآن کا وقت طلوع اور غروب آفتاب کی اور نہیں مضائقہ ہے
وہی انام کی بھی نماز کی ساتھ پڑھنی آئے الاکسنی اور آیاتون اخیر سورہ بقرہ کی اور چکل پڑھنا افضل ہی اور پڑھنا ناکہ
بعد نماز کی بکار کر وہی مہات کی بدعت ہی کہما و شتا و ہمار سی لیکن یہ بدعت حسنہ ہی و اسطی عادت کی اور
انار کی کذا فی الدر اور عالمگیری میں لکھا ہی کہ فضل پنج پڑھنی قرآن کی خارج جملہ سمجھ ہی اور پڑھنا فاتحہ کا
بعد نماز فرض کی جمع ہو کہ وہی مہات کی چکل یا بکار کر کہ وہی اور راحت پا دیکھا قاضی بدیع الدین کہ یہ نہیں کرہ
آخر تیار کیا قاضی امام جلال الدین نے کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت ہو تو کر دہی والا نہیں پڑھنا
سورہ کا فزون کا آخر تک جمع ہو کر کہ وہی اس لیے کہ یہ بدعت ہی نہیں نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین نہیں اسکی مسئلہ
رشتہ نہیں ملک میں آتی ہی ساتھ قبض کر لی اور نہیں مضائقہ ہی رشتہ دینی کا جبکہ خوف کر لی اپنی دین پروردگار
جہلی اسد علیہ السلام دینی شاعر کو اعدا و سکو کہ دور تی زبان اوسکی سی مسئلہ اہل علمہ کمال جمع کر کی دینا انام
اچا ہی مسئلہ سخت حرام سی ہی وہ چیز کہ لیجانی ہی ہر مباح پر مانند جنگ اور گمانس اور پالی اور گانون کی عین ہی جنگ
یہ چیزیں مباح الاصل ہیں جو چاہی سولی لی ان چیزوں پر کچھ لیا نہ چاہی اور اسی طرح سخت حرام سی ہی وہ چیز
کہ لیا ہی غازی وہی جہاد کی اور شاعر بسبب شعر کی اور مسخرہ اور نقال اور تمام باجی وال اور گنا اور جہاد کلمین والا
اگر کوئی والا اور مانند انکی کی مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی ان اسی خیر شد یا مانند اسکی کی پس جائز ہی و سکو تو بیج بکار
کہ نہ واجب کوئی شد کو گر ترک کرنا اوسکا افضل ہی مسئلہ جسکے لڑکی ہوں اور مال ہو تو رات و نہایت کانتی عورت کی کر وہی
مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریاسی اود کر ہی نہیں ثواب ہا مسئلہ کا تاخر و کا اوپر پچائیت کانتی عورت کی کر وہی
اور کر وہی مرد کی ہی چو نا عورت کا اور عورت کی ہی چو نا مرد کا مسئلہ جائز ہی مرد کو باورنا اپنی بیوی کی نہیں اور
ترک کر لی نماز کی کذا فی الدر اور ملحق میں لکھا ہی کہ جائز ہی غاوند کو یہ کہ تفرید ہی اپنی بیوی کو سبب ترک کر لی چکا
اور سبب اسکی کہ یہ نہایت کر نیکو بلاوی اور وہ انکار کر تی یعنی بلا عذر اور سبب ترک کر لی نماز کی اور سبب ترک کر لی غسل
جائز کی مسئلہ نہیں واجب ہی غاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا مسئلہ نہیں جائز ہی وضو کرنا اون وضو نہی
کہ طیار کی گئی ہوں چینی کی لیکی اور منع کہ جادوی وضو کر سی اوس اور میں ان دو ٹما لیجنا اوس بان کا ہی اہل کی
جائز ہی اگر ان دو ٹما لیجنا ان کا والا نہیں جائز مسئلہ جھوٹ بولنا مباح ہی وہی نکالی حق اپنی کی اور وہی مباح
ظلم کی نفس اپنی سی اور ہر وہیہ ہی کہ تفریق یعنی کناہہ کرتا جھوٹ کا جائز ہی اس لیے کہ صریح جھوٹ حرام ہی یہ کتاب
مجتبیٰ میں ہی اور وہاں یہ میں ہی کہ جائز ہی جھوٹ بولنا صلح کر وانی کی ہی دو شخص نہیں یا دفع ظلم کی ہی اور اپنے

مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریاسی اود کر ہی نہیں ثواب ہا مسئلہ کا تاخر و کا اوپر پچائیت کانتی عورت کی کر وہی
اور کر وہی مرد کی ہی چو نا عورت کا اور عورت کی ہی چو نا مرد کا مسئلہ جائز ہی مرد کو باورنا اپنی بیوی کی نہیں اور
ترک کر لی نماز کی کذا فی الدر اور ملحق میں لکھا ہی کہ جائز ہی غاوند کو یہ کہ تفرید ہی اپنی بیوی کو سبب ترک کر لی چکا
اور سبب اسکی کہ یہ نہایت کر نیکو بلاوی اور وہ انکار کر تی یعنی بلا عذر اور سبب ترک کر لی نماز کی اور سبب ترک کر لی غسل
جائز کی مسئلہ نہیں واجب ہی غاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا مسئلہ نہیں جائز ہی وضو کرنا اون وضو نہی
کہ طیار کی گئی ہوں چینی کی لیکی اور منع کہ جادوی وضو کر سی اوس اور میں ان دو ٹما لیجنا اوس بان کا ہی اہل کی
جائز ہی اگر ان دو ٹما لیجنا ان کا والا نہیں جائز مسئلہ جھوٹ بولنا مباح ہی وہی نکالی حق اپنی کی اور وہی مباح
ظلم کی نفس اپنی سی اور ہر وہیہ ہی کہ تفریق یعنی کناہہ کرتا جھوٹ کا جائز ہی اس لیے کہ صریح جھوٹ حرام ہی یہ کتاب
مجتبیٰ میں ہی اور وہاں یہ میں ہی کہ جائز ہی جھوٹ بولنا صلح کر وانی کی ہی دو شخص نہیں یا دفع ظلم کی ہی اور اپنے

مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریاسی اود کر ہی نہیں ثواب ہا مسئلہ کا تاخر و کا اوپر پچائیت کانتی عورت کی کر وہی
اور کر وہی مرد کی ہی چو نا عورت کا اور عورت کی ہی چو نا مرد کا مسئلہ جائز ہی مرد کو باورنا اپنی بیوی کی نہیں اور
ترک کر لی نماز کی کذا فی الدر اور ملحق میں لکھا ہی کہ جائز ہی غاوند کو یہ کہ تفرید ہی اپنی بیوی کو سبب ترک کر لی چکا
اور سبب اسکی کہ یہ نہایت کر نیکو بلاوی اور وہ انکار کر تی یعنی بلا عذر اور سبب ترک کر لی نماز کی اور سبب ترک کر لی غسل
جائز کی مسئلہ نہیں واجب ہی غاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا مسئلہ نہیں جائز ہی وضو کرنا اون وضو نہی
کہ طیار کی گئی ہوں چینی کی لیکی اور منع کہ جادوی وضو کر سی اوس اور میں ان دو ٹما لیجنا اوس بان کا ہی اہل کی
جائز ہی اگر ان دو ٹما لیجنا ان کا والا نہیں جائز مسئلہ جھوٹ بولنا مباح ہی وہی نکالی حق اپنی کی اور وہی مباح
ظلم کی نفس اپنی سی اور ہر وہیہ ہی کہ تفریق یعنی کناہہ کرتا جھوٹ کا جائز ہی اس لیے کہ صریح جھوٹ حرام ہی یہ کتاب
مجتبیٰ میں ہی اور وہاں یہ میں ہی کہ جائز ہی جھوٹ بولنا صلح کر وانی کی ہی دو شخص نہیں یا دفع ظلم کی ہی اور اپنے

اور اپنی بیوی کی راضی کرنی کی نفی اور زانیہ میں تاکہ فتح یاب ہو کفار پر مسئلہ کردہ سی حساب میں دو انا غلام
 مسئلہ کٹری ہو تا کسی کی تعلیم کی لپی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لپی بھی کٹری جونی کو بھڑون کی تاب نہ لے سکتا ہے مسئلہ
 فسق ہو ماکوت ڈالنی گذرنی کی مسجد جامع میں سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکوں کا ایسا نہیں مسئلہ نہ نکالا جاویں مردہ قریب
 بعد ڈالنی پڑی کی او سپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہ کہ جو زمین غصب کی یا لگی بس پتہ فقہ کی شری سی بعد دفن کر لینی کی اور
 نہیں مضائقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس اس لپی کہ مسافت مقبرہ کی کہتی پختی ہی
 اس مقدار کو کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن آور در مختار کی کتاب الوصیۃ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی وصیت کرے کچھ
 نکالا نا شخص نماز پڑھنی یا میرا جنازہ لیجا یا جادی بعد مرئی کی اور شہر میں یا کفن دیا جاویں ایسی کٹری کا یا لینی جاوے
 یا کٹر کیا جاوے قبر پر شہید یا نہ یا وصیت کرے اس شخص کی لپی کہ پڑھنی نزدیک قبر اس کی ساتھ شئی معین کی قیست
 جیسے پانی کی اڑا کی قبروں پر حافظہ لڑکر رکھی جاتی ہوں پس یہ وصیت باطل رہی مسئلہ جائز ہی فرہ کرنا اپنی بیوی کا
 لیکن پٹ بہر ہی سی زیادہ نہ کہلا دے مسئلہ منع کیجا دے عورت اس سے کہ مانگے کسی سی تعویذ حب کا و سہمی خاوند ہی
 کذا فی الدرر اور عالمگیری میں لکھا ہے کہ اگر ارادہ کرے ایک عورت یہ کہ کرے تعویذ تاکہ دوست رکھے او سکو خاوند
 اور تہا وہ بغض رکھتا او س سے تو یہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہیں مسئلہ کردہ ہی عورت کو سعی کرنی واپلی
 اسقاط حمل اپنی کی آور جائز ہی اسقاط بسبب عذر کی جب تک کہ جان نہ پڑی ہی میں اور اگر حمل گراویں عورت ہر طرح
 کہ بچہ مرد و بچہ تو او سکی عوض میں مانگی عاقلہ کو غور یعنی یا منسو در ہم دینی آتی ہیں او میں بھی کی باپ کی تین مسئلہ
 عاشوری کی ن سرمد لگانا جائز ہی کذا فی الہدایۃ اور نہیں مضائقہ اسکا کہ بچاویں ولیہ وغیرہ عاشوری کی دن تاکہ
 فراخی ہو عیال پر اور بہت سی سکین کہا میں اور ثواب دیا جاتا ہی سپر مسئلہ مارنا غیر کی غلام کا جائز ہی او سکی حکم سی
 اور نہیں جائز بارنا آزاد کا اگرچہ باچک کرے مسئلہ زیادہ ثواب ہی پڑنی قرآن کی سی سننا قرآن کا کہ کذا فی الدرر اور
 طوائع الانوار کہ شرح او سکی ہی او میں لکھا ہے بیج باب مغسرات نماز کی کہ پڑھنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب میں
 جیسی کہ آیا ہی احادیث میں انتہی مسئلہ لکھا ہے علانی کہ ثواب لڑکی کی عبادت کا لڑکی کو ہوتا ہی کذا فی الدرر او او سکی
 حاشی میں کتاب واقعات میں نقل کیا ہے کہ جب کرے لڑکا حسنات پہلی بالغ ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب
 لڑکی کو نہ او سکی ان باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکی کو باپ ہی تو ہوتا ہی ثواب و سکو تعلیم کا اور شہادہ میں ہی کہ صحیح ہو تی ہی عبادت
 لڑکی کی اور خلاف کیا ہی علانی او سکی ثواب میں معتد یہ ہی کہ ثواب لڑکی کو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور
 اسی طرح تمام حسنات او سکی میں مسئلہ کردہ رکھا ہی علانی کہنا و اسد علم اور مانند اسکی وسطی آگاہ کرنی ختم دوس کے
 مسئلہ بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی او سپر جیسی تسبیح اور مانند اسکی کی اور کہی گنگار ہوتا ہی تسبیح
 جیکہ کرے او سکو مجلس فسق میں حال کہ وہ کرنا ہو فسق آور اگر قصد کرے ساتھ تسبیح کی مجلس فسق میں عبرت پکڑنا اور بکار تو
 چاہا ہی آور کردہ ہی کرنا تسبیح کا وسطی تاجر کی وقت کہو لنی حساب اپنی کی آور کردہ ہی پڑھنا قرآن کا نزدیک قبر کی اور
 جائز رکھا ہی اسکو امام محمد فی اور فتویٰ سپر ہی اور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ او میں ثواب ہی اور نہ گناہ جیسی اٹھ

مسئلہ کٹری ہو تا کسی کی تعلیم کی لپی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لپی بھی کٹری جونی کو بھڑون کی تاب نہ لے سکتا ہے
 فسق ہو ماکوت ڈالنی گذرنی کی مسجد جامع میں سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکوں کا ایسا نہیں
 بعد ڈالنی پڑی کی او سپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہ کہ جو زمین غصب کی یا لگی بس پتہ فقہ کی شری سی بعد دفن کر لینی کی اور
 نہیں مضائقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس اس لپی کہ مسافت مقبرہ کی کہتی پختی ہی
 اس مقدار کو کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن آور در مختار کی کتاب الوصیۃ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی وصیت کرے کچھ
 نکالا نا شخص نماز پڑھنی یا میرا جنازہ لیجا یا جادی بعد مرئی کی اور شہر میں یا کفن دیا جاویں ایسی کٹری کا یا لینی جاوے
 یا کٹر کیا جاوے قبر پر شہید یا نہ یا وصیت کرے اس شخص کی لپی کہ پڑھنی نزدیک قبر اس کی ساتھ شئی معین کی قیست
 جیسے پانی کی اڑا کی قبروں پر حافظہ لڑکر رکھی جاتی ہوں پس یہ وصیت باطل رہی
 لیکن پٹ بہر ہی سی زیادہ نہ کہلا دے
 کذا فی الدرر اور عالمگیری میں لکھا ہے کہ اگر ارادہ کرے ایک عورت یہ کہ کرے تعویذ تاکہ دوست رکھے او سکو خاوند
 اور تہا وہ بغض رکھتا او س سے تو یہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہیں
 اسقاط حمل اپنی کی آور جائز ہی اسقاط بسبب عذر کی جب تک کہ جان نہ پڑی ہی میں اور اگر حمل گراویں عورت ہر طرح
 کہ بچہ مرد و بچہ تو او سکی عوض میں مانگی عاقلہ کو غور یعنی یا منسو در ہم دینی آتی ہیں او میں بھی کی باپ کی تین
 عاشوری کی ن سرمد لگانا جائز ہی کذا فی الہدایۃ اور نہیں مضائقہ اسکا کہ بچاویں ولیہ وغیرہ عاشوری کی دن تاکہ
 فراخی ہو عیال پر اور بہت سی سکین کہا میں اور ثواب دیا جاتا ہی سپر
 اور نہیں جائز بارنا آزاد کا اگرچہ باچک کرے
 طوائع الانوار کہ شرح او سکی ہی او میں لکھا ہے بیج باب مغسرات نماز کی کہ پڑھنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب میں
 جیسی کہ آیا ہی احادیث میں انتہی
 حاشی میں کتاب واقعات میں نقل کیا ہے کہ جب کرے لڑکا حسنات پہلی بالغ ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب
 لڑکی کو نہ او سکی ان باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکی کو باپ ہی تو ہوتا ہی ثواب و سکو تعلیم کا اور شہادہ میں ہی کہ صحیح ہو تی ہی عبادت
 لڑکی کی اور خلاف کیا ہی علانی او سکی ثواب میں معتد یہ ہی کہ ثواب لڑکی کو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور
 اسی طرح تمام حسنات او سکی میں
 مسئلہ بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی او سپر جیسی تسبیح اور مانند اسکی کی اور کہی گنگار ہوتا ہی تسبیح
 جیکہ کرے او سکو مجلس فسق میں حال کہ وہ کرنا ہو فسق آور اگر قصد کرے ساتھ تسبیح کی مجلس فسق میں عبرت پکڑنا اور بکار تو
 چاہا ہی آور کردہ ہی کرنا تسبیح کا وسطی تاجر کی وقت کہو لنی حساب اپنی کی آور کردہ ہی پڑھنا قرآن کا نزدیک قبر کی اور
 جائز رکھا ہی اسکو امام محمد فی اور فتویٰ سپر ہی اور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ او میں ثواب ہی اور نہ گناہ جیسی اٹھ

اور مشہد یعنی کلام صباح آور بشما کلام ایسا ہی کہ تم کار ہوتا ہی سبب اسکی مانند غیب ہوا رہو مشا و نفل خود ہی
گالی کلچ کی مسئلہ نہیں مضایقہ ہی لگانا دیا گیریوں نہی کا اور شکنا پود و نفل ہونے سروس کی ہی اور سبب
نہیں مضایقہ ہی لگانا دیا گیریوں نہی کا اور سبب ہونے گری کی اور نہایت کی لمبی یہ سبب گمراہی ہونا
پردی کا دراندازی پر ہوا جزو نہ ہو کہ وہی حال یہ کہ جو چیز بطریق کبیرک ہو مگر نہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت
کی لمبی ہو تو نہیں کردہ ہو الخمار آور جائز نہی می کہ وہ کہ بہاوی ہی کہ بہن جو کچھ ہی اقسام کہ ونسی خواہ نہی
ہوں یا سو کی ایک ہی کی ہوی اور بغیر کی ہوی مسئلہ نہیں مضایقہ ہی لگانا کہ جو سادہ آدمی کی کا نام اوسکا ولیکن لاقت
کہ نہ تکلف و نفع اوسکو خدمت کی کر تہد و طاقت اوسکی کی اور نہیں مضایقہ لگانا کہ علی می سوار جہان چاہی و رغلام
اسکا یا و د پامہ ساتھ اوسکی بشیر طیکہ طاقت رکھتا ہو یا دیا چلتی کی اور لگ جہاقت اسکی کہ کتا ہو لیکر وہ ہی اور
ابن عمر نہی قبول کی وہ کردہ رکعتی ہی سوار ہوں کو سچا لیں کہ اوسکی ساتھ پناہ و پالو کہ چلتی ہوں کھلے اور
ساتھ اوسکی ریلاد و رکبہ کا اور سبب ہی یہ کہ جو آدمی غلاموں کو یا لونڈیوں کو بعد نماز عشا کی تاکہ سو رہیں ابراہ
یکر کر آ رہا جب ہی مالکیت یہ کہ نہ باز رکھی کو نماز ہی اوقات نماز میں سبب لگنا کہ بار کی اس لمبی کہی حق اور اوصاف
ماتی ہیں چہل خیرت پر اور لا زم ہی مالک کہ یہ کہ جو آدمی اپنی ملک کو یہاں تاکہ کسی قرآن اسقدر کہ صحیح چاہتہ ہو
نماز اور اس طرح یونہی مسئلہ علی الانس میں کہی کہی سبب ہی اور سہرہ ہی لگانا رات کہ سبب ہی سہلی میں سلام
راہ میں انکہ میری لگا و می در میں بابائیں میں اور تہنہ و یکہنا اور کنگھی کی سر اور دوار ہی میں ایک ن سبب سبب ہی
سبب ہی کہ کام خوب کہ و انہیں ساتھ ہی کہی مانند کدائی میں کی اور دینی یعنی کدائی میں کی چیز کی غیر ذلک سبب
کرنا و غیر وہی شمع و انہیں سبب ہی کہی اور اگر متبرک جگہوں میں جا و می مانند مساجد و متابر و غیر ہا کی تو دنا
یا توں میں کہی جو پشامیل کل اور نجاستو نکا اور استیجا اور پاک کرنا تاکہ کا اور دہونا نجاستو نکا اور امار تاکہ نکا
اور مہی کا اور نکا مکانوں میں کہی اور ماتہ انکی کی مائیں ہاتھ اور بائیں باؤں کی گریکہ معذ و برہ
جہا کہ کسی کی کہ مہی اول طلبہ کی کہی کہی السلام علیکم کو نہیں پھر جب جہا خانہ افون دی تو جا و می اور جہاں ہا
بیشہ جا و می دے اگر افون نہی پھر او کی در تکرار اس افون نہی کی میں بار نکا ہی کہ جہا کہان سننی کا پور زیادہ ہی چاہی
اور اس نکر افون نہی میں اصنی اور اقوال اور محارم ہی ہوی اور کو نڈی کی راہ پر اور اگر ہوی اور کو نڈی دہلی ہو تو اولی یہ
کہ دیا و کی کر کر یا کتا ہار لڑا و می اوسکی اتنی سی خبر دار ہوں اور سہرہ ہی تو کہہ میں کجا کتہ حال آدمی لکھت کو اور جب
اسی میں ہی علی سلام ملک کہی کہ اگر لڑی ہی ہر اید رکلام کہ می کہ میں کوئی نہ تو کوئی السلام علیکم نہی ناہو جب وادہ کہی تو
بیسرہ کہی کہ تباہیں نہی ہوتی ہوں و نہر شعی کہ علی خدائی کی طرفی ہوی سبب ہی مال اور اہل و عقیقین اوسکی ساتھ
آئی ہوں کہی سبب چیزوں کو اچھا کہہ کہ دہائی میں سکو اور اوسکو خوش کر لی ہوں اگر غیر ہسم اور سلام کی آتا ہی ہوی
و نہ تو کی تباہیں اوسکی ساتھ خیر ہونے ہی ہوں و نہر سبب تو میں جہا لانی میں راہیں راہی کہ والوں میں شمع لوان میں ہوں اوسکی
سبب نہی کی ہوں سبب کہ واپس ہوں و نہر سبب ہی اید وینی ہی مانند سائب اور بچو اور رکٹ کہی اور کالی کہی

اور مشہد یعنی کلام صباح آور بشما کلام ایسا ہی کہ تم کار ہوتا ہی سبب اسکی مانند غیب ہوا رہو مشا و نفل خود ہی
گالی کلچ کی مسئلہ نہیں مضایقہ ہی لگانا دیا گیریوں نہی کا اور شکنا پود و نفل ہونے سروس کی ہی اور سبب
نہیں مضایقہ ہی لگانا دیا گیریوں نہی کا اور سبب ہونے گری کی اور نہایت کی لمبی یہ سبب گمراہی ہونا
پردی کا دراندازی پر ہوا جزو نہ ہو کہ وہی حال یہ کہ جو چیز بطریق کبیرک ہو مگر نہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت
کی لمبی ہو تو نہیں کردہ ہو الخمار آور جائز نہی می کہ وہ کہ بہاوی ہی کہ بہن جو کچھ ہی اقسام کہ ونسی خواہ نہی
ہوں یا سو کی ایک ہی کی ہوی اور بغیر کی ہوی مسئلہ نہیں مضایقہ ہی لگانا کہ جو سادہ آدمی کی کا نام اوسکا ولیکن لاقت
کہ نہ تکلف و نفع اوسکو خدمت کی کر تہد و طاقت اوسکی کی اور نہیں مضایقہ لگانا کہ علی می سوار جہان چاہی و رغلام
اسکا یا و د پامہ ساتھ اوسکی بشیر طیکہ طاقت رکھتا ہو یا دیا چلتی کی اور لگ جہاقت اسکی کہ کتا ہو لیکر وہ ہی اور
ابن عمر نہی قبول کی وہ کردہ رکعتی ہی سوار ہوں کو سچا لیں کہ اوسکی ساتھ پناہ و پالو کہ چلتی ہوں کھلے اور
ساتھ اوسکی ریلاد و رکبہ کا اور سبب ہی یہ کہ جو آدمی غلاموں کو یا لونڈیوں کو بعد نماز عشا کی تاکہ سو رہیں ابراہ
یکر کر آ رہا جب ہی مالکیت یہ کہ نہ باز رکھی کو نماز ہی اوقات نماز میں سبب لگنا کہ بار کی اس لمبی کہی حق اور اوصاف
ماتی ہیں چہل خیرت پر اور لا زم ہی مالک کہ یہ کہ جو آدمی اپنی ملک کو یہاں تاکہ کسی قرآن اسقدر کہ صحیح چاہتہ ہو
نماز اور اس طرح یونہی مسئلہ علی الانس میں کہی کہی سبب ہی اور سہرہ ہی لگانا رات کہ سبب ہی سہلی میں سلام
راہ میں انکہ میری لگا و می در میں بابائیں میں اور تہنہ و یکہنا اور کنگھی کی سر اور دوار ہی میں ایک ن سبب سبب ہی
سبب ہی کہ کام خوب کہ و انہیں ساتھ ہی کہی مانند کدائی میں کی اور دینی یعنی کدائی میں کی چیز کی غیر ذلک سبب
کرنا و غیر وہی شمع و انہیں سبب ہی کہی اور اگر متبرک جگہوں میں جا و می مانند مساجد و متابر و غیر ہا کی تو دنا
یا توں میں کہی جو پشامیل کل اور نجاستو نکا اور استیجا اور پاک کرنا تاکہ کا اور دہونا نجاستو نکا اور امار تاکہ نکا
اور مہی کا اور نکا مکانوں میں کہی اور ماتہ انکی کی مائیں ہاتھ اور بائیں باؤں کی گریکہ معذ و برہ
جہا کہ کسی کی کہ مہی اول طلبہ کی کہی کہی السلام علیکم کو نہیں پھر جب جہا خانہ افون دی تو جا و می اور جہاں ہا
بیشہ جا و می دے اگر افون نہی پھر او کی در تکرار اس افون نہی کی میں بار نکا ہی کہ جہا کہان سننی کا پور زیادہ ہی چاہی
اور اس نکر افون نہی میں اصنی اور اقوال اور محارم ہی ہوی اور کو نڈی کی راہ پر اور اگر ہوی اور کو نڈی دہلی ہو تو اولی یہ
کہ دیا و کی کر کر یا کتا ہار لڑا و می اوسکی اتنی سی خبر دار ہوں اور سہرہ ہی تو کہہ میں کجا کتہ حال آدمی لکھت کو اور جب
اسی میں ہی علی سلام ملک کہی کہ اگر لڑی ہی ہر اید رکلام کہ می کہ میں کوئی نہ تو کوئی السلام علیکم نہی ناہو جب وادہ کہی تو
بیسرہ کہی کہ تباہیں نہی ہوتی ہوں و نہر شعی کہ علی خدائی کی طرفی ہوی سبب ہی مال اور اہل و عقیقین اوسکی ساتھ
آئی ہوں کہی سبب چیزوں کو اچھا کہہ کہ دہائی میں سکو اور اوسکو خوش کر لی ہوں اگر غیر ہسم اور سلام کی آتا ہی ہوی
و نہ تو کی تباہیں اوسکی ساتھ خیر ہونے ہی ہوں و نہر سبب تو میں جہا لانی میں راہیں راہی کہ والوں میں شمع لوان میں ہوں اوسکی
سبب نہی کی ہوں سبب کہ واپس ہوں و نہر سبب ہی اید وینی ہی مانند سائب اور بچو اور رکٹ کہی اور کالی کہی

مال کا ادب نہ ملتا بعضی باوجود کہ وہ ہی آؤد غورت کو پہلی زینت اور شوقِ جلالی خامد خدائی کی بات ہے باوجود
 انسانی رواسی پہنچنے تک تصور پر کبریٰ آبرو کی کو رنگ کرنا ساتھ منہدی کی کردہ جنی ہو ساتھ کسی مندر سے کے کردہ
 خوش فکری اور مرد کو باوند ہاؤن پر رنگ منہدی کا لازم ہی آئے پہنچ رنگ کا ساتھ سہی لکھ کر انی التوفیق اور
 ہائیں کہ سرمدانی کی وقت و قیام نہیں اور وہیں طرفی شمع کی اور جب کثرتی ناخراہی یا موٹدی بال اپنی
 یہ کہ وہ دن گردی اور اگر پہنچ ہی ہو تو نہیں مضامینہ اور ڈال دینا اسکا پانچائی میں یہ اسکا نہیں کر وہ ہی
 اس ہی کہ یہ نہ باعث جو تا ہی ایک سار کا اور دن کجا وین چار چیزیں ناخن اور بال اور کبر احیض کا اور خون یعنی
 وغیرہ کا اور کتنا ناخون کا داشت سنی کر وہ ہی اور رنگ کی بال او کہ شہری نہیں کذا فی العالم کثیرہ اور وہی سترائی
 دن صحت کا بہتری اور صائی کی حاجت میں سر نہ منداوی اور نہ ناخن کتراوی اور نہ ناخن منداوی سینی اور نہشت اور نہ
 اور پاؤں کی ترک اور نہ کی بالوں کا اکھاڑا اولی ہی اگر جہ مندا ہی فائز اور زیر ناف کی بالوں کا یا لیس
 ریا ہو کہ نہ کر وہ ہی اور حدائی موٹدی کی زیر ناف ہی اور مفید کی گردی ہی موٹدی اور نورانی ہی اور کر بار
 اور لکھ چھوٹکا ہی سنت ہی اگر ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہی اور غسل بعد اسکی مستحب ہی مسئلہ صاف کرنا
 مرد کو ساتھ مرد کی مطلقا سنت ہی اور اگر بعد نماز عید یا جسمی کی کر ہی تو حسب تخصیص وقت کی بدعت و مذکورہ ہو گا اور
 مصافحہ کرنا ساتھ عورت جو انکی اور مرد و خود بصورت کی حرام ہی اور بڑھیا ہی مضامینہ ہیں اور اگر مرد بڑھا کہ امن
 شہرت سی ہو اگر ساتھ عورت جو ان کی مصافحہ کر ہی تو رواجی اور جو منا چھوٹی لڑکی کی شہدہ کا جائز ہی بلکہ سنت
 اور مصافحہ اور مبارک باد وینی بعد دیکھنی ماہ نو کی کچھ اصل نہیں کہ کئی مگر ماہ مبارک رمضان اور عید میں مبارکباد
 منقول ہی بعضی سلف سی اور دیکھنا اور تلاش کھنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرورت و لازم ہی اور صوائی انکی
 چاند و نکاح دیکھنا مسنون ہی مسئلہ مستحب ہی قیام و پہلی بادشاہ عاقل اور والدین اور اہل ریح اور برور و برور
 اور عاقل و زنا کر کی ہی کر وہ و منوع ہی اور تا جہا ساتھ سلام کی کرنی سنت ہی اور جواب دینا اور کس و قرض ہی اور
 ادب سلام کا یہ ہی کہ اہل درجی و بالا اپنی ہی کم درجی والی پر ابتدا ساتھ سلام کی کر ہی جیسی سوار پادہ اور وہی
 اور عینی والا بیٹی ہو ہی اور ہستاد و بنا کر و پر اور آقا اپنی تابع پر ابتدا کر ہی سلام الیہا جاعت میں سی اور یہ طلب
 جواب دینا او سکا کے طرفی کافی ہو گا اور امام ابو الیث سی کیا ہی کہانی والا مسجد کا السلام علیکم تینا کہی اور اگر کہی
 اور جو نہیں نام تو کی السلام علیکم یا ایہا الذین امنوا یا ایہا الذین امنوا یا ایہا الذین امنوا یا ایہا الذین امنوا یا ایہا الذین امنوا
 سلام سی ہی شنائی اور معروف پر موقوف نہیں جیسے مسلمان مسلمان سی ہی سلام علیکم اگر ہی اگر یہ ملاقات بعد عاقل ہو لی اور
 دیا و زنت یا مندا کی کی ہو مسئلہ چھوٹی کی کی کو مستحب ہی کہ چھوٹی میں اور نہ بلند نہ کر ہی اور بعد چھوٹی کی اگر بلند اور نہ بلند سی کی
 جنس کی والی کر و اجاب ہی اور ہی جواب میں علی شہدی اور چھوٹی کی الایہ خواتین الیہم السلام کہی نہیں اور نہ بلند نہ کر ہی اور نہ بلند نہ کر ہی
 کا کہی اور یہ جہر کی اور نہ بلند نہ کر ہی اور بعد اسکی چھوٹی والا ہر ماہ حد کی اور سنتی والا چاہی جواب دی

بہت سی باتیں ہیں جن کی طرف توجہ دینی چاہیے

بہت سی باتیں ہیں جن کی طرف توجہ دینی چاہیے

پای

پہلی ہی اور یہ جو برباد ہو چکا ہے نہ بچا رہا تھا والا الحمد للہ خداوند بلند سی کسی مسئلہ جلالی شیطانی ہی جگہ تاجی اور
تہ پائندہ پائندہ پر رکھ لی اور آواز بلند نگر ہی بلکہ نامقدور مطلقا آواز نگر ہی مسئلہ خفتہ کرنا سنت ہی اور وقت مستحب
اسکی ہی سات گیس کی عمر ہی دس سب تک چھپنے کی مختار کی اور بارہ برس کی عمر تک ہی کہ ایسی علمانی باوجود گر کا
کہ ہر ذکر اوسکی کا ظاہر ہو ایسا کہ اگر کوئی دیکھی اوسکو تو خفتہ کیا جو اگان کر ہی اور باوجود اوسکی جلد ذکر اوسکی کی سوائی خفی کے
بہت سکی تو اوسکا خفتہ کرنا اولی ہی منہ اوس میں ہی کی کہ مسلمان ہو اور اگر ایک شہر کی لوگ ترک کرنی خفی پر مجتمع ہوں تو امام
کو لڑنا اوسکی ساتھ رہا ہی اس لیے کہ خفتہ کرنا سنت ہو لکہ اور سن اسلام سی ہی مسئلہ حقیقہ کرنا بعضی علمانی نزدیک
آہرام امام اعظم کی نزدیک مباح ہی اور کفر العباد وغیرہ میں لکھا ہی کہ حقیقہ ساتویں جن لڑکی پیدا ہو مہی کوی لڑکی
حقیقی میں دو بکر یاں اور ہر ایک حقیقی میں ایک بکر ہی فوج کر ہی اور اگر لڑکی حقیقی میں ہی ایک بکر ہی کوی تو جائز ہی اور
اوسکی زوج کرنی کی وقت کی اللہم حللہ عقیقہ ابنی فلاں ک مہ و لحما بلحمہ وعظمہا
بعظمہ وجلدہا بجلدہ وشعرہا بشعرہ اللہم اجعلہا فداء لابنی من النار یسبحم اللہ اللہ اکبر
اور ایک ان سکی ایہ کو دی اور سری نالی کو دی اور ہڈیاں اوسکی نہ توڑی بلکہ بند اوسکی جدا کر کچاوی اور کو
اوس سی جدا کر کتابت ہڈیوں کو کاڑ دی اور وہ گوشت یا طعام اوسکا کچا کر تصدق کر ہی اور یہ حقیقہ ذکر ابنی فلاں ک
تو جو وہوین یا اکیسویں روز کر ہی اور روز حقیقی کی بال لڑکی کی سر کی ہی منہ اوسی اور اون بالوں کو چاندی کی برائے
اوس چاندی کو منہ دیدی اور صفت حقیقی کی بکر ہی عمر میں اور سالم ہونی میں عیوب سنی مانند قربانی کی بکر ہی کی
اور نام لڑکی کا ہی ساتویں روز کر ہی اور فضل ناموں میں وہ نام ہی کہ اوسین نام اسد کا یا رسول کا ہو مانند عبداللہ
اور محمد اور احمد وغیرہ نام کی اور ایسی نام رکھنی کہ منسوب بعبدیت بندہ ولی ہوں دعو انہیں مانند عبد اللہ
اور غلام سنی اور سنی بخش اور مانند انکی کی چنانچہ مولا نا عبد العزیز رحمہ اللہ فی تفسیر فتح العزیز میں بیچ بیان
اقسام مشرکوں کی لکھا ہی و آنا بجلدہ اندکسا نیلکہ در نام نہادن خود را بندہ فلاں خود جلد فلاں می گویند و این
شکر در تسمیہ است نہی اور روز پیدا ہونی لڑکی کی اوسکی واہنین کان میں انوان اور بائیں کان میں نکیر کہنی مستحب ہی
اور جب زیان لڑکی کی کہلی تو اول اوسکو کلمہ طہیت اور بسم اللہ سکھلا دی گا

خاتمة الطبع بجاہر زواہر شکر و شائدار بارگاہ حق جل جلالی کہ خزائنہ فوائد خاص عالم اور گنجینہ منافع جمہور اسلام
عنی کتاب معدن الجواہر کی تالیف لطیف مولانا قطب الدین صاحب سی قلاب طبع میں آئے
اور بندہ سراپا قصور عبد الرحمن بن لکھ جاجی محمد زوشن خان مغفوری اوسکی اہتمام طبع سے
پسندیدہ وین تاریخ جادی الاولیٰ ۱۲۶۶ ہجری میں ناغٹائی قطعہ تاریخ ازہ میر ناصر علی نصیر سلمہ عند القید
جب فی معدن الجواہر طبع کولیں شرح حسین کی باتیں بولا یا لطف یہ الصرطہ تاریخ
کیا چین خوب وین کی باتیں

عقیدہ
میں نے اپنے بڑے بھائی کے
دور میں اپنے بھائی کے
اگر سلطان ہو تو اسکا
پہر کا فوج کا ہو تو اسکا
کر والی اسکا
کہ بہنیں عید میں
جو حرفت کہیں گے
طالع قاری کی کہانی و فطرت
میں نے عبدالحق کے
اور مولانا سید احمد رضا
ابو سلیمان محمد اسحاق صاحب
زادہ العشر فاؤر فخر آباد
راؤدر ضلع آوڑہ سے
راؤدر ضلع آوڑہ سے
راؤدر ضلع آوڑہ سے

صحیح منعم بن ابی حمزہ

میر	سر	ملک	منعم	بہرہ	غلبہ	منعم
۶۷	۲۵	۲۵	۱۹	۲	۲	۱۹
۲۷	۲۷	۲۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲

کما فیہ

الحمد لله العزیز الخیر

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی
 آل الطاہرین الطیبین وآل واجد المظہرات اممات المؤمنین وخلفائهم
 الواسعین المہدیین المادین وسائر الصیابة ایمة الدین آجہمین
 بعد عبد اور صلوة کی بندہ کثیر البصائر ضعیف البصائر محمد عمران عفر اللہ کو والدہ متوطن شہر مظفر آباد
 عرف رامپور کا کہتا ہے کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار ولی اعتقاد اور حقیقت میں دیانت دار اور تہمتی
 از اساتہ کمال دیندار رہنی والا دار الامارۃ کلینے کا بجالی الاصل شب و روز اور قال اللہ اور قال الرسول کے
 طلب میں سرگرم ہیں لیکن یہ عقیدہ الہی کی کہ لایزال الانسان الا ما قدرہم علم سی لی بہرہ تھا جسکو سننا کہ وہ عالم کا
 پرہیزگار دیندار قبول درگاہ الہی کا ہی دوس سی جا کر استفادہ کرتا اور جو کچھ شک و شکوک مسائل دینی میں
 تو پوچھتا اتفاقاً جناب ارشاد باب بیکانہ فضلا سی دہر بیکانی علما سی عصر جامع علوم مقبول مقبول کاشفقائق
 فروع و اصول سنا د اور عربی میری حضرت سید مولوی محمد حیدر علی صاحب قلم علی اللہ شرفہ و درجہ
 و انما فی الدنیا میں برہ و فیوضنا رہا رامپور میں شیخ الابرارہ سی حسن بھٹی میں از الامارۃ کلینے کو تشریف پہنچا
 یہ فقیر بھی انکی خدمت میں ہمراہ رکاب سداوت انساب کی علم کا استفادہ کرتا دہان تک پہنچا اور انکی علم اور
 اور کمال کا شہرہ اطراف اور جوانب میں بنگالی کی ہوا خاص اور عام سب تعیند اور بہرہ مند ہو وہ شخص طلب الہی
 شخص کا تہا سنتی ہی اگر حاضر ہوا الغرض ایک مدت تو پوچھ نہیں آتا رہا اور علمی مسائل میں پوچھتا رہا ایک دن

کہ حضرت پیر کمان تک مسائل پوچھ سکیں کی علم دریا ہی مسائل کی کچھ حد شمار نہیں اور ہم لوگ جہلاً عنی اور غار کے
کتابوں سے واقف ہیں التماس ہندی کا یہ ہے کہ مسائل سلطان کی تجویز اور تعلیقین کی کہ یہ نہایت ضعیف
اور نیکو سلطان کو ایسی احتیاج نہی اگر اردو زبان میں مذکور ہو تو نہایت فیض عام اور قرطبہ فہم عوام پر
جسیرت ہو لانا صاحب فی ہندو متنبہ قلت فرصت کی اکثر اوقات دریں تدریس اور ہدایت مختصر تھیں
مستوفی زہدین ہی انرا عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہ مسائل فقہ کی معتبر کتابوں سے نقل کر کی بطور ایک مسائل
جمع کر دی تاکہ فہم عام اور قائمہ تمام ہو جائی پس ہندی فی فرمان لازم الاذعان اوس جناب کا سامان
دارین کی سمجھ کر چہ معتبر کتابوں سے جو مسئلہ کہ متفق علیہ تھی سب لکھی اور جن مسئلوں میں اختلاف علماء کا تھا
اور میں سے جس کا اختلاف ذکر کرنا مناسب تھا اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہ پر حکم کہ ہفتی بعد اور مختار تھا
اوسکو بیان کیا دوسری کو چھوڑ دیا تاکہ خاطر عوام کی بہت اختلافات سے پریشان نہ ہو جن کتابوں سے یہ رسالہ لکھا گیا
وہ ہندوین ہدایہ شرح وقایہ فتاویٰ عالمگیری فتاویٰ مفتیہ اجماعی شرح منیۃ المصلیٰ خزائنہ الروایات خزائنہ
جامع الرموز ترجمہ مشکوٰۃ شریف شیخ عبدالحق دہلوی کا اس رسالی کی بارہ فصلیں مقرر کیں تھیں فصل جاگندہ
جائزین دوسری فصل میت کی غسل میں تیسری فصل کفانی میں چوتھی فصل جنازی کی نماز میں
پانچویں فصل ان کی نماز میں کہ جو غسل دینا اور ان کی جنازی کی نماز پڑھنا درست ہی یا نہیں چھٹی فصل جنازی کی امامت میں
ساتھیں فصل جنازی کی اذان اور اذان کی ساتھ چلتی ہیں آٹھویں فصل دفن اور قبر کی بنیاد میں نویں فصل
شہید کی احکام میں دسویں فصل مسائل متفرقہ میں گیارہویں فصل تربت میں بارہویں فصل اہل مصیبت
کی ایسی طعام پہنچانی اور میت کی ایسی صدقہ دینی میں پرموافقی سوال اوس طالب مذکور کی اس رسالی کا نام تجویزین
مسلمانان کی رکھا گیا اور حسن اتفاق سے تاریخ ہجری بھی اسکی ہی ہوئی تھیں فصل جاگندہ کی بیان میں اگر کو
مسئلہ نکو جاگندہ شروع بکثارت موت کی اوسپنہ ظاہر ہوں چنانچہ ٹیڑھا ہونا ناگ کا اور سست ہو جانا یا تو کا کنگر
یہ سیکین ایشل اکی اور چیزیں کہ بہت جاگندہ کی ظاہر ہوتی ہیں پس یہ آثار جب معلوم کی جاویں تو مستحب
ماضیہ کو کہ ٹنڈہ اوس کا قیل کی طرف پھیریں اور سست ہی کہ سید ہی کر دے یرثا دیہ جی طور سی کہ زندگی میں سوا
سنت ہی اگر چہ انا وین یا وین اوسکی قبل کی طرف کر دیں اور سر کی نیچی ایک یلک نکیر کہ کھڑے فرماؤ پر اوٹھا وین
تاکہ منہ اوس کا قبل کی طرف ہو جادی تو یہ بھی جائز ہی اگر بطور کی لٹائی میں مرنی والی پر کچھ تکلیف زیادہ ہو
اور کو اوس سے وضع پر چھوڑ دیں جس وضع پر کہ وہ پڑا ہو واجب ہی اوسکی اتر یا اگر اتر یا ہوں تو اون مسلمانوں پر
جو حاضر ہوں تعلیقین کرنا شہادین کا قبل وقت تغیر کی یعنی پہلی اوس سے کہ دم اہم کی گمن اگر اکی کہ مدہ حالت میں
ان میں رہی ہی بعضی علماء نے کہا ہی تعلیقین کرنا مستحب ہی اکثر علماء کی نزدیک شہادین کی تعلیقین سے یہ مدہ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اور بعضوں کی نزدیک یہ مدہ ہی کہ لا اِلٰهَ اِلَّا
لَہُ لَکَ سُوْاَلُ اللّٰہِ لَکَ سَطُوْرُ سُوْاَلِہِ لَکَ رَہْ کہ اب بڑے بڑے اوسکو شہادین کہ وہ سہی اور سبھی اوسکو کہیں کہ تو بھی

ملاحت باتن کر کی یا خلاوت کی ہر نیکی بعد پہلی غسل دینی سنی مرتد ہونے کے مسلمان ہو گئی یا ہاتھ لگا یا خاوند کی یا
 لڑائی کو بدی سی یا بوسہ لیا اور کثرت سے ہواں سے خود تون میں عورت کو غسل دینا خاوند کا ورنہ نہ ہوتا
 کہ غسل میت کو دوسری کتبہ کی ساتھ میت کو دابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا میں کسی کی غسل کی حکام سخت ہو تو وہ نہیں
 غسل دی کہ متقی پر سہرگارا نہیں ہو اور احکام غسل کی پہلی کتاب ہونے لانی والا میت کی ہر جہ اتفاقاً جو کچھ کر دیا ہو یا سہری
 تو اس کا اظہار نہ کرے بشرطیکہ قبل مرگے وہ خیر و سہن ہو اور اگر مرنے وقت بعد مرگے وہ پیدا ہو جیسی کلام نہیں چاہتا
 یا غسل اس کی اور کچھ غیاذ اب اس دور وہ میت فسق و فجور میں مشہور ہو اس کی اظہار میں پاک نہیں ہے تاکہ اور آدمیوں کو
 اس سے عیبت ہو اگر میت کے چہرے تو مسکرا کر انا اس کی لبوں میں دیکھی یا غسل اس کی دیکھیں ہی تو اس کا اظہار کرنا ہتھی تاکہ
 اور آدمیوں کو شک نہ ہو کہ غیبی ہو اگر میت پانی کا ڈھو یا بولے اور بدن اس کا لگی گیا ہو تو اس کا غسل مسلمانوں پر واجب ہے
 پس اگر غسل کی نیت سے تین غوطے دی کر پانی کی کالی جای تو اس کی غسل کی یہی کفایت کرتا ہی اگر کیاں لڑکی اگر مر اہل ہوں
 یعنی حد شہوت کو پہنچی ہوں تو جائز ہے کہ غسل اس کو خواہ مردین خواہ عورتیں غشی شکل یعنی وہ کوئی کہ جسم میں داور عورت کے
 پہچانی کی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم ہو اگر مر اہل ہو چکا ہو تو تمیم کرایا جائے والا حکم اس کا شکل ہے
 لڑکوں کی ہی اگر عورت مر جائے مردوں میں اور وہاں کوئی دوسری عورت نہ لانی والی اس کی نہ ملے یا مرد مر جائے لڑکوں
 اور وہاں کوئی مرد نہ لانی والا اس کا نہ ملے تو جو اس کا محرم ہو وہ اپنی ہاتھ سے اس کا تمیم کر دے یا اگر محرم کوئی نہ ہو
 تو جہنی اپنی ہاتھ سے تمیم کر دے اور نماز جنازہ کی پڑھنے کے غسل میں نہایت شرط ہے لیکن وہ سطحی سا قطع ہو
 فرضیت غسل کی سلاموں میں وہ سطحی کے طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غزلیں پر پڑھیں یہ دونی عادی غسل کے
 تو جائز ہے تیسری غسل کے کفانی میں کفن نہایت کے فرض کفایہ ہی کفن سنت مردوں کی یہی تین کپڑے ہیں ازار
 کفانہ تیس کفن کفایت دو کپڑے ہیں ازار کفانہ کفن ضرورت کم اس سے لیکن اس قدر ہو کہ سب بن میت کا اوسین چھپ جا
 ازار اور کفانہ نام ہی ہوں چادر و سکا کہ اون دونوں کو کفانی کی قستیچی اور ڈال کر قیص اوپر بھائی ہیں جس طرح کہ
 اول بھائی ہیں اس کا کفانہ کہتی ہیں جس چادر پر چود و دوسری چادر بھائی ہیں اس کو ازار کہتی ہیں ہر ایک چادر اتنی ہو
 کہ مردہ تمام سر اوٹھنی اوسین چھپ جائے اور ہر ایک چادر کی اس قدر ہو کہ مردی کو چادر اوپر لٹا دیں تو وہ نوکسار ہوگی
 واپس باطن فون کی آستین بھی اور برائے کفن میں کفن کو کہتی ہیں کہ جس میں کلیان اور ساقین وغیرہ نہ ہوں کفن سنت عورت کے یہی
 پانچ کپڑے ہیں درجہ شمار کفانہ ازار خرقہ اور کفن کفایت تین ہیں کفانہ ازار ہر ایک میں سے ایک کپڑے اور کفن ضرورت
 اس سے کم ہی لیکن اس قدر ہو کہ سب بن میت کا اوسین چھپ جاوی درجہ اور قس میں اس قدر فرق ہے کہ قیص
 او کو کہتی ہیں کہ جس کو وہ پہنتی ہیں اور درجہ او کو کہتی ہیں کہ جس کو عورتیں پہنتی ہیں درجہ سینی کی اور چاک کرنا ہن
 قیص موند ہوں کی اور کفانی کی قستیچی اور قیص میں ایسا ہی چاک کرنا چاہی درجہ اور قیص جو زندگی میں قستیچی
 ان لباسوں کا بھینہ ہی تا کہ یہ ہاتھ بعد موت کی بھی اگرچہ قطع وضع الکی مخالف ہی زندگی کی وقت سے
 چادر اور تہنی کو کہتے ہیں خرقہ سہینہ بندہ کو کہتے ہیں قیص اور درجہ کا طول کا ند ہوں سے

تھیں ایک خاص آروغ اس قدر ہو کہ مرد و ادھیں چپ مائی و رادی خرقی کی تھیں ہاں ہی ہر اس کا شکر
 گنہگار کی جی تک اہلہ کہ گنہگار اوسیں چیت جاتیں طول رار کا د و پانہ ہی عومن اس کا ایک ہر
 معصوں لی لکھائی کہ ایک ہاں میں ہر عورت کا نہیں چپ سگنا ہی اگر دونا تہت اس کا عومن کریں
 دہتر ہی حاتمہ مصالح اعلیٰ عین مذکور ہی قرد کی کفالی کا یہ طور ہی کہ اول لعاہ کسی پاک حیر پر چھاویا
 شلا اور یا یا جانائی یا تحت ہر دہولی صدل اور اگر کی اس کو دیکھی جو شواہ سیر چکر گیس پھر لعاہی رار اور چھا
 پھر او سپر ہی دہولی دیکھی جو شواہ چکر گیس قند ہی آدھی کھی رار پر چھاویں اور آدھی ست کی سر کی طرف ہی
 پھر اس کو ہی دہولی دیکھی جو شواہ چکر گیس یہ معلوم ہو چکا ہی کہ دہولی صدل اور اگر کی چاہی ہر مرد دیکو پاک
 کٹری سی لوجہ ڈالیں پھر شواہ سر اور وار ہی پیر اور کافور سجدی کی شافقین عشق اور لگا کر غسل کی جگہ سی
 سو صغ ستر کی چھائی ہوئی کھی بر لاکھی رکھیں ہر کھی کی جاک میں سر اس کا ڈالکی کھی پھاویں اور وہ
 آدھی کھی کہ سر کی جانب میں بھی ہوئی تھی اس کو مردی پر پھیلا دیں ہر پہلی رار کو بائیں طرف ہی اوسیں
 پھر دہائی طرف ہی لٹیں تاکہ دایاں گارہ بائیں گارہ کی اوڑھ آجائی پھر اوس ہی طور ہی لعاہ او سپر لٹیں ہر
 دو طرف میں سر اور یا یا کی جانب کی مادہ دیں تاکہ اوڑھ لی گئی کا خوف سہی جھٹ میں لکھا ہی کہ کھی کو صد
 ینائی کی سیمین لیکن قزاس والی لی لکھا ہی کہ امام ملوائی لی فرما پا ہی کہ حقیقی ہی مات ہی کہ کھی کو نہ پھا کی
 میں ہی عورت کی کفالی کا یہ طور ہی کہ اول طرف ہی سید سدا ایک پاک چیز پر جانچہ معلوم ہو اچھاویں پھر او
 لعاہ لعاہی رار اور رار پر دتے یعنی کھی پھر سر لک کہ دہولی دمی لیں اور جو شواہ او سپر چکر لیں حطور ہی کہ
 مرد کی کفالی میں معلوم ہو ہی قند اس کی عورت کا بدن دیکھی شواہ اس کی شواہ اور کافور سجدی کی شافقین چھاویں
 لکا کر بدن اس کا چھائی ہوئی غسل کی جگہ سی لاکھی رکھیں سر اس کی کھی پھاویں ہر سر کی لی اس کی
 دھبی کر کی سیمین کھی کی اوپر رکھیں اور چھاویں اوس ہی اس کی سر پر کھی ہوئی اوڑھ مار د و وحی اس کی بائیں
 اوڑھ ہی کی دو طرفوں میں چھائی ہر چار کی اوڑھ اور رار اور کی اوڑھ لعاہ لٹیں حطور ہی کہ مرد کی کھی میں
 بائیں مو قند ہی طرف سیمین کی اوڑھ لٹوں سی نکال کر کٹوں کی چھائی لٹیں اوس صغ سی خرواں مو ہی ہلکائی ہر
 دایاں طرف لٹیں ہر دایاں طرف سی بائیں طرف پھر کٹاویں اور کمر کی جگہ کھن کو مادہ دیں تاکہ شتر محوطہ سے
 چوہر ڈھیر لکھا ہی طار مذہب یہ ہی کہ حق کو ددیاں لعاہی اور رار کی رکھیں کیرک کا کھن حکم میں مل لی لی کی
 صغی مشکل مثل عورت کی ہی مر لٹوں سل مالک کی ہی منجر قلم مثل طلاق ہی قصیر الس لکی کی لکی کھی ایک کٹری تک ہی
 عا کر ہی اور لٹکی کی لکی دیک اگر کو ہی موافق بالعموم کی کھن دیا حائی تو تہری اگر سچہ سیٹ سی مر ایما اور لٹکی
 باؤ کا قند اس کو ایک پاک کٹری میں لٹیت کر خاند دیں اس کو مردی کا سا کھن میں شیمین کہ ہانہ یاؤں مردی کی کٹری میں
 نوہ کھائی حائس تک ایک پاک کٹری میں لٹیت کر کاڑ دیں حائس سا بڑا نا کیر کھن میں سر اور ہی گریالی کو دہولی
 حاتمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی صبح بخاری میں برواست ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ کھی لکھا ہی کہ کھی کو نہ پھا کی
 حاتمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی صبح بخاری میں برواست ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عندی مرض موت و کلمہ اوست کہ پیر کی طرف جوادگی میں ہمارا کیا کہ اس پیر کی کوہ و بڑھو کہ پیر کی کوہ
زیادہ ہرگز مجھے کفایت حضرت جانشین رضی اللہ عنہ کی کہ کلمہ یہ پیر انا ہی حضرت صدر بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی کلمہ
کہ نئی کی لیں لکھی مستحق زیادہ میں میت پرانی ہی کی لیں مستحق ہی سفید کپڑی کا کفن بنا کا کتب ہی چنانچہ حضرت جانشین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الہ و صحابہ و سلمانی فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا
سفید کپڑی کا کہ دینہ تمہاری بہتر لباس میں ہی اور بدوسین کفن و اپنی مردوں کو مردی اور چمال کی کپڑی کفن
دینا درست ہی مردوں کی لیں ریشم اور زرد اور سرخ کپڑی کا کفن کرو وہ ہی جیسی کہ او سکونہ زندگی میں انکا پہنا کر دے
عورت کی لیں ہر سب درست ہی جیسی کہ او سکونہ زندگی میں انکا پہنا درست ہی اگر سوا دن کپڑوں کی کہ مرد کی لیں
کر وہ میں ہی نوادہ کی و پہلی ایک کپڑی سی زیادہ کفن نہ بناؤ میں چاہی کہ مرد کا کفن و جیسی کپڑی کا بناؤ کہ پہنا
جسمی آدم خد متین اور عورت کا ویسی کپڑی کا کہ پہنتی ہو ماباب کی گھر جانی میں مرد کا کفن و جیسی کی مال ہی دینا ہی
اگر مال ہو اور اگر مال او سکونہ زیادہ سپرد دینا واجب ہی کہ جیسے زندگی میں او سکونہ فقہ واجب ہو تا ہی چور و اگر غنی تو
کفن او سکونہ خاوند پر واجب ہی والا او سکونہ مال میں سی دین اور نزدیک امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی اگر خیمہ پان عورت
تو ہی عاوند ہی کفن و جیسی کہ زندگی میں او سکونہ لباس مینا ہی جو کھلی فصل جنازی کی نماز میں ہی علیہ السلام و السلام
اجتہاد کا سبب اجناح ہی کہ نماز جنازی کی فرض کفایہ ہی پس اگر کوئی شخص اس میں انکار کرے تو کفار و فاجر و کفار اور کفار
مسلمان لے ہی نماز پڑھ لی تو سب چھوٹ جائیں کی ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہی جیسی کہ غسل کی فصل میں معلوم ہو
اس نماز کی صحت کی و پہلی نو شرطیں ہیں پہلی شرط مسلمان ہو نماز پڑھنی والی اور مرد ہی کا پس اگر کافر یا مرتد ہو
کسی میت کی جنازی کی نماز پڑھنی بدوٹن اور مسلمان فون کی یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہوں تو نماز
و نہ سنت نہ ہو گی یا اگر کسی مردی کافر اور منافق پر مسلمان لوگ نماز جنازی کی پڑھیں تو یہ نہ ہی جائز نہیں دوسری
شرط میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بی وضو ہونی سنی اور جمیع ناپاک چیزوں سی اگر نماز جنازی کی عت
سی پڑھیں تو خط امام اور میت کی طہارت شرط ہی پہلی کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازی کی پڑھ لیکر تو سب مسلمان
چھوٹ جائیں گی اس فرض میں سب سے گرجو مقتدی کہ بی طہارت نماز پڑھ لیکر تو او سکونہ نماز ہو گی تیسری شرط میت اور مصلی کا
لباس پاک ہونا ہی چوتھی شرط میت اور نماز پکا مکان پاک ہونا ہی مگر میت کی کان میت میں اختلاف ہی پانچویں شرط
شرع عورت میت اور مصلی کا یہ شرع مردوں کی لیں چپا نہ بدن کا ہی ناف سی کٹھنوں تک لیکن ناف خارج کٹھن
داخل اور عورتوں کی لیں تمام بدن چپا نا گرجہ اور نو ہتھیلیاں اور نو قدام کہ یہ تینوا اعضا موافق صحیح
روایت کی آدمی حق میں عورت نہیں میں باقی ایک تفصیل بڑی کتابوں میں ہو گویا اس جگہ بقدر ضرورت کی بیان
چھی شرط رکنا میت کا زمین یا اوس چیز کہ شرح میں مثل زمین کی ہو و برہ مصلی کی پس اگر جبارہ مثلاً گویا شوہر ہو
چھی یا وہی بائیں طرف مصلی کی لگا رہے ہی تو نماز جنازی کی درست نہ ہو گی ساق تو میں شرط بالغ ہونا امام کا
آخر میں شرط کٹر ہونا مصلی کا و قبلہ ہو کہ تو میں شرط میت کر لی مصلی کی نماز کی خاص ہی واسطی اللہ تعالیٰ اور دعا

جلاوت نماز پنجگانه کی کہ او بیہوش ہو چلی صفت میں ثواب زیادہ ہے یا ایک شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیریں ہو چکی
 ہیں تو کچھ دیر داخل ہوئی جب تک امام تکبیر پہنچے تب تک وہ بیہوش نام کی ساتھ تکبیر کھڑے داخل ہو جائی تو جلاوت
 نہیں شخص کی جو حاضر تھا پہلی تکبیر کی وقت اور اسکو کچھ دیر پہلے امام کی ساتھ تکبیر کھڑے تھا تو وہ دیر نگرانی تکبیر
 امام کی ساتھ شریک ہو جائی کہ مقتضی ضرورت ہے اور ضرورت میں معاف ہیں اسی شخص کی کہ حاضر ہوا چاہے
 بیرون کی بعد تو وہ بھی دیر نگرانی جلاوت تکبیر کھڑے تھا اور چاہے پہر جلاوت سلام پہر علی تو وہ شخص نہایت تکبیر
 متصل بغیر دعا اور درود کی کہہ کی سلام پہر دی پس اگر اوسکی اگلی سیست کو اڑھایا یا قبل پوری ہو جائی
 چاہے تکبیر ونگی تو نماز اوسکی باطل ہو گئی اگر بہت بخانہ ہی جمع ہوں علاحدہ علاحدہ نماز پڑھنا ہر جنازی پر تہنہ
 پہلی پڑھنا اور سپر بہتر ہے کہ جب میں نیک بہت ہو اور اگر جمع کر کی ایک بار سب پر نماز پڑھیں تو بھی جائز ہے
 پہر بغیر اختیار کے سب جنازہ کی ایک نصف بناویں یا پھر جنازہ کو برابر برابر کر کی اپنی منہ کی سامنی سب کو کہیں مطور کسی
 اگر ایک شخص ہو تو اوسکی منہ کی اگلی سب سے منی ہوں اور اگر امام ہو تو اوسکی منہ کی اگلی سب کی سینی ہوں لیکن اپنے
 نزدیک اوس جنازی کو کہ کسی کہ سب میں بہتر اور افضل ہو پہر اوسکی بعد اوسکو کہی کہ وہ سب باقیوں میں بہتر
 افضل ہو اور علی بذالقیاس اسی طور ہی سب کو کہی اگر مرد اور عورتیں اور نابالغ اور غشی مشکل اور سر اور
 غلام سب جمع ہوں تو سب سے پہلی مرد و نگہ رکھیں خواہ خرمیوں خواہ غلام ہوں اور بعضی کہتی ہیں کہ غلام
 مرد ونگی چھٹی جاویں اونکی بعد نابالغوں کو رکھیں اونکی بعد غشیوں کو یعنی اوجان شخصہ کو کہ جنہیں دو عورت
 پہچانکی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہ ہو کہ اوسکو غشی مشکل کہتی ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا ہے
 اگر مرد کی جانب غالب ہے تو اوسکا حکم مرد کا ہے اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم عورت کا ہے پہر اونکی بعد
 عورت کو کہ رکھیں یا سچوین فصل اونکی بیانیں کہ جبکہ غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑھنا درست ہے نہیں
 چند فریق کو غسل دینا اور اونکی جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے ایک مانگی یعنی وہ لوگ کہ اپنی وقت کی پوشا
 اسلام کی حکم سے پہر گئی ہیں دوسری قواف یعنی وہ لوگ کہ سہا لہوشی ہیں تیسری وہ لوگ کہ رات کو ہتیار باندھ کر
 شہر میں چوری کرتی ہیں اور اگر کوئی مزاحمت کر ہی تو اوسکو مار ڈالنی میں ضرر نہیں کرتی ہیں چوتھے
 ٹمک یعنی وہ لوگ کہ فریب کی پہنچی ہیں ڈالنی میں ہر طریقہ بہر سبب لانا اونکی ہاتھ سنی ان میں ہر چاروں
 اور اگر امام وقت کا اونکو گرفتار کر ہی بعد اوسکی قتل کر ہی تو اوسکو غسل ہی یا جاسی نماز جنازی کی بھی پڑھی جائی
 قاتل والدیہ کا یعنی شخص کو اسی اپنی دونوں باب کو مار ڈالا ہو یا ایک کو شہید کو اسل نہیں جتنی ہیں حکم اوسکا
 ان میں فصل میں انشاء اللہ معلوم ہو گا اگر میت کو گاڑ دیا اور نماز جنازی کی نہیں پڑھی تو اوسکی قبر پر نہ
 جب تک کہ اوسکی میت پھنسی کا گار غالب ہو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرمائی ہیں میت کی کھانسی ہو تو بھی پڑھیں اعجاز
 پڑھنا درست نہیں ہے یعنی اگر ہاتھ و پاؤں اور کچھ عضو سنی ہو تو نماز او سپر نہ پڑھیں جب تک کہ اکثر بدن ہو یا او
 سر میت سر کی طرف کا اوس آدمی پڑھنا درست نہیں کہ سر سنی برابر لٹائی میں حیرا ہو یا نہ

کے بعد اس کا پیر
 کہ نماز جنازی کی
 حقیقت میں جائز
 و حاکمین حاجت
 پسند ہی اور سب
 چھٹی اور بخلاف
 غشی کی جنازہ
 پہلے صف میں
 فائدہ ہی حاصل
 آتا کہ حالات
 مطاع و ناوارث کا
 نجوئی تیار کرنا
 امامت و اہل بیت
 توقف و اہل بیت
 ہند و اہل بیت
 والد کو حاصل
 مذہب و اہل بیت

پڑھی تو ولی کو پہنچا ہی کہ چہ بچی تو اعادہ کری اگر کار دیا ہو تو اوسکی قبر پر پڑھی جب تک سنت پڑھنی کا گمان نہ
 اگر ایلام دیکھو تو چاہی اور اپنی جگہ مقتدیو نہیں کسی امام کو دی تو درست ہی جیسی کہ نماز پنجگانہ میں
 در سنت ہی اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عارضی ہی کٹر انوسکی اور وہی امام ہو بیٹھ کی نماز جنازہ کی
 پڑھی تو درست ہی فقط حور تین اگر نماز جنازہ کی پڑھ لیں تو فرضیت اوسکی ساقط ہو جائیگی لیکن مستحب ہی کہ وہ
 لی جماعت یکبارگی الگ الگ پڑھیں اور اگر جماعت سی پڑھیں تو بھی جائز ہی سالیقین فصل جنازہ اوتھانی
 اور ساتھ چلنی میں جنازہ لی چلا اس وضع سی سنت ہی کہ مردیک چار پائی پر یا مثل چار پائی کی جو کچھ ہو اور پھر
 اوسکی چاروں کوئی چار مرد کند ہوں پر رکھ کی چلیں مگر ضرورت کی وقت کہ اوتھانی والی کم ہوں تو مقتدی
 میسر ہوں جائز ہی جسوقت کہ جنازہ لی چلیں تو مستحب ہی کہ اول مس قدم چاروں طرف سی لیں اوسکا
 پہنہ ہی کہ جسوقت جنازہ اوتھانیں تو ایک شخص اوتھانی والو نہیں سی اپنی داہنی موٹھی پر جنازہ کی سرک
 داہنی طرف کو رکھ کر دس قدم گن کر چلی پھر ایسی ہی پائنتی کی داہنی طرف اپنی اوسی موٹھی پر رکھ کر دس
 پھر بائیں کند ہی پر اوسکی سرکائی کی بائیں طرف رکھ کر دس قدم پھر پائنتی کی ہی جانب اپنی اوسی کند ہی پر
 رکھ کر دس قدم چلی یہ سب چالیس قدم ہوئی حدیث میں آیا ہی کہ چالیس گناہ کبیرہ عفو عن ان الذین ہوئے
 بحسب لہانی والیک حق تعالی بخشا ہی از تہی پر جنازہ لیجا مانع ہی اس لی کہ اس میں مشابہت ہنود سی ہی چاہی
 کہ جنازہ باری باری سی ایک دوسرا اپنی کند ہی پر لیتا ہوا جہان تک مقصود ہو لیجا لیں جنازہ کی چلنی میں
 جلد چلا سنت ہی لیکن نہ اسقدر کہ کدائی دوڑائی لیچلین کہ جنازہ کی حرکت اور اضطراب پہنچی چوٹی ہو چکا
 جنازہ ایک شخص اپنی ہاتھوں پر لیجا ہی لیچلی چلا جنازہ کی بہتر ہی اور آگ چلا ہی جائز ہی مگر بہت
 پیچھی چلا کر وہ ہی داہنی بائیں طرف جنازہ کی چلین بلکہ کی چلیں یا پیچھی قریب قریب سواڑ چلا جنازہ کی
 آگے دوڑ دوڑا اسقدر کہ اوسکی گرد اور غبار کسی پر نہ پڑی جائز ہی سواڑ ہو کر چلا جنازہ کی ساتھ کر وہ ہی
 جنازہ کی کسی لی کٹر اید مانع ہی مگر جو ارادہ کری اوسکی ساتھ چلنی کا تو درست ہی ایسی ہی جو کوئی نماز پڑھی
 جگہ میں ہو تو جنازہ دیکھ کر نہ اوتھی جب تک کہ اوسی زمین پر نہ کہہ دیں ایسی ہی جب کہ جنازہ قبر کی پس
 پہنچ چکی تو جب تک کہ جنازہ کو کند ہونسی زمین پر نہ کہہ دیں اوسکی ساتھ والی نہ بیٹھیں بغیر پڑھی جنازہ کی
 نماز کی جنازہ چوکر چلا جانا پیچ ہی جنازہ کی نماز پڑھ کر بغیر اذن مردیک اقربا کی چلا جانا درست ہی مگر
 جسکی جانی میں اونکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب ہی جنازہ کی ساتھ چلنی والی اپنی دلون میں
 خدا کا خوف لحاظ کرتی ہوئی ہو راپنی گناہوں اور موت کو یاد کرتی عنماک صورتیں بنائیں ولونیں گناہوں
 توبہ کرتی ہوئی چلیں اور دنیا کی باتیں کرئی ہنستی ہوئی نہ چلیں بلکہ بیشتر غامت میں ہن فی ضرورت بات کرنا
 جنازہ کی ساتھ چلتی ہوئی کلمہ یاد رو دیا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الہی پکار کر پڑھنا کر وہ تحریری ہی جیسی کہ

۱۰
 اگر امام مریض ہی یا اور
 ۱۱
 میت پر نہ پڑھیں اور پھر میں
 سب جگہ نماز درست ہی
 ۱۲
 خوف فوت نماز کا ہی
 ۱۳
 کثرت الخطا میں ہی
 کہ نماز جنازہ فاسد ہی
 جس کی کہ مطلق نماز کا سبب
 کہ عمارت عورت کی جنازہ
 مستثنی ہی عورت امام چاروں
 مقتدی نماز کا اعادہ نہیں
 ۱۴
 سبیل راہ تک میں
 اگر دو آدمی ایک چلین
 ۱۵
 فناوی جائز ہی کہ سواڑ
 فناوی خان سی کہ اپنی چلا
 جنازہ کی آگ چلا کر وہ ہی چلا
 ۱۶
 کثرت الخطا میں لکھا ہے
 کہ نماز سی پہلی اگر جنازہ کی ساتھ
 ۱۷
 تو بغیر نماز ہی نہ پڑھے
 اگر بعد نماز کی چند قدم
 جیسا کہ عواذ چند مانتے
 اپنی میں تو بغیر نماز ہی نہ پڑھے
 رکوع اول بیت اذن پڑھیں

حادث میزبانی کی اس زمانی کی عوام الناس میں شہیر آدمی اس سلسلے سے بخیر اور برکت غل میں علماء کو چاہیے کہ
 باز رکھیں لیکن اگر چاہیں تو وہیں پڑھیں جو تو نکاح نکاح جنازہ کی ساتھ درست نہیں ہے اگر نکاح میں کچھ
 اس لیے کہ جب عورتیں ارادہ کرتی ہیں کہ کسی نکاحی کا قبر دیکھ لیں تو خدا کی اور فرشتہ کی اجازت میں ہوتی ہیں تو جس
 نکاح میں تو بہرہ مند ہیں اور نہ شہید ہیں کہ قبر دیکھ لیں تو اس میں بھی تو اور میر مرد کی وصیت کرتی ہیں تو جس
 پرانی ہوتی ہے کہ ہوتی ہیں یہ سب کچھ دیکھ لیں تو اس میں بھی تو اور میر مرد کی وصیت کرتی ہیں تو جس
 جان کرنا ہوتا ہے کہ جس شہید میں سے زیادہ پڑھیں مارنا یہ سب حرام ہے مگر آئینہ دینی میں اور ولی سے غم کریں
 مصافحہ نہیں اگر ماتم کرتی والیان جنازہ کی ساتھ ہوں تو سب سے پہلی باز رکھیں جانیں اگر وہ باز نہ ہو جائے
 ساتھ دای جنازہ کو پڑھیں اور نکاح ساتھ ہونا چاہیں انہوں میں فصل دن اور قبر کی بنائیں جو کچھ
 خزانہ ہے نفلی قبر بنا سکتے ہیں اگر زمین کہیں کی ہے جو کہ نفلی قبر بن سکی تو سند دنی قبر بھی بنا دے سند دنی
 طور یہ ہے کہ لہجہ ہستے برابر اور گہری ابک آدمی میاں فد کی سینی یا شام فد کی برابر کوئی عیبی اگر خدا ہم کو دے
 اور ایسی ہی اگر لہجہ ہستے ہی کچھ قدر ہی بہت کی قدری زیادہ کریں تو بہتر ہے تاکہ میت کو تنگی نہ ہو رہی ہو
 قبل کی طرف کی غل میں سنی لگا کر اتنی ہی لہجہ دے جی اس قدر جوڑی کہ اس میں مردہ بخوبی سمجھا جائے
 اس حکم کو کچھ کہتی ہیں اور میں مرد کو دہائی پہلو پر لٹا دیں اور ہنڈا دسکا قبلی کی طرف کر دیں اور اس کی تہ
 ایک ہی کا کیک لگا دیں تاکہ ہنڈا دسکا قبلی کی طرف سے بلٹ سجایا ہو کچھ استخوان یا لکڑیاں وغیرہ کھد کی ہنڈا پر لگا کر
 ہنڈا کو دین یہ اس میں تہی ال کی قبر بنا دیں سند دنی قبر بنانی کا یہ طور ہے کہ لہجہ گہری جس قدر جو معلوم ہو
 اتنی ہی لہجہ دے جی لکڑی اس قدر ہو کہ اس میں دونوں قبیلوں سنی لگا کر کچھ استخوان چھڑیں یا لکڑیاں وغیرہ
 کھدی کر دیں اور مرد کی لہجہ اس میں لگا دیں سند دنی قبر میں کھد نہیں کرتی ہیں تہ مرد کو دیکھو اس میں کھد نہیں
 سند اس کی اون کچھ استخوان پر کھد نہیں لگتی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھدی کی گئی ہیں جس جو کچھ کہ اس میں سنی غل میں
 پاد و پیر تختی یا لکڑیاں یا ل یا اینٹیں کہ کی چھت بنا دیں مگر بس فرش سے کہ مردی سے جدا رہی پہر اس میں لٹا
 پڑی قبر بنا دیں یا سطور سے کہ وہی جہاں کہ پہل ایک ہنڈا بہر گہری اور مرد کی قد کی برابر یا قدری لہجہ کہو کہ
 اس کی دو طرف ہنڈا کی ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر جس میں اس میں لہجہ اس قدر چھڑی کہ مردہ اس میں
 جو فی سما جی اور کہو دے جی اس کو بھی ہنڈا دسکا نہیں چھد کہتی ہیں اور وہ جو اس سے جدا رہی اس کو جو سند دنی
 یہ قبر بھی گہری ایک آدم ہو یا سینی یک چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور اس صورت میں اول صورت کی کھد کریں
 یہ دو قسم سند دنی کہلاتی ہیں پہر اس میں مرد کو لاکر رکھیں پر تختی یا لکڑیاں یا ل یا اینٹیں جس جگہ ایک ایک
 بالشت نہیں چھڑی تو اس جگہ پر کہ کھد چھت بنا دیں پہر اس میں لٹا کی قبر بنا دیں وہاں اس میں
 میں ہی انہر قسم تہ مرد ہی آؤ گا کہ مقرر کا زمین سے ایک بالشت تک سند ہی اگر قدری زیادہ ہو تو مضامین
 کہ مردہ جو پور نہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھوان تل کو با شستر کی ہوی مرد کو جس قدر لوک بخوبی قبر میں آتا

ویر غن ایک بوٹ فنج اور تفسیر کیا غنائی بعد اسکی دہائی اوٹھ آئیں اسطور سی نامہ اور فضل شی رحمۃ اللہ علیہ
 علیہ علی آلہ وصحباہ وسلم کا حدیث تلخیص میں منقول ہے اور یہ سوال جواب کی وقت غیبت کی یہی وجہ ہے
 اور ماغشہ ومعہ جنت اور دہشت کا بھی ہوتا ہے جتنا بھی صحیح مسلم میں بعض اصحابوں سے منقول ہے کہ اس سے
 معلوم ہوا ہے جو بعضی بار کی اس باب میں رسم ہی کہ میت کو دفن کر کے چالیس نم شب چلی جاتی ہیں یا بیس لوٹ کر
 قبر پر اگر فاتحہ پڑھتی ہیں دعوت جہان مست کی اور بعض بدخواہی میت کی ہی اس سبب کو یاد رکھنا چاہیے جو قبر پر
 قراہ سکا درست کرنا خانہ سی گروسی ہی چوڑا بنا بہتر ہے کہ مومن کی ہی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہے
 قر کر گیکادسی کر با اور شی سی بسا اور اسیر لکھا اور عمارت مانا موافق حدیث شریف کی اور نزدیک
 محققین فقہاء کی بھی یہ سبب کردہ ہے لکن بعضی مستبرک اور من لکھا ہی کہ سو اس گیکادسی کی پہلی تینوں باتیں
 واسد اعلم بالصواب فقیرین فصل شہد کی احکام میں جو مسلمان عاقل بالغ یا کما حق ما را با جائی طور سی کہ اگر
 مرلی میں قصاص واجب ہو اگر کسی جہت سی تیر ساقط ہو جائی جتنا بھی مٹی کو بابتی مار ڈالا تو بابتی قصاص
 نسب حق اور جنت کی ساقط ہو گیا یا مثل اسکی اور کوئی صورت ہو اور وہ مرث بھی نہوا ہو مرث کی مٹی اٹھا کر
 سدا حرم ہونا مٹی یا اسکو کسی طور سی یا جیون یا حرمیون یا ہرنوں فی مار ڈالا ہو یا یا گاہا پست ان شے ڈالی
 اور اس میں کوئی قتل کی فتنائی موجود ہے اگر یہ نکلنا خون کا ہو نکلے اور کان سی یا تازی خون کا نکلنا حلق سی
 تو ان سبکو شہد کامل کہتی ہیں پر خلاف اسکی کہ چون حاکم ہو یا خون نکلنا ماکتسی یا جا ضرور
 یا نیتاب کی جگہ سی حکم شہد کامل کا یہ ہے کہ ہتھیر اور موزی اور جو چیر کہ قابل کس کی نہوا اسکی بولسی تو کر
 اور بغیر غسل یہی ہی خون آلودہ کپڑوں عیب نماز ساری کی ٹوک کاڑ دین بستر طیکہ کپڑی اسکی موافق مومن
 سنت کی ہون یعنی مرد کی یہی نہیں کپڑی عورت کی یہی پانچ کپڑی چاسیہ معلوم ہو چکا ہے پس اگر کفن مسنون سی
 کپڑی زیادہ ہون تو کم کر دین اور جو کم ہون تو زیادہ کر دین تاکہ موافق مومن مسنون کی ہو جائیں قابل بالغ
 یا ک جو شہید کامل کی حکم میں نام ہو کہ حتمہ اسد غایہ کی نزدیک بشرط ہی کپڑی غیر محزون مٹکھ نفسا جب اگر
 شہد ہو جائیں تو او کو غسل اور کفن یا جا لکا صا جین رحمۃ اللہ علیہ ماکت نزدیک یہ شرطیں نہیں ہیں تو انکی زکیا
 ان سکو بھی غسل اور کفن نہا جاسی بلکہ حکم اسکا حکم شہد کامل کا بھی اگر یا بی مٹی کہ مار ڈالا یا کسی اجنبی کی قتل کیا
 اور یا بی قصاص اسکا مقت بکش یا یا خون بہا لیک تو یہی حکم شہد کامل کا جاری ہوگا اگر یہ قصاص کیا
 جو مسلمان کہ مقتول یا یا گاہا شہد میں یا دیہات میں ایسی جگہ کہ دہاکم مقتول یا بی جانیہ دین واجب ہوئی ہی
 عیسائی جامع مسجد یا شام عام عیسائی راہ نسب خاص عام کی یا مار لکھا حد یا قطع ص یا بغیر میں کسی درستی
 یا مار ڈالا یا زخمی ہو کر مرث ہو پھنسی لڑائی ہو چکی کی بعد ہتھ دیا کہ اسنی کچہ کہا یا یا یا یا سو یا یا یا یا
 اگر یہ ہوڑا ہو یا کچہ دیا کی دھست یا خرید فردخت کی یا بہت باتی کین یا یا زخمی خیم میں اوٹھ آیا یا اوٹھا
 لڑائی میں سی اور اسکو بڑھت جو اس تھا پر راہ مں مر گیا یا خیم مکت بھی کر یا ایک مکان سی اوٹھ کر دوسری مکان کو

کتب النسخ
 و دیگر کتب
 کہ تہذیب
 یا اگر مٹکا
 تو یہ یا جا
 کہ تہذیب
 اور پور
 جا و را
 دعت ہوا

کو چلا گیا اور گھوڑی تھوڑی دیر بعد ہی اوسکی دُوبی کا کچھ خوف و خطر بھی نہ تھا تو ان سب صورتوں میں غسل اور کفن دیا جائیگا۔ ان سب حرکتوں سے مرث ہوتا ہے بشرطیکہ ڈرائی ہو چکی ہو۔ بعد میں حرکتیں پانی جائیں اگر ڈرائی ہو نہ ہو تو فاسد ہے اور اوس سے کوئی حرکت نہیں سی پائی گئی تو وہ موجب مرث ہونی کا نہیں اور محل شہادت کا نہ نہیں ہی ایس غسل اور کفن دیا جائیگا اگر کسی مسلمان نے جہاد میں شہید کیا۔ کافر حربی کی ماری کا کسی حربی سے پس اتفاقاً وہ حرباً اوسکی ایسی ہی لگ گیا اور وہ مر گیا تو اوسکو غسل اور کفن دیا جائیگا اور وہ شہید ہی آخرت کے ثواب پائیں جس سے کہ جہنم یا نابالغ حب یا نفسا یا حالض یا مرث یا وہ شخص کہ دیوار میں لگی مر گیا یا پانی میں ڈوب کی یا آگ میں جل کر یا سفر میں یا علم دین کی طلب میں یا جمعی کی میں یا ذات الحجب کی مرض میں یا پٹ چکر یا وہابی یا جو یہ دلائل سے تو یہ سب آخرت کے ثواب پائیں شہید ہیں اگر چہ غسل و کفن میں چاہیں

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس شمار کی ہیں دسویں فصل مساعی شرف میں کوئی مرجائی تو اوسکی زنا کو چاہی کہ اگر ہوسکی تو سو او بیون تک جنازہ کی لمبی جمع کریں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازہ کی نماز پڑھیں اور وہ سب مرد کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ اُنکی شفاعت قبول کرنا ہی ایک کا فر اور اوسکی بیوی سے ایک مسلمان کی کوئی نہ تھا تو یہ مسلمان اوسکو نابالغ کپڑی کی طرح دھو کی ایک کپڑی میں لپیٹ کر گڑھا کو ڈکی گاڑ دی اور کسی چیز میں اوسکی گاڑنی داب بی سے رعایت نہ کری اگر اوسکی ہم مذہب کی حوالہ کر دی تو بھی جائز ہے اگر اوسکی بیوی سے کوئی اور کافر بھی زندہ تھا تو وہیں مسلمان کو ہرگز سنا ہے کہ اوسکی گاڑنی کا سر انجام کسے لے لے ہوڑ دی کہ وہ کافر آپ ہی گاڑ داب بی اور اگر مرید ہو معا و امید اور اوسکی بیوی سے سوای اوس مسلمان کی کوئی نہ ہو تو اوسکو چاہی کہ بی بی دھو بی کی کفن بی ایک گڑھا کو ڈکر مری گئی کی طرح دبا دی تاکہ اوسکی لاش کی سڑی سے کسی کو ازیت نہ ہو اور جن کافر و دلی نہ ہوں بلکہ اوسکی حوالہ نہ کری جو مسلمان مرجاوی اور اوسکی بیوی سے سوای کافر و دلی کوئی نہ ہو تو مسلمان کو سنا ہے کہ اوسکی کافر و دلی حوالہ کر دی بلکہ آپ ہی مسلمان مل کر اوسکی تجھیز کر دیں کوئی مرجائی اور کچھ مال اپنا چھوڑی ہو کفن اوسکا اور مسلمانوں پر واجب ہے بیت المال میں سے مل سکے تو بہتر ہے والا اور مسلمانوں سے مال کی تجھیز تکفین کیا ہو اگر اوسکی تجھیز تکفین سے کچھ بچ رہی ہو جس سے مال کا تھا اوسکی حوالہ کر دیں اور جو مال معلوم نہ ہو یا وہ نہ لی کسی اور محتاج بیت کی تجھیز تکفین میں صرف کر دیں اگر کوئی محتاج بیت نہ ملے تو فقیر کو خیرات کر دیں یا ایسی ہی خرچ میں لائیں اگر خود محتاج ہوں مرد کو غسل دیکر کفنا دیا اور اوسکا کچھ بدن دھو بی سے بھول گئی پھر یاد آیا کہ کچھ بدن دھو بی سے رہ گیا ہے تو مرد کو کفن سے نکال کر وہ جگہ اوسکی دھو کی پھر کفنا دیں اور اگر نماز اوس پر اوسے حالت میں پڑھ لی ہی تو پھر نماز پڑھیں اور جو قبر میں رکھنی کی بعد یاد آئی اور مٹی ہنوز اوس پر ہو تو باہر نکال کر وہ جگہ اوسکی دھو کر پھر نماز پڑھ لی گاڑ دیں اور اگر مٹی ڈالی چکی ہوں تو پھر نہ اوکھیریں مگر نماز دوبارہ قبر پر پڑھنا ہی تحقیق میں ہے اگر مرد کو صلا غسل یا کفن نہیں دیا اور مٹی ڈالنی سے قبل یاد ہو تو اوسکو نکال کر غسل کفن دیکر نماز پڑھ کی پھر گاڑ دیں اگر مٹی ڈالنی کی بعد یاد ہو تو نہ اوکھیریں بلکہ اوسے حالت میں

کر تھامے
نشتا غبت قبو دل
کہیں غم فلاں سے
وہ شفا عتیش ہے
سانہ نہ کہ پڑ اور
کسی نئی نگر خدائے
نام نہین
جا لکین آئی امی
ایک چھکے کو
کے لیے ہویت میں
حضرت عباسؓ
عنایتی امی اور
حضرت علیؓ کے

قبر نماز پڑھیں اگر نسبت کی سہاوتہ قبر میں کسی کا کثیر یا بار و یا یا کچھ اور مال متاع خیرہ گیا اور رشتہ ہی اور چیرا لے کر
تو قبر گول کی اور سکا مال بخل دیا جائے تو جو دفن کر چکے تو پھر اوکھڑا آج سکا نورست نہیں ہی کر دیا
حق انسان کے پادشاہ سیراب کا پائل بھلا ہے یا نور یا قبر کو نکال لیجی جانا ہی تو وہاں ہی اور کھڑا لیا جائے ہی
یا کسی اور ضرورت سے جیانیخہ وہ زمین مضبوط ہو یا جیانیخہ سے کسی مائیں جلی جانی کہ مالکے میں کا مختار ہے
چاہی اور سکا نکال ڈالی چاہی قبر کو زمین کی برابر کر دی اگر مردہ خاکہ ہو گیا ہو تو زمین کی ٹالک کو کہتی کہ لاندہ
عمار بنایا ہی وہاں درست ہی اگر بعد دفن کر کے معلوم ہو کہ میت رو قبلہ جیسا چاہی ویسا نہیں ہو تو
یعنی معلوم ہو کہ جلی کو اور سکا سر ہی پایا و ن تر چار کھا گیا ہی یا بائیں کر دت پڑ ہی تو پھر کو لانا قبر کا حق ہے
جیسا ہی جیسا ہی رہی بن اگر بعد بائیں مٹی النی سہلی معلوم ہو جائیں تو درجیت کر لیں اگر نسبت کے غسل کی ہی
یا لی میر ہو تو اور سکا تسم کر کی نماز جنازہ کی پڑھیں اگر مہرب کا تسم کر کن نماز جنازہ پڑھ لی پھر مقدر پائی ہو
کہ غسل کی ہی کافی تھا تو اور سکا غسل دی لیں مگر نماز کی عادی میں دور و این میں ایک میں جی عادہ کریں
ایک میں کریں اگر مہرب کے یار یا لی نایاک زمین پر ہو مگر چار پائی پاک ہو تو نماز جنازہ کی لی اختلاف ہے
آہو چار دینا لی نایاک ہو تو اور میں اختلاف ہی اگر غسل کی پاؤں کی نیچی کی جگہ ناپاک اور وہ اپنی حویان
نکال کی اور پھر کڑا ہو کی نماز جنازہ کی پڑھی تو درست ہی ایک کڑا ہی اور دو شخص ایک تہہ ایک مردہ
تو وہ سبکی ملک ہی اور سکی لی اولی ہی اگر مردی کی ملک ہی اور زندہ مرد کا وارث ہی ہیں سہا اگر جائے
ممانعت کی لی مضطر ہی اور سکی لینی میں تو ہی لی اور مردیکو ننگا دفن کر ہی اور اگر نماز کی لی اوسی درکار ہی
اور ننگا رہی میں کہ جان کا خطرہ نہیں تو مردی ہی کی حق میں لگا ہی اور آب ننگا نماز پڑھی جیسی کہ ایک
پتے ملک پانی بعد غسل کی تھا اور زندہ پنی کی لی مضطر ہی تو اوس پانی کو ہی اور میت کا تسم کر کے
نماز جنازہ کی پڑھی اور اگر ایسی طہارت کی لی اوسی درکار ہی تو میت کے غسل میں صرف کر لی اگر پتے
نماز جنازہ کی پڑھی اگر پایا جاسی مردہ وار حرت میں اور کچھ علامت کے اور سلام کی اوس میں نہ تو حکم کیا
اوسکی کفر اگر مغرب کی نماز کی وقت جنازہ حاضر ہو تو پہلی نماز مغرب کی پڑھی بھی نماز جنازہ کی اگر عید
نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز ہی مقدم کریں لیکن خطبہ عید کا بعد نماز جنازہ کی پڑھیں اگر پھر عید کے
جسمی کی روز صبح کو ہو چکی ہو تو اوسی وقت دفن کر دیں بھی کی نماز تک رکھنا اور سکا اسوہلی کہ میت کی مٹی جمع ہو
اوس وقت نماز جنازہ کی پڑھیں کی مردہ ہی اگر خوف ہو کہ میت کے دفن کرنے میں نماز جمعی کی فوت ہو جائی گے
تو جمعی کی نماز کی بعد دفن کر دیں نماز ہی کی ساتھ جانا نقل پڑھنی سہی بہتر ہی تہہ پڑھیکہ میت اور سکی جیسا ہونی
یا اوقاسی ہونے کی میں مشہور بصلح و تقویٰ ہو اگر عید پائیں اوس میں نہ تو نقل پڑھنا بہتر ہی بشرطیکہ اور لوگ کافی ہو
اور سکی دفن کرنے میں ضروری دیگر جنازہ اور ٹھکانا اور قبر کھدوانا درست ہی اور پڑھی ہی غسل دلوانا ہے
بعضوں کی نزدیک جائز ہی لیکن اجرت لینا یا سہا ہو پڑ بہتر نہیں ہی اگر میت کے سوا ایک شیخص ہو تو اور سکا ان

ان امور پر اجرت لینا جائز نہیں ہی نزدیک کاڑنا اسی جگہ کی کوستان میں بہترینی کہ سن جگہ مرادو میت کو دفن
 کرنی کی یہی ایوانا بعضی علماء کی نزدیک دو کو سن تک نعینوں کی نزدیک نزل اور بعضوں کی نزدیک تین منزل تک
 جائز ہی اور جو دفن کر چکی تو یہاں کو اور کثیر کر اور جگہ ایجابی ضرورت جائز نہیں چنانچہ قبل اسکی بھی معلوم ہو چکا
 دقن کرنا میت کو اوس قبر میں کہ جس میں مرادو مکر وہ ہی اس کی یہ خاص نعینوں کی یہی ہی صلوات ابراہیم علیہم
 کوئی کشتی میں مر جاتی اور دفن کرنی کی یہی زمین نزدیک ہو تو اوسکو غسل کفن و پیکر نماز جنازہ کی یہی پرہ کر دین
 والے میں قرآن مجید پڑھنا قبر کی پاس جائز ہی مردہ اس سے فائدہ پہنچتا ہوتا ہی قبر پر بیٹھنا سوتا علنا کھڑا ہونا
 دل و براز کرنا مکر وہ ہی سبز گھاس کا ٹٹا قبر پر ہی مکر وہ ہی مگر سونگھی کا کاٹنا درست ہی گوستان کی
 لڑائی اور گھاس کا ٹٹا مکر وہ ہی گوستان میں جو نعین سمیت چلنا مکر وہ ہی اگرچہ قبر میں بچا بچا کی سچے
 گوستان میں لگی پیر علنا خدا سی اونکی یہی مغفرت مانگنا مستحب ہی اپنی و سٹی قبر کو در کنا کفن بنا کر کنا
 درست ہی بلکہ امید ہی کہ ثواب پائی مگر بعض محققین قبر کو طیار کر رکنا منع کرتی ہیں سہ سٹی کہ کسی کو معلوم نہیں
 کہ کون سی زمین میں فریاد ہوتی مردی کی قبر میں دو سر کو دفن کرنا منع ہی جب تک کہ پہلا لگلی نہ ہو چکا ہو جگہ
 کی ضرورت ہو تو اوس پہلی کی بیابان ایک طرف جمع کر کی دو سر کو اوس میں کاڑ دین کوئی حاملہ عورت عری
 پوری و نونسی اور اوسکی بیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہوتا ہی تو اوسکا پیٹ بائیں کو کدھ سی چاک کر کی بچہ نکالیں
 لیکن جب تک کہ عورت دستکار ہو شیار ہل سکی مرد یا تہ نہ لگائی اگر عورت نہ ملی تو پھر مرد کا بھی مضایقہ نہیں ہے
 اگر زندہ عورت کی بیٹ میں بچہ مر جاتی اور خطرہ ہو عورت کی ہلاک ہو جائیگا تو کوئی عورت ہو شیار و دستکار اوسکی بیٹ میں
 پاتہ ڈال کی بچہ کو تھوڑا تھوڑا کاٹ کاٹ کی نکال لی کوئی عورت حاملہ پوری و بونگی مر گئی اور اوسکی بیٹ میں بچہ
 حرکت کرنا تھا اور وہ اوسی حالت میں دفن کی گئی پھر کسی کو خواب میں نظر آئی اور کہا کہ میں فی قبر میں بچہ جنا ہی
 تو اوسکی قبر کو در دیکھنا درست نہیں ہی ایک کپڑی میں دو مرد و نگو ملا کر کفنا نہیں درست ہی اگر ضرورت ہو تو
 پھاڑ کر آدھی میں ایک کو لپٹیں اوسی میں دو سر کو اگرچہ سب بدن کسی بجانہ بھی دو مرد و نگو ایک قبر میں کاڑنا نہیں ہے
 اگر ضرورت ہو جگہ کی قریب کھلا چاہی کہ سب ایک جنس میں یعنی فقط مرد ہیں یا فقط عورتیں مثلاً یا مختلف ہیں یعنی مرد
 عورتیں بالغ غشی شکل سب جمع ہیں پس اگر ایک جنس ہوں تو قبیلے کی طرف اوسکو لگا کر کہیں
 جو اون سب میں افضل ہو پھر اوسکے پیچھے دوسرے کی اسی قیاس سے اور اگر مختلف
 ہوں تو قبیلے کی طرف مرد بالغ کو لگا کی رنگین اوسکے پیچھے لڑکی کو اوسکے پیچھے
 غشی شکل کو اوسکے پیچھے عورت کو ان سب صورتوں میں ہر ایک کے درمیان میں شریکی
 مندر بنا دین تاکہ جسم سب کے الگ الگ رہیں زیارت کرنا قبر کو سب کے مستحب ہے
 جب قبر و نگی پاس یا ہی تو یہ پڑھنا سنت ہے السلام علیک کہ کذا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وَاَلَا تَرَ اَنَّ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقٌ حَقٌّ اَسْتَبَلُ اللّٰهُ بِکُمْ الْعَاقِبَةُ

میں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت بقیع کو تشریف لے جاتے تھے تو اسکو بڑھتی تھی اور ہر مسکب چہ
 حدیث میں آیا ہے جس حدیث میں آیا ہے جس حدیث میں آیا ہے جس حدیث میں آیا ہے جس حدیث میں آیا ہے جس حدیث میں آیا ہے جس حدیث میں آیا ہے
 سنو وہاں خواہیں گئے وہ مرثیہ پڑھا اور اسکو تڑپ کر نکھڑا تو دیا بانی کا ثواب اور اسکو اسقدر کہ ہفتی ہر
 بہان ہوگی یعنی اگر مردی وہاں تڑپا تو اسکو مگر تو اسکو ایک حصی کا سو حصی کی قدر ثواب ملی گا تو ہر
 کھڑی جوگی تھلی کو منہ کر دے گا پڑھنا مستحب ہی بعضوں نے کہا ہے کہ میت کی طرف منہ کر کے چلے
 قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے اور یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہ و سہا بے وسلم
 زیارت شریف کا ہے قبر کو چومنا اور اس پر سیر ہاتھ رکھنا منع ہی مگر بعضوں نے کہا ہے جو زیارت فرما
 تھیں انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کی پڑھا اور کسی بولیا اور اسکو اسکی میسر ہو تو
 طواف کرنا اور اسکو چومنا اور اس پر ہاتھ رکھنا مستحب سعادۃ کا ہے زیارت کرنا قبر کو چومنا جو ہم کی بنا
 بعد نماز کی ہر ہی آور ہفتی کو شب میں آفتاب نکلنے تک اور پچھنیس کو اول روز اور آخر روز میں چھ سو
 طیف کی شب کو چھوٹی ہے یہی الی میں اپنی قبر کو چومنا پڑھنیس کو اول روز اور آخر روز میں چھ سو
 اور شب رات میں بھی رو میں رہنے کی اپنی کھڑوں کو آتی ہیں پھر آواز نرم سی اپنی اقرباؤں کو کہتی ہیں
 کہ ہمارے واسطی کی خیرات صدقات کرو پس اگر انہوں نے کیا ہے تو وعدہ بجاتی ہیں والا آخر شہر
 ملی جاتی ہیں فن کرنی کی بعد یقین کریں اور اگر کوئی کہی تو منع ہی نہ کیا جائی اسحق تفسیر میں چھ سو
 کہنا ہے اسی غلامی نبی غلامی کی یاد کرو اس راہ کو جس پر تھانو اور کہہ رَضْتُ بِاللّٰهِ رِأُوۡا۟ اَیُّ شَکَکُمْ
 وَمِنْہِیۡ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَعْنِیۡ رَاضِیۡ بِہِ سَبِّ ہُوۡنِیۡ مِیۡنِ اَوْ رَاضِیۡ بِہِ اَمِیۡنِ
 میں ہونے میں اسکی اور راضی ہونے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پیغمبر ہونے میں اسکی اگر
 میس کا نام معلوم نہ ہو تو کہا جائی اسی بیٹی خڑاکی اور باقی یقین کر کے جلدی جس کسی سے خیال تو
 نہیں ہوتا ہی اسکو یقین کریں موافق اصح روایت کی بخوشی ہموال نہیں ہوتا ہی اور نہ مسلمانوں
 معصوم ہوں سی آگ جلانا قبر پر منع ہی ہے تو کوئی دخت یا سب گھاس یا کچھ اور سبزی کی قسم سی قبر
 حانا ہتہ ہے کہ جب تک وہ تر و تازہ ہی خدا کی شاکر تانی اور میت کو اسکی تسبیح سی اُتھیت ہونے ہی
 چھک لی اگر وصیت کی ہو کہ بھی غلاما شخص غسل ہو یا قبر میں اوتار ہی یا نماز جنازہ کی پڑھی تو یہ وصیت
 اصل ہی اور یہ حق اسکی اویا کا ہے جسکو چاہیں حکم دین یا خود آپ کر میں علیہ اسقاط کا ایک ٹھنڈا
 فرض نمازیں اور واجب اور روزی ماہ رمضان المبارک کی اور کفار و مینو نکا اور سجدی ہو
 یا اور کوئی واجب یا حسن اسکی ہی پر ہی کہ دستی اور انہیں کسی یا ادا تو کسی ہی لیکن نقصان کی سزا
 پس اگر اوسنی وصیت کی کہ پیغمبر بہ حقوق باقی ہیں میری مال سب اس حقوق کا فدیہ پیچیدہ پس اگر تم نے
 اور پیغمبر کی لپی کافی ہو تو دیا جائی اسطورہ سی کہ جتنی اور سیر فرض نمازیں ہیں و ترون سمیت

میت کی بارگاہ میں کی پڑھا اور کسی بولیا اور اسکو اسکی میسر ہو تو طواف کرنا اور اسکو چومنا اور اس پر ہاتھ رکھنا مستحب سعادۃ کا ہے زیارت کرنا قبر کو چومنا جو ہم کی بنا بعد نماز کی ہر ہی آور ہفتی کو شب میں آفتاب نکلنے تک اور پچھنیس کو اول روز اور آخر روز میں چھ سو طیف کی شب کو چھوٹی ہے یہی الی میں اپنی قبر کو چومنا پڑھنیس کو اول روز اور آخر روز میں چھ سو اور شب رات میں بھی رو میں رہنے کی اپنی کھڑوں کو آتی ہیں پھر آواز نرم سی اپنی اقرباؤں کو کہتی ہیں کہ ہمارے واسطی کی خیرات صدقات کرو پس اگر انہوں نے کیا ہے تو وعدہ بجاتی ہیں والا آخر شہر ملی جاتی ہیں فن کرنی کی بعد یقین کریں اور اگر کوئی کہی تو منع ہی نہ کیا جائی اسحق تفسیر میں چھ سو کہنا ہے اسی غلامی نبی غلامی کی یاد کرو اس راہ کو جس پر تھانو اور کہہ رَضْتُ بِاللّٰهِ رِأُوۡا۟ اَیُّ شَکَکُمْ وَمِنْہِیۡ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَعْنِیۡ رَاضِیۡ بِہِ سَبِّ ہُوۡنِیۡ مِیۡنِ اَوْ رَاضِیۡ بِہِ اَمِیۡنِ میں ہونے میں اسکی اور راضی ہونے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پیغمبر ہونے میں اسکی اگر میس کا نام معلوم نہ ہو تو کہا جائی اسی بیٹی خڑاکی اور باقی یقین کر کے جلدی جس کسی سے خیال تو نہیں ہوتا ہی اسکو یقین کریں موافق اصح روایت کی بخوشی ہموال نہیں ہوتا ہی اور نہ مسلمانوں معصوم ہوں سی آگ جلانا قبر پر منع ہی ہے تو کوئی دخت یا سب گھاس یا کچھ اور سبزی کی قسم سی قبر حانا ہتہ ہے کہ جب تک وہ تر و تازہ ہی خدا کی شاکر تانی اور میت کو اسکی تسبیح سی اُتھیت ہونے ہی چھک لی اگر وصیت کی ہو کہ بھی غلاما شخص غسل ہو یا قبر میں اوتار ہی یا نماز جنازہ کی پڑھی تو یہ وصیت اصل ہی اور یہ حق اسکی اویا کا ہے جسکو چاہیں حکم دین یا خود آپ کر میں علیہ اسقاط کا ایک ٹھنڈا فرض نمازیں اور واجب اور روزی ماہ رمضان المبارک کی اور کفار و مینو نکا اور سجدی ہو یا اور کوئی واجب یا حسن اسکی ہی پر ہی کہ دستی اور انہیں کسی یا ادا تو کسی ہی لیکن نقصان کی سزا پس اگر اوسنی وصیت کی کہ پیغمبر بہ حقوق باقی ہیں میری مال سب اس حقوق کا فدیہ پیچیدہ پس اگر تم نے اور پیغمبر کی لپی کافی ہو تو دیا جائی اسطورہ سی کہ جتنی اور سیر فرض نمازیں ہیں و ترون سمیت

اور ماہ رمضان کی روزی شمار کر کے ہر ایک کی عوض میں آدھا صاع دے گا
اور باقی حقوق کا حال یہی ہے جیسا کہ آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو گا

تو چاہیے کہ فدیہ پورا کر کے میں جیلہ کیا جاسی اور اگر قدرتی اپنی طرف سے پورا
پھر اس صورت میں جیلہ کرنا مناسب نہیں ہے جیسا کہ اگر میت کی وصیت کی ہو

فدیہ دیدن تو درست ہے جیلہ دیدن ہی کہ عمر او سکی حساب کیا جاسی پھر اونٹین سے اس
کمال ڈالین مثلاً بارہ برس اور جو عورت ہو تو نو برس پھر ہر روز کی پانچ فرض نمازوں

صفحہ	صفحہ
۱۱۰	۴
۱۹	۱

بدلی ہو وہ دوسرے گھوڑوں ہر نماز کی مقررہ کرین پس ایک روز کی بارہ سیر ہوئی اور ایک منہنی کی چائیس

من سے نو من اور ایک برس کے ایک سنی آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کی روزوں کی بدلی ہو وہ دوسرے گھوڑوں ہر نماز کی

ایک سنی ساڑھی نو من ہوئی اور چائیس کہ بدلی سجدی سہو کی اور کفارہ دین کی یا مثل انکی اور واجبات
کہ واجب الا واپین اور بندہ بسبب بشریت کی قاصر رہتا ہے فکر کر کے مثلاً اس قدر رہیدہ امور او سکی ہو

پھر ایک کی بدلی آدھی صاع گھوڑوں مکر کفارہ دین کی بدلی پانچ صاع حساب کر کے اندازہ کیسی اور دینا پانچ گھوڑوں

پھر ہمتی کہ او سکی عمر مقرر کی جاسی اوتنی ہی گھوڑوں او سی حساب سے مقرر کر کے قرآن مجید یا کوئی اور سنی

ذی قیمت اونٹین گھوڑوں پر ایک سکین کی ہاتھ بیچ ڈالیں اگر قرآن مجید دینا منظور نہ ہو تو او سی ایک بھینسا

والا او سی چور دین پس قرآن چینی والیکو او سکیں پر گھوڑوں ثابت ہو جائیگی پھر قرآن چینی والا ہر روز

کسی کہ اس میت کی فرمی پر جو اتنی مدت کی فرض نمازین اور واجب اور سجدتی نہ ہو اور ماہ رمضان کی روزی

اور کفارہ سنی گھوڑوں اور سوا انکی بعضی حقوق ادا کر کے کہ واجب الا واپین اور اسنی اون سب سے بعضی ادا

کسی میں بعضی باقی ہیں یا سنی باقی ہیں تو یہی جگو وہ گھوڑوں کہ میری تجھ پر اس میت کی ان حقوق کی فدیہ

دلی پورہ سکین کسی عینی قبول کسی قیس امید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت تاب سی کہ اپنی فضل اور کرم

اور اس میت کو خلاصی بخشی چاہیے کہ جس مسلمان کی وفات ہو تو سقاط او سکی اسطور سی کی جائی قیس اگر

وہ صاحب مال ہو تو او سکی مال میں سے دین یا اگر در نہ اپنی طرف سے ادا کر دین تو بھی بہتر ہے والا جیلہ کر

اور اس امر سے غافل نہ ہوں وابد اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب کیا یہ جو میں فصل تغزیت میں توڑ کر

محببت والو کی سنت ہی تغزیت کی وسطی مصیبت والو کو تین روز تک بیٹھا جائز ہے مگر اگر روز بیٹھا ہو تو

تغزیت کی لمبی بیٹھا در وادی کی آلی کر وہ دو مرتبہ تغزیت کرنی کر وہ ہی موت کی بعد سے تین روز تک

تغزیت درست ہے قبل دفن کرنی کی تغزیت بہتر نہیں ہے مگر جو مال میت پر ثبوت غم والہم ہو تو قبل ہی مضام

تغزیت کرنی میت کی نسب اور باقی پاس جا کر مستحب ہے لیکن جو ان عورت کی پاس جانا مستحب ہو کر جس

کہ او سکا از روئی شریک کی پورہ حجاب نہ ہو تو او سکو درست ہے تغزیت کرنی والا ان مصیبت کو جو

اللہ اعلم بالصواب و احسن جزاک و عظمایک و انک اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون یا حلی تو

من بعدہ میں اجر عظیم دیں اللہ تعالیٰ بخیر اور نیک کرمی نصیب تیرا اور بخشی مردی تیری کو پہنچا
 مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا اور رضا خدیجی کرمی اہل مصیبت ہی کہتے
 وہ روایت ہے کہ تیرے لیے اہل مصیبت اکثر اوقات پڑتا رہی کا حوالہ دلا کہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
 سورہ اخلاص کی دینی ہی کہی کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم نے مسافروں میں رضی اللہ عنہما
 وہاں ہو کر یقیناً کی نصیبت میں فرمایا تھا تو اسکا حاصل یہ ہے اہل ہمارے اولاد قبائل ہمارے خدا کی
 کرمی جو کہی تو اسکی عاریت میں ہمارے پاس کہیں جوئی فائدہ لیتی ہیں ہم اولیٰ چند روز پہر ان کے
 فوٹا پنہم ہی پس خسوف کہ دین اوسنی بعد شب نعتیں ہو تو حق اوسکا شکر ہی اور جب کہ لیل توحی اوسکا صبر ہی
 اور نہایت تیرا خدا کی بہتر بخشوں سی اور اوسکی عاریتوں سی فائدہ لیا تو ان اوس پنج شی اور نیکالی میں پر
 خدا کی اوس تاکہ اجر دی تجھ کو قریح مت کر کہ یہ منافع کر دیکھا اجر تیرا کہ اگر ظاہر کیا جاسی کہہ ثواب مصیبت تیر
 تو خواہ مخواہ تھوڑا جانی تو اوسکی مقابل میں مصیبت اپنی کو پس امید وار ہو تو اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی یہاں تک تمام ہو
 پس عاریت مسلمانوں کو کہ ایسی ہی کلمات تفریت میں کہیں مردی کی بڑا یوں سی ذکر کرنا منع ہی نہیں کہ جب اوس
 بڑائی کوئی ذکر کرنا ہی تو فرشتہ قبر میں اوسی جہ کی سی کہتا ہی کہ تو ایسا تھا جیسا یہ کہتی ہیں کافر کی دہلی ہی
 تفریت کرنا دست ہی اگر اوسی یوں بھی کہ بخشی اللہ تعالیٰ تیری مرد کو بلکہ یوں کہی کہ اللہ تعالیٰ عفو فرمادی تجھ اور اگر
 شمار میں کم کرمی بار ہو تو فصل اہل مصیبت کی طعام بہت ہی ادریت کی لیس صدقہ دینی میں شجب ہی علی اور دیکھ
 اور اون اپنوں کو جو فرائض بعید نکلتی ہو کہ طعام پکا کر مصیبت والوں کو بھیجن اگر اہل مصیبت طعام نکھائیں تو اسکا ثواب
 نہیں شجب ہی کہ منت کر کی ونگو طعام نکھائیں ضیافت لینا اہل مصیبت کی کردہ اور بدعت شیع ہی جیسی حوام اناس
 اس نالی میں لیتی ہیں خصوصاً دیہات میں کچ اگر اہل مصیبت ضیافت ندی تو نہایت مطعون اور بدنام کرتی ہیں اگر
 اہل مصیبت صاحب مقدر ہو اور اپنی رضاسی کچہ خیرات کر ہی تاکہ میت کو ثواب پہنچی تو بہتر ہی شجب ہی کہ
 ولی میت کا اول شب کو کچہ تصدق موافق اپنی مقدر کی کرمی آوزا اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہی دور کوٹ نفل
 شایانہ شکر دی کی روح کو بخشی امید ہی کہ اللہ تعالیٰ سیت کو بخش دیا اس ناند کی ہر رکعت میں بعد اچھ کی دس بار
 آیۃ الکرسی اور سورہ الکلم الشکارت پڑھنا ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی پس ہم
 کر و تم اپنی مردوں پر خیرات کرن میں بختہ طعام یا اور کچہ اشیرنی میت کی بھی قبر پر بھیجا کردہ ہی شیخ عبدالحق
 رحمہ اللہ علیہ جامع البرکات میں لکھا ہی کہ کتاب طالب المؤمنین میں مذکور ہی کہ وہ جو اس نانی کی آدمی تکلفات کرتی ہیں
 سوم کو فرشتہ پہنا ناچیدہ کرنا تو سب تو قسم کرنا اور مانند اسکی سب بخت شیع اور غیر جائز میں تو بخشش اللہ تعالیٰ ان کو ان
 کاموشی اور عفو کرمی اگر تفریت کرن والا اہل مصیبت کو کہی کہ بڑی مصیبت پہنچی تجھی بعضوں کی کہا ہی کہ یہ کفر ہی
 بعضوں کی کہا ہی کفر تو نہیں ہی لیکن خطا بڑی ہی بعضوں کی فتویٰ اسکی جوابہ چر دیا ہی آہا اگر کہی جو کچہ کہ اوسکی عمر
 کم ہوئی ہی تیری عمر میں زیادہ ہو جو تو خوف کفر کا ہی اگر کہی عمر تیری زیادہ ہو جو بہت ہی خطا اور جہل ہی

من بعدہ میں اجر عظیم دیں اللہ تعالیٰ بخیر اور نیک کرمی نصیب تیرا اور بخشی مردی تیری کو پہنچا
 مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا اور رضا خدیجی کرمی اہل مصیبت ہی کہتے
 وہ روایت ہے کہ تیرے لیے اہل مصیبت اکثر اوقات پڑتا رہی کا حوالہ دلا کہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
 سورہ اخلاص کی دینی ہی کہی کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم نے مسافروں میں رضی اللہ عنہما
 وہاں ہو کر یقیناً کی نصیبت میں فرمایا تھا تو اسکا حاصل یہ ہے اہل ہمارے اولاد قبائل ہمارے خدا کی
 کرمی جو کہی تو اسکی عاریت میں ہمارے پاس کہیں جوئی فائدہ لیتی ہیں ہم اولیٰ چند روز پہر ان کے
 فوٹا پنہم ہی پس خسوف کہ دین اوسنی بعد شب نعتیں ہو تو حق اوسکا شکر ہی اور جب کہ لیل توحی اوسکا صبر ہی
 اور نہایت تیرا خدا کی بہتر بخشوں سی اور اوسکی عاریتوں سی فائدہ لیا تو ان اوس پنج شی اور نیکالی میں پر
 خدا کی اوس تاکہ اجر دی تجھ کو قریح مت کر کہ یہ منافع کر دیکھا اجر تیرا کہ اگر ظاہر کیا جاسی کہہ ثواب مصیبت تیر
 تو خواہ مخواہ تھوڑا جانی تو اوسکی مقابل میں مصیبت اپنی کو پس امید وار ہو تو اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی یہاں تک تمام ہو
 پس عاریت مسلمانوں کو کہ ایسی ہی کلمات تفریت میں کہیں مردی کی بڑا یوں سی ذکر کرنا منع ہی نہیں کہ جب اوس
 بڑائی کوئی ذکر کرنا ہی تو فرشتہ قبر میں اوسی جہ کی سی کہتا ہی کہ تو ایسا تھا جیسا یہ کہتی ہیں کافر کی دہلی ہی
 تفریت کرنا دست ہی اگر اوسی یوں بھی کہ بخشی اللہ تعالیٰ تیری مرد کو بلکہ یوں کہی کہ اللہ تعالیٰ عفو فرمادی تجھ اور اگر
 شمار میں کم کرمی بار ہو تو فصل اہل مصیبت کی طعام بہت ہی ادریت کی لیس صدقہ دینی میں شجب ہی علی اور دیکھ
 اور اون اپنوں کو جو فرائض بعید نکلتی ہو کہ طعام پکا کر مصیبت والوں کو بھیجن اگر اہل مصیبت طعام نکھائیں تو اسکا ثواب
 نہیں شجب ہی کہ منت کر کی ونگو طعام نکھائیں ضیافت لینا اہل مصیبت کی کردہ اور بدعت شیع ہی جیسی حوام اناس
 اس نالی میں لیتی ہیں خصوصاً دیہات میں کچ اگر اہل مصیبت ضیافت ندی تو نہایت مطعون اور بدنام کرتی ہیں اگر
 اہل مصیبت صاحب مقدر ہو اور اپنی رضاسی کچہ خیرات کر ہی تاکہ میت کو ثواب پہنچی تو بہتر ہی شجب ہی کہ
 ولی میت کا اول شب کو کچہ تصدق موافق اپنی مقدر کی کرمی آوزا اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہی دور کوٹ نفل
 شایانہ شکر دی کی روح کو بخشی امید ہی کہ اللہ تعالیٰ سیت کو بخش دیا اس ناند کی ہر رکعت میں بعد اچھ کی دس بار
 آیۃ الکرسی اور سورہ الکلم الشکارت پڑھنا ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی پس ہم
 کر و تم اپنی مردوں پر خیرات کرن میں بختہ طعام یا اور کچہ اشیرنی میت کی بھی قبر پر بھیجا کردہ ہی شیخ عبدالحق
 رحمہ اللہ علیہ جامع البرکات میں لکھا ہی کہ کتاب طالب المؤمنین میں مذکور ہی کہ وہ جو اس نانی کی آدمی تکلفات کرتی ہیں
 سوم کو فرشتہ پہنا ناچیدہ کرنا تو سب تو قسم کرنا اور مانند اسکی سب بخت شیع اور غیر جائز میں تو بخشش اللہ تعالیٰ ان کو ان
 کاموشی اور عفو کرمی اگر تفریت کرن والا اہل مصیبت کو کہی کہ بڑی مصیبت پہنچی تجھی بعضوں کی کہا ہی کہ یہ کفر ہی
 بعضوں کی کہا ہی کفر تو نہیں ہی لیکن خطا بڑی ہی بعضوں کی فتویٰ اسکی جوابہ چر دیا ہی آہا اگر کہی جو کچہ کہ اوسکی عمر
 کم ہوئی ہی تیری عمر میں زیادہ ہو جو تو خوف کفر کا ہی اگر کہی عمر تیری زیادہ ہو جو بہت ہی خطا اور جہل ہی

صحیح سبیلہ تکمیل

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۱۰۱	۸	شکو	شکو	۱۰۳	۱۲	جاوین	جاوین
۱۰۲	۱۰	غنیۃ	غنیۃ	۱۰۴	۱	انگلی	انگلی
۱۰۳	۲۲	تقریر	تقریر	۱۰۵	۱۲	نکلی	نکلی
۱۰۴	۲۵	شہادتین	شہادتین	۱۰۶	۲۷	مضامین	مضامین
۱۰۵	۱	اسلو	اسلو	۱۰۷	۱۵	دفع	دفع
۱۰۶	۱۰	یست	یست	۱۰۸	۲۳	دفع	دفع
۱۰۷	۱۰	یست	یست	۱۰۹	۳	یست	یست
۱۰۸	۱۰	یست	یست	۱۱۰	۴	یست	یست
۱۰۹	۱۰	یست	یست	۱۱۱	۳	یست	یست
۱۱۰	۱۰	یست	یست	۱۱۲	۱۴	یست	یست
۱۱۱	۱۰	یست	یست	۱۱۳	۱۴	یست	یست
۱۱۲	۱۰	یست	یست	۱۱۴	۱۴	یست	یست
۱۱۳	۱۰	یست	یست	۱۱۵	۱۴	یست	یست
۱۱۴	۱۰	یست	یست	۱۱۶	۱۴	یست	یست
۱۱۵	۱۰	یست	یست	۱۱۷	۱۴	یست	یست
۱۱۶	۱۰	یست	یست	۱۱۸	۱۴	یست	یست
۱۱۷	۱۰	یست	یست	۱۱۹	۱۴	یست	یست
۱۱۸	۱۰	یست	یست	۱۲۰	۱۴	یست	یست
۱۱۹	۱۰	یست	یست	۱۲۱	۱۴	یست	یست
۱۲۰	۱۰	یست	یست	۱۲۲	۱۴	یست	یست

تکامل شد

